کشتگان عشق کو مژدہ سنا دیتا ہو نہین	ترنج آتا ہے مسیحا جان کا مختار ہی
چشم وحدت بین سے دیکھہ جسکا یہ ہے ظہور	مظہر نور خدا ہے احمد مختار ہے
دشت وحشت نے پنجہوڑا ایک تار بیرہن	تار جان عاشق کا تیرے عنکبوتی تار ہی
رات کو اختر شماری دن کو بینائی دل	اور شب بہتا آنکہو نمین تیری بن تارہی
ہی نہین جاتی شکایت گر نہ وہ آکر ملے	پردہ حسن ازلکا ہی وہی ستار ہے

خود غلط فہمی ہتی ضامن آپکو جانی تھے ہم
آپکو گم کر کے جانا آپ وہ کرتا رہے

مثل پتلی کی تو ہم ہین کیا ہمین اختیار ہی	ہاتہہ او سکے تار ہے وہ آپ ہی مختار ہی
عیب پوشی کر رہا ہی ہم گنہگار ونکی وہ	کیونکہ وہ رحمان ہی غفار ہی ستار ہی
عطر وحدت سے مشام جان معطر کر عجیب	ذات تیری پاک ہے اور تو شہا عطار ہی
مین ہون نالائق نکما ن تو خدا ہے کار ساز	ہائکہ مین کچہہ بہی نہین ہون یہ میری گفتار ہی
او رخیال غیر اور ہستی وہی پر نظر	ایک بلائی ناگہان ہے شوخی گفتار ہے

یار ہے پردہ نشین ضامن ملے یا نہ ملے
بادشاہ کامران ہے آپ وہ مختار ہے

زبانی حال یون کہیو تو جا کر نامہ بر پہلے	ہماری آہ و گریہ ل تو کر دے جو خبر پہلے

دوہا

ٹنکہہ نہین ہین نکہہ ہون کس بدہ اوڑکر جاون	درس پیارے شام بن ہیر کیسی پاؤن

میرے صیاد ظالم نے اوکہاڑے بال پر پہلے

سجن بکارے جائینگے اور نین مرینگے رو	بدہنا ایسی ہین کر جو ہیو کبہو نہین ہوئے

صبح گر یار جاوے گا تو اپنا ہے سفر پہلے

بہونرا لوبہی بہو ربکا کلی کلی رس لے	کانٹا لاگا پریم کا بہیر بہیر ناوے

تیری الفت کے کوچہ مین نفع تیغ کے ضرر پہلے

وہ گئے بالم وہ گئے ندی کنار کنار	آپ تو پار اوتر گئے ہمین چہوڑ انجد ہار

ستمگر تہا تجہے لازم میری لینی خبر پہلے

تیرا انسہہ لگا ٹپکے کل پڑت دن رین	تل تل پر بہت ہم ہنکی ایک کی دوکہہ دین

کاٹ رے آنکہہ جو بخشی کری جا نکو صبر پہلے
او پیاری ہین بہین موندہ پلک کو ہی لون
ناہین دیکہون اور کو نہ ری دیکہن دون
کرون خدمتین آنکہونسے ہاتہون سے چشم پر پہلے
آگے دن پیچہے گئے اور ہر سے کیا ہیت
اب پچتائے کیا ہووت ہے جب چڑیان چگ گئی کہیت
عقل جاتی ہے اس کو بخین سے امین افنا گذر پہلے

تمت

۷۲

الحمد للہ کہ نسخہ دیوان مولوی
ضامن علی صاحب در مطبع نامی
گرامی مجتبائی واقع شہر لاہور
باہتمام محمد عبد اللہ المعروف ملک ہیرا
سر کشمیری تاجر کتب لاہور بازار کشمیری
طبع ہوا
تمام شد

یہ ہے عجب خوش مزاجیان اون کی
وہ رولاتے ہین پھر ہنسا کے مجھے

یا الٰہی ہو عدو کو خبر
لیگئے آج وہ منا کے مجھے

آشنائی کا حق یہ ہے یارو
لیچلو گھر مین آشنا کے مجھے

مین ہون مسکین عشق کا مارا
لوگ کیا پائو گے ستا کے مجھے

جوش گریہ سے ہو نہین مثل نمک
لیچلے اشک اب بہا کے مجھے

اوسکی نیرنگیان عجب دیکھین
آپ ظاہر ہوا گما کے مجھے

بوے گل کی طرح روانہ ہوا
سخن اقرب صنم سنا کے مجھے

سخت جان تہا اجل نے سونپ دیا
اوس ستمگار کو ستا کے مجھے

سوزش عشق نے کیا بدنام
سارے عالم مین غل مچا کے مجھے

آشناؤن نے اس زمانہ کے
گھر مین چھوڑا نہ آشنا کے مجھے

نور احمد ہے تیرے حق مین عیان
آؤ کھاؤ لسطے خدا کے مجھے

ضامن اوسنے دیا بہت دہوکا
عیش دنیا کی سب دکھا کے مجھے

اوس سے ملنا چاہیے جس سے کہ اپنا دل ملے
جس سے راحت دلکو ہو اوس دل مائل ملے

قتل کر تیغ جفا سے جسکو جی چاہے ترا
اور کوئی دوسرا مجھسا اگر بسمل ملے

جسکے ملنے سے ضرر ہو فائدہ بھی کچھ نہو
ایسے موذی سے کوئی احمق ملے جاہل ملے

دل کبھی مت مل کسی سے اور ہم ملنے لگی
گر ملے تو کیا ملے بیکار بے حاصل ملے

کھینچکر شمشیر وہ آئے ہمارے قتل کو
ہم بھی سر کو لے ہتھیلی پر سر محفل ملے

چھوٹ جائے اضطراب قفس ناموزون سے
مرغ بسمل کے گلے سے تیغ گر قاتل ملے

کہہ نہین سکتا ہون ہین اسرار دلکو پر ملا
واقف اسرار ضامن گر کوئی کامل ملے

گر حاصل تجھے حق الیقین ہے
وہ ہر دم پاس تیرے نازنین ہے

کہین وہ ظاہر و باطن کہین ہے
کہین وہ جلوہ گر پردہ نشین ہے

جسے تو ڈہونڈتا ہے آ ہو چین
وہ نافہ ناف مین تیرے ہین ہے

ارے او غالب منزل گیے یار
رگ جان سے تیرے وہ تو قرین ہے

تمام عالم مین کسکو ڈہونڈہے ہی جسکو
تیرے فالب مین وہ پردہ نشین ہے
تو ہم مین ہین اور وہ ہم اپنا مکان ہے
مکان او نکے ہین بس وہ ہی مکین ہے
مکان اپنا مکان لامکان ہے
فقط حیرت ہے اور کچھ بھی نہین ہے
معطر ہے مشام جان سنبل
وہ اوسکی زلف مشکین عنبرین ہے
خدا جانے کہان وہ نازنین ہے
نشان اوسکا کہین ملتا نہین ہے

۱۷

ناز عاشقان کبھی مین اوسکو
کراو سکے پاؤن پر میرے جبین ہے
مقابل اوسکے کب ماہ حسن یوسف
ہزارون مرتبہ بہتر ازین ہے
بقا کسکو ہے ضامن سب ہین فانی
سوا اوسکے رہا کوئی نہین ہے
کون آتا ہے یہ کسکی نازنین ہے
اور صدائے قم باذنی یارکی گفتار ہے
زاہد و دیکھو کوئی جرعہ شراب عشق کا
محتسب کی بیکدہ مین ہین گی تلوار ہے

ظاہر ہے سوز غم دل پروانہ اور شمع
حسرت کہ جان ضامن مسکین نہان چلے

ہر کا بہید نپایا ضامن ہر کا بہید نپایا ہے
آپ کہے وہ نحن اقرب آپ کہے فی انفسکم
جبتک تہا وہ پردہ اندر سگرا بہید تہا چہپایا
ات اوات اوہین تو پیاری وہم وخیال بنایا ری
اپنا آپ گمان کر پیاری بول انا الحق مت شرما
حسن حسین اور فاطمہ حیدا ایک ہے یکی شکل دکہا
وہی آدلارب نی لن ترانی آپ کہا
سولی پر منصور چڑہایا سر کٹوایا سرمد کا
آدم سی تب دم نکلی آدم کہا نسے آیا رے

آپہی پہر گہٹ گہٹ ہو ہر جاے ہمین آپ چہپایا رے
آپ کہے وہ بحت قبائی و عبد کیوں فرمایا رے
پر گہٹ ہو کر بیاکل میان انت بکہار پڑہا دی
ظاہر باطن آپ برجن اپنا آپ کہایا رے
گرگے مین بلہار ہجاؤن پیکا بہید بتایاری
احد نی لیکر میم کا پردہ احمد نام رکہایا ری
ڈال خلیل کو نار کی اندر کیا کیا شور مچایا رے
عشق نے دیکہو اپنے لوگو کیا کیا ناچ نچایا رے
سبہی ملائک سین نوا اوین نہ یہہ گایا ہے

آپ ہی ضامن آپ ہی ظہر آپ ہی صابر آپہی خدا
پر یکی جب رنگ مین آیا کیا کیا رنگ کہایا رے

اے شوخ ہمین جلوۂ دیدار دکہادے
گر حسن تو اپنا سر بازار دکہادے
اے یار ہمین ابروے خمدار دکہادے
بیمار تیری آنکہو نکا ہون فتنہ عالم
موسی ہوے بیہوش تیرا دیکہہ تجلے
پامال کیا حسن روش نازنی تیرے
عالم تیرے جلوہ کا ہی مشتاق پریرو
کوچہ مین تیری جاکے کوئی پہر کے نہ آیا
تو دیکہہ میری طرف ذرا حور شمائل
ای غنچہ دہن رشک چمن باغ ارم یار
مشتاق ہی بسمل وہ تیری رقص کا الٹی یار
ہین دیکہتا ہون تیری قدرتکا تماشا

وہ حسن گلو سوز مزہ دار دکہادی
عالم کو وہین طور کا طومار دکہادے
تو اپنے شہیدونکو یہہ تلوار دکہادے
وہ چشم سیہ نرگس بیمار دکہادے
ہمکو بہی وہی جلوۂ دیدار دکہادے
ای شور فگن ہمکو وہ رفتار دکہادی
تو کہو لکی کہڑکی سر بازار دکہادی
تو ہمکو وہی قہقہۂ دلدار دکہادے
اے رشک قمر آئینہ رخسار دکہادے
او سر روان نوک گلزار دکہادی
صیاد کو تو مرغ گرفتار دکہادے
پہر رہ نہاں جب اپہار و کہادے

ضامن پہ کرم کر بہت دور سی آیا
مشتاق ہے دیدار کا دیدار دکہادی
عشق نے خواب سے جگا کے مجہے
مار ڈالا اوسے دکہا کے مجہے
جلوۂ حسن رخ دکہا کے مجہے
چہپ گئے سبلے خبر بنا کے مجہے
کون سی ہی پری وہ رشک قمر
لے گئی رات کو ڈرا کے مجہے
عشق کی آگ نے جلا کے مجہے

۷۰

مجہے
گم کیا خاک مین ملا کے مجہے
پہیر صحرا کو لے چلے وحشت
قید زنجیر سے چہوڑا کے مجہے
سر جہکا قتل اتبوکل یار اب
صادق العشق آزما کے مجہے
ہر زمین سے گئے سبکو مین
تو نبے واسطے خدا کے مجہے
عشق نے شعلہ رو کے ای یارو
خاکسان کر دیا جلا کے مجہے

یار وہ ہے کہ مددگار ہو ہر غم میں شریک
ہم نے برعکس تمہیں دیکھا ہے پیاری یارو

شہر کو ہم نگر آکے دربار پہ جی دو گا اجی
چھوڑ تنہا ہمیں وہ گھر کو سدھاری یارو

مشت میں لاتے ہیں کیا بند کبھی دنیا میں
پھر یہ سب جاتی ہیں کیوں ہاتھ سے پیاری یارو

ہمت کو منیت کبھی تقو بکو جلانے ہی غرور
ایسے بگڑے بکو بھلا کون سنواری یارو

اے طبیبو کوئی تجویز دوا ایسی کرد
نشہ بادۂ الفت کو اوتارے یارو

مر گیا میں غم فرقت میں کسی کافر کے
چارہ سازی نہ چلی کچھ بھی بچارے یارو

خضر بھی چھوڑ گیا تیرہ جنگل میں مجھے
ہم بھی ضامن کو چلے چھوڑ کے پیارے یارو

ہے نہ جانا تمکو جانا پردہ اندر تمہیں تو ہو
ظاہر و باطن تمہیں تو ہو اول آخر تمہیں تو ہو

فتوے دیکر کفر کا تم نے قتل کیا ہی عاشق کو
لفظ انا الحق بولکی ہمکو دریا را او پر تمہیں تو ہو

احد ہی احمد بیار انکی امت کا سالار ہوا
صل علی المحبوب خدا کا شافع محشر تمہیں تو ہو

نحن اقرب کہکر صاحب پردہ میں تم خوب چھپے
اب تو ہم پہچان گئے ہیں جانی دلبر تمہیں تو ہو

عاشق شیدا جلوہ کا اپنے کلیم موسیٰ نکلا تھا
رب ارنی کہہ کہنہ لالان طور کی اوپر تمہیں تو ہو

اول عاشق آپ ہوئے ہو نور نبی پر ذات خدا
آخر کیا کیا رنگ بدلکر کہا کر ساقی کوثر تمہیں تو ہو

جیسے عاشق پیتہ ہوا ہی ضامن سکین حضرت عشق
میرے قبلہ میرے کعبہ میرے مظہر تمہیں تو ہو

نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں میں دیکھو عشق کبھی تو یار کو دیکھ
شرع کہی چل حج کو وحشی حسب کے دربار کو دیکھ

یار کہی دیدار کے طالب دار پہ چڑھ دیدار کو دیکھ
پردہ میں جو ہمکو دیکھے احمد سے مختار کو دیکھ

علم کہے ہو شرع کا بندہ یار کہی دی سبکو چھوڑ
فتوی دیوے عشق کا مفتی کعبہ کی سرکار کو دیکھ

کعبہ میرا مکھڑا تیرا عاشق تجھے طواف کریں
ابرو کے محراب میں پیارے سجدہ کریں دیدار کو دیکھ

حرف پڑھوں یا معنی سمجھوں علم کہلا ہی باطن کا
ظاہر باطن احد ہی احمد میم کی لو اسرار کو دیکھ

قاضی ملا دشمن ہیں مفتی نے یہہ فتوی دیا
منصور جو تو بولا انا الحق گردن پر تلوار کو دیکھ

خلقت لی گھیر لیا ہے کہنا مانوں کس کس کا
عشق کہی مست دیکھ سبکو عقل کہی سب کار کو دیکھ

عالم فاضل پڑھ پڑھ بھولا ہو لگئے وہ پہلا سبق
جبہ دیکھا قلہ دیکھا ہو لگئے دستار کو دیکھ

مظہر صابر ایک ہیں دونوں صورت پڑھ سیر کا
چشم خدا میں کھولی ضامن وحدت کی اسرار کو دیکھ

وہ سوز ہے جو کہوں تو زبان جلے
دلکہیں جلے جگر بھی جلے جسم و جان جلے

دل بھی جلے جگر بھی جلے یا نہاں جلے
اے عشق شعلہ زن وہ جلا یا عیاں جلے

تن بن میں شمع صفت استخوان جلے
تعویذ میں تن سر کہیں چھوڑ تا نہیں

یہ عشق وہ بلا ہے کہ جلے تو بہ عذر زبان جلے
جو اسمیں آ رہے تو جلا تو جلا اندیشیں او بہی

دوزخ میں سے گر جلا تو جلا ان جلے
ہم بھی ہیں عشق میں ہم اسیب ان جلے

بھیجوں اگر میں آہ شرربار آتشیں
کہیں زمین و ہیں تیرا آسمان جلے

خصیہ یارو نہیں تیرا آسمان جلے
رخسار آتشیں گل خندان پہ عاشقو

افسوس اس بہار میں بلبل کی جان جلے
اس باغ سے خزاں میں ہی بلبل کا جاں جلے

بلبل کا جب تلک کہ نہ ہو آشیان جلے
خاموش سوز شمع میں میں چند فائدہ

پروانہ دیکھو بزم میں اگر کہاں جلے
عاشق کو چاہیے کہ وہ ہو جل کے فنا

جس طرح سے چراغ کا یارو دھواں جلے
اے برق عشق خرمن ہستی کو ہم نکر

مانند ہمیں میرا بھی جسم و جان جلے

پیا تم بن کیسے جیون گے
اون جا کہین لبسنا ہد بیا
سکھی اب کہو کیجے کہا رے
ایسے تن مین روپ کو وارون
مین آونپٹ کرم کی ہون ہری
دیکھو حال میرا اب آؤ

پیا من کی مین کا سے کہونگی
ہم کیسنا ہر کبسنا کا ہہیا
پیا ڈہونڈت ڈہونڈت ہاری
اس سہاگ کو آگ مین ڈارون
جو پیا نے جیا نے بساری
مجہے جیا تی سے اپنی لگاؤ

دوہرہ

مظہر پیت لگا کے سدہا رے
ضامن علی کہو کس کو پکارے

ضامن بے گرگا رنے پہرا مین دیس بدیس
ضامن دنیا پاپ ہی تر باہے مہا پاپ
مظہر پیا کا رنگ رچے ہی سب مل کہیلو پہاگ رے
عاشق نی رنگ سب گہر جا مین ہور کہیلو آج رے
بدخواہ رقیبو تو زبانی ہے جہگڑ لو
دیکھی گا جہان آپکا ایکدم مین تماشا
کچہہ آج نظر آتے ہین ہمکو وہ اکڑتے
ہم طرح شرافت کیطرح دیکہیے اونکو
ہین وہ ابلیس لعین آپ خدا کے ماری

وہ پیاری نا ملے میری رو رہا ہو گئی لیس
دو نو نکو تو پہونکدی نام نرنجن جاپ
صابر رنگ گے اپنی رچا ہی کیسر ت بہروے
ضامن پیا کی چیر رنگادی آپ رنگا ہی آل
دعوی ہی اگر اور تو مکون سی بہی لڑ و
ہر بات مین کہتے ہو کہ ضامن کو پکڑ لو
ہر وضع یہ بگڑتی ہوئی ہر ایک سی جہگڑتے
ضامن سی خدا جانے وہ کسطور سی لڑتے
حاسد مردم خاصان جفا کے مارے

جو کہ خود بین وہ بد بین ہین بلا کے مارے
ضامن ایسون سے تمل ہین وہ ریا کی مارے

نشا مستی عروج مین ہی شراب گل کا خمار دیکھو
اودہر تو بجکاریان ہین مارا ادہر آنکہو نسی خونجار ہے
عجب رنگت ہے ہین ہی رنگ عبیر کیسر گلال خوشرنگ
تمام سامان بہاگ کے ہین خوشی محبت کے ناگ کے ہین
کہین صراحی کری ہی قلقل حریف بلبل کیسی تی ہین مل
ملو بد نسیر یہ خاک ہی جلا کی تن من تمہارا غم مین

مہک رہی ہین یہ طفل غنچہ چمن مین عرض بہار دیکھو
یہ ناتوانکو ہی بیقراری تم ایک کینہ اسکی مار دیکھو
کر خاک عاشق لہو کی رنگت ہمار اوڑ رہا غبار دیکھو
سیو رین ان ہیہ آگ کی ہین ہیہ ہور جلے جا یار دیکھو
چمن مین بلبل کا ہجر ہی غرا یہ ہو گئی شب گذار دیکھو
جوانسا جاری ہین چشم تر سی تو آنسو کی ہیجا دیکھو

دو چیر کالبنا ہی گلیوا لہ کہی سکھیو رنگ دلال
نہارا ضامن ہی دیکھا نہا لا کم ایک کینہ اسکی یار دیکھو
رنگی آپ سے جو وہ گئے مارے
غم کو خاک کی مانند گذارے یارو
سخت مشکل ہے عزیزو کہو کیا کیجے
ہاری ہی مارے تو پہر کسکو پکارے یارو
ناتوانی کے سوا اور سہارا نہ رہا
غم وقت کی کہانتک وہ سہارے یارو
ہجر مین اوس بت کافر کے تو وحشت ہو رہے
شام سے صبح تک گنتا ہون تارے یارو

۶۸

مثل دانہ کی ملی خاک مین سر سبز ہو جب
ثمر و برگ و گل و شاخ یہ سارے یارو
نہ ہوا تو نہ اٹھا افسوس
بحر دنیا مین جو ڈوبا تو کنارے یارو
کشتی عمر لگی اپنی کنارے کی رولی آج
ٹہر کی کھولی سر بازار یہ سارے یارو
حسن دلدار کم سر کو نظارے یارو
عشق دنیا پہ بہو تو یہ فقط ہو سکا ہے
تین لیے جاے ہین سارے یارو
ہاتہون کو تو کی جو بچہڑ کے ہی
ہاتہ سر کو سامنے وہ کسکی پیاری یارو

مرا سنجا جنت نہ سایۂ طوبےٰ
کیا کرون بہکشہ کو اور کلب چمہ کی جہان
نہ بردم من ازین کوئی یار سو حرم
چہوڑ کے گلیان یار کی مت کعبہ کو جا
مرد گر رشک نہ کعبۂ دل عشاق
حیرت مین سب آہی گئی ہین دیکہکے میرا حال
زہے سعادت ضامن حصول من اینجا

حریم کعبۂ جانم نگار من باشد
احمد ڈہاک سہاور نے جو یتیم کی گل باتہ
حریم کوچۂ جانا غبار من باشد
خانہ کعبہ ہے وہی جہان ملے وہ پیا
بکوئے دلبر رعنا مزار من باشد
لاشہ میرا یار نے لیا جو آپ سنبہال
ز کشتگان صنم گر شمار من باشد

مطلب میرا مل گیا اور حج ہوا قبول
کشتون مین او من یار کی ضامن ہوا شمول

نا مین ہندو نا مین ترک نا سنی نا شیعا رے
نا مین ملا نا مین قاضی نا صوفی نا پنڈت رے
اپنا بادشاہ ہو سجا کہ جہان نہ دہرتی نہ آکاس

آپنے عاشق آپ ہوئی ہم جو چاہا سو کیا رے
دیکہہ نگر مین یار بسالینا پر کئی پورے کہنڈ ہتار رے
سب جاگہہ اور کہیں نہیں کوئی پوچہو اوسکو پورا اوسر

گر دیکی اب میرا ناتا ضامن پیارے آپکو کہو
آپ گما جب آپکو پایا آپنا صاحب آپ ہی ہو

مجہہ برہن کی باتے رے کوئی جائے سناؤ
جو جانو پیا چہانڈے چلے ہین
جوگن نکسے بن بن ڈہونڈون
کوکت ہون مین بن بن مین اکیلی
سونے نگر مین مین بیٹہی اکیلی
سوکھ سا کہ تن بہیو ہے لکڑیا
برہا اگن نے ایسے جلائے
برہا نے گہیرے جہان سا تن سو برہ
لال آن ملن کے یہہ برہ کہاٹے

یہہ بپتا نہیں سہا جاتے رے کوئی جائے سناؤ
گر اپنے لگاتے رے کوئی جائے سناؤ
انگ بہبوت رماتے رے کوئی جائے سناؤ
نا کوئی سنگ ساتہی رے کوئی جائے سناؤ
نا دیوانا باقی رے کوئی جائے سناؤ
سلگت ہون دن راتی رے کوئی جائے سناؤ
دیپک ہون مین گاتی رے کوئی جائے سناؤ
نا کوئی رنگ براتے رے کوئی جائے سناؤ
ضامن علی کو سناتی رے کوئی جائے سناؤ

دوہرہ اسلوک

آنسو الا جات ہے جو من جین نین جات
دنیا ہے دن چار کے کال جگت کو کہات

بیچہی کان سی جانا جو با دریا کی موج [illegible]
عمر چہپک سی چلی [illegible]
دنیا کو [illegible] ضامن [illegible]
دنیا ہے بار ارض [illegible]
کبہی تو [illegible]
مین تو پہلے ہی [illegible]

٦٧

جو مین جانون کہ ایسی رے گی
میری تالی جگ مین بجے گی
نا کبہی پیت کا نام نہ لیتے
ہم تو پہلے ہی جان کو دیتے
کوئی پیت کا نام نہ لیجو
مجہہ بورے کی ریس نہ کیجو
امکان جو بن گن روپ ہمارے
ہم تو رنگی ہی چپ کے بیچارے
میری اور رنگی سدہ بدہ ہمارے

تو بدین جمال و خوبی بطور اگر خرامی
ارنی بگو بدآنکس کہ بگفت لن ترانی

شب ہجر کیا بلا ہے یہ بلای ناگہان ہی
ملو جلد آکے پیارے کہ لبو نپہ میر بجان ہی

غم و درد سی ہون نالان ہم اشک آب وان ہے
بخیال چشم رویت ہوئی اسپہ نہ زبان ہی

تو بدین جمال خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگو بدآنکس کہ بگفت لن ترانی

عرض غریب مسکین یہ قبول دو جہان ہو
یہ بیان خوش بیانی سخن فزای جان ہو
تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی

جو یہان ہی یہ ثناخوان تو وہان ہی ہم خوان
دل و درد مند ضامن ہی کہوی یہ جہان ہو
ارنی بگو بدآنکس کہ بگفت لن ترانی

عشق لگائی تو نے آگ
وہ دیکہو لاگی ہے آگ

جل گیا جوڑا جلگئے پاگ
جلے بجہے نیکے گل لاگ

یتیم کا جیسے لاگا روگ
جلی بجہی پیکے گل لاگ
وہ دیکہو لاگی ہے آگ
جلگئی رانی راجا رنگ
عشق دکہائے کیا کیا رنگ
جلے بجہے پیکے گل لاگ
وہ دیکہو لاگی ہے آگ
جل بل ہو گئے سارے خاک

پیکے کارن گیا ہے جوگ
پیا ملے تو بنے سہاگ
جلے بجہے پیکے گل لاگ
وہ دیکہو لاگی ہے آگ
جلگیا جیوڑا جلگیا انگ
عشق بلا ہے وہ می ناب
جلے بجہے پیکے گل لاگ
وہ دیکہو لاگی ہے آگ

وہ دیکہو لاگی ہی آگ
ملا نہ پی تو ہوئی بہاگ
جلا جو دیوا جلا پتنگ
جلے بجہے پیکے گل لاگ
وہ دیکہو لاگی ہی آگ
رنگین ہو تن جلی بیتا
اگ لگی ضامن عمنا ک
جلے بجہے پیکے گل لاگ

نتائج ہندی

ڈگر بتا دیجو رے مین بہولی بیان رے

ڈہونڈت ڈہونڈت بوری ہی اوسی بلا الا
رات دنان روتے پہرون کسی ایکا رونجا

ڈگر بتا دیجو رے مین بہولی بیان رے

حال بورا ہے بازبن سجن ملے ہو جین
رب ارلی کہہ کہ گوکت ہون دن رین

ڈگر بتا دیجو رے مین بہولی بیان رے

چلتے چلتے تہک گئے عمر گئی ہے بیت
ڈانڈا میر الدگیا رہگئی وہ میت

ڈگر بتا دیجو ری مین بہولی بیان ری
مجنون ہو کے پہرا ہا جنگل بیچ خراب
اگ لگی ہے عشق کی جل بل ہوا کباب
ڈگر بتا دیجو رے بن بہولی بیان سجن
پربت جنگل ڈہونڈ پہری ہو گئی اتو رہم
شام ہمارا دیس گیا کہان بن جاؤن رام
ڈگر بتا دیجو رے من بہولی بیان ری
چلتے چلتے تہک گئی ضامن تری پاؤن
سنگی تری چل بسی دور ہے تیرا گاؤن
ڈگر بتا دیجو رے مین بہولی بیان ری

[illegible]
دلبری اندر تست [illegible] من باشد
فدای راہ [illegible] جان [illegible] من باشد
[illegible]
[illegible]
[illegible]
عشق [illegible] سبل جاودان [illegible]

ہوا موج زن جو دریا ہوا نوح بسکہ حیران — بچے کسطرح نہ کشتی کہ جہاں ہو تم نگہبان
الم خلیل کہویا ہوئے نار سب گلستان — کہو کسطرح ہنو وہیں دل جانسے سب ثنا خوان

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

غم و رنج چاہ یوسف دل درد مند یعقوب — تن زاد کرم خوردہ و بلاے جان ایوب
شب تار شکم ماہی ہے یونس او ہمین محبوب — غم و درد سب کہوئے وہ خدا کی تم ہو محبوب

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آن کس کہ بگفت لن ترانی

وہ جان فزا عالم جو ازلسے نور آیا — ید موسوی ہی بیضا دم عیسوی ہے احیا
غرض آنکہ نور حضرت سبھی جا ہی جلوہ فرما — دل رازدان یہ عقدہ یہ کہلا تو وہین بولا

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

قدم آپکا جو پہونچا بہزار ناز و نعمت — سر عرش پہ جو رکہا تو ہوئی یہ اوسکو عظمت
کہ ہوا وہ تخت ربی وہ محل خاص رحمت — کہ مقام وصل وہ تہا یہہ بیان تہا ز الفت

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

ملکوت جن و انسان سبہی حور اور غلمان — یہہ تمام جمع ہو کر وہ ہوں سب ثنا خوان
صفت ایک احمد بکو نکہیں وصف کہ ہے امکان — دلی شوق دلسی عاشق یہ کہے کہ تیری قربان

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

قد سرو ناز دلجو رخ رشک حور خوشرو — وہ جبین غیرت خور مہ نو فدے ابرو
لب تر ہین آب حیوان وہ دو چشم عین جادو — سر زلف سنبل تر شب قدر ہے وہ گیسو

تو بدین جمال خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

شب و روز تو ہی گردان ہے تلاش کسکی گردون — رخ شمس زرد ہے شفق فلک ہی پر خون

سہیلی ہی سمند ڈول رہی ہی ناؤ میری پار لہگا
ای شیر خدا اب کوئی نہین فریاد رس ہی آہ

میری ادہر بین ڈوبے ناؤ
سیان نے میری خبر نہ لینی جے

از غرق امن کردی تو مرا از جوش بحر طوفان بلا
ڈوبت ڈوبت پار لنگہی دریا سے سمند اور رہا

ای یار خدا امید بر تا وصل شود جانان مرا
اب پار لگہا او سے ہی مجہ ای بحر کرم دریا

میرے ادہر بین ڈوبے ناؤ
سیان نے میری خبر نہ لینی جے

خود تا ملک فنا بقا ای شبر سبر ای شبیر خدا
مجہہ کچہ نے اب گہیر لیا اسے میں کہو ن جی تیری سوا

اعجاز نما مشکل گشا از بحر کرم امداد رہا
حیرت نے حیران کیا گہبرا ہی ہی جلد پہ آہ

سنو نا میرا پیارا ہادی بجے
کردنا مجہسی بے کزرا بے

من چار بچار اسی پارہ گزگران تنوا ہی خضر کرم
تو جلد خبر جلد لیسی میری ای شاہ نجف مولا علی

دریا ہی چہارم چا طرف امواج ستم گرداب بہم
حسنین کا صدقہ لیجو بچا دالئی دلی جانا رہی

علی جی نے میری جان بچالی بجے
علی جی نے میری بہت نباہی جے

پنجم ششم دریا ہی فنا مکنون گہر در آب بقا
وہ چہوڑ گئی دنیا کو میری دریا ہی فنا میں ست بیٹھے
دریا ہی فنا میں ہو گی فنا ڈبکی جو لگے ایک سب ملا

غواص لبسی بگرفت گہر و لیس لا الہ الا
بن تیری رو یا صابر علی ہو یار لگایا قطب بنی
موتی بہی ملا بن ال کہر اسنگا بنا مجہہ بن کا

اجی میرے جاگے ہین بہاگ
سیانکے مین توشگن منائی ہے

این ہفت طبق در ذاتیکی در موج دگر اوصاف خدا
اوس پار ہی ایکشاہ میرا بن راج دوار دو کہوری
ڈہونڈت ڈہونڈت ہو بہی عشق دی مجہی پار لگہا
سب ہو لگئی ہین پہلی ریت جب لیا جہتن مینی لگا

ارباب فنا ہمچاب بقا اظہار کنند اسرار خدا
ملتی کی ہوئی جب ولیس ہو س کچہہ بت پڑی دریا بین گری
جب پار لگہی وہ یار ملا سب شاہو نکا شاہ بہاگ بہا
تن ایک جیا بین ایک ہیا کیا فرق ہا کوئی دو تن

اجی میرے جاگے ہین بہاگ

بیان کی بین شگن منائی جو
مسند آرجناب و علیہ التحیات والصلوٰۃ
بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی
منت جمیع عالم بطور تمام سے
عجب کمال ذات ہر حسن باگرلے
گئی طور پر جو ہی بر زبان خوش کلامی
تو بین جمال خوبی بر طور اگر خرامی
ہوا عفو جرم آدم بطفیل نام احمد
ہوا فیض یاب ہستی وہ رسول جد امجد

۶۴

جو شفیع روز محشر ... ہیں
ملکوت ... بطور اگر خرامی
تو بین جمال و خوبی ... لن ترانی
... احمد وہ احمد ...
... وہ ...
تو بین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
لن ترانی

اور مجازی عشق کہو دیتا ہے دنیا دین کو
خبر خدا کی عشق کے حاصل نہین کچھہ زاہدا
اپنی کشتہ کو تڑپتا ذبح کرکے چل دیا
روتی رو لے کر دیا غرقاب میرا جان و تن
ایکدن لا یا نہ اوسکو ہیا تنگ تو کھینچکر
ای رقیب مدعی تو جانی کیا جان بازبان
سامنے یہہ ناتوان ہی حال کیا پوچھو ہو تم
طالب مردار دنیا عاقبت کرکے خراب

ان بتونکی ہمنے بالکل بیحیائی دیکھلی
کعبہ و معبد مین کرکے جبہ سائی دیکھلی
ہمنے قاتل تیری خنجر کی صفائی دیکھکر
ہمنے اب آنکھون تمہاری فتنہ زائی دیکھکر
جذبہ دل ہمنے تیری نارسائی دیکھلی
ہمنے اسکی تیغ پر گردن کٹائی دیکھلی
ہمنے جو فرقت مین حالت ہی بنائی دیکھلی
حرکتین کیا کیا ہی دنیا بنائی دیکھلی

یا خدا دکھلا دے ہمکو جلوہ دیدار خاص
تیرے ضامن نے خداوند اجدائے دیکھلی

جیب دریدہ ہو تو رفو گر سیا کرے
مین گریہ کار ہون غمین فرقتمین حسرتا
پروانہ کی صفت نہ ملا دلمین بہی چین
آزاد کیجئے مجہے یا قتل کیجئے
رنگ حنا ہو خون میرا اے یار کے
اے رشک ماہ رات کو محفلمین تیرے
دست جنون نے چاک گریبان کردیا
آب بقا ملے نہ لب لعل یار کا
مرنے دو زہر کھاکے مبری دوستو اوسے
آج دیکھے تیرے پہلو مین ہین اغیار کئی
عشق مین تیری صنم ای بت کافر خیدان
چارہ سازی ہو نہ ہوئی تجہسی مسیحا کچھہ بہے
وعدہ وصل تمہارے نہین ہوئے سچے

ٹکڑے ہو غمسے دل تو علاج اسکا کیا کرے
اور شکل گل رقیب بغل مین ہنسا کرے
ہم شمع رو کی بزم مین شب بہر جلا کرے
دشنام آپکی کہو کب تک سنا کرے
لاشہ کو میرے پاؤنسے اپنے ملا کرے
مانند شمع رات سحر تک جلا کرے
کبتک دریدہ دامن وحشت سیا کرے
خون جگر کیون کہ ہمیشہ پیا کرے
ضامن فراق یار مین کبتک جیا کرے
مرگئے ہین اسی حسرتمین دل افگار کئی
ڈالی گردنمین یہان ہاتھ کئی مین زنار کئی
تیری فرقتمین ہوئی عشقکی بیمار کئی
ہان غلط ہوگئی ہین آپکی اقرار کئی

دیکھے کسکے تئین یہہ دل تنہا ضامن
دل تو ہے ایک مگر ہین یہ طلبگار کئی

ہم کاکل کو اگر وظل لیجائین گے
واں تک کبھی ہم مرغ دل لیجائین گے
گور کو کبھی ہی خلقت خانہ تنہا اگر
ہم رفیق غم کو اپنے متصل لیجائین گے
ہاتھہ ملنے سی تمہارے کچھہ نہین ایگا ہاتھ
جب تری کشتہ کو قاتل زیر گل لیجائینگے
ہیں رفع ظلمت غم قبر مین ضامن علی
آتش سوزان کو اپنے مشتعل لیجائینگے
ساتھہ ہی دل مین [illegible] قدرے لئے
سنگدل کو [illegible] ہم تو مل لیجائینگے

[illegible] ضامن گورہ
[illegible]
عیب جانے [illegible]
کیون میرا دل [illegible]
رات دن اوسکو [illegible]
زلف کا فر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حلق کو میرے [illegible]
[illegible]

کیون تعلق کسی اغیار سے تم کرتے بہلا
اونکی اور ہمبری جو آپسمین صفائی ہوتی

وہ ستمگر جو کبھی ہمسے موافق ہوتا
سر یہ آفت یہ جہان کی نہ اوٹھائی ہوتی

دل یہ بیتاب ہے سیماب کی مانند میرا
ہوتا قابو مین تو اکسیر بنائی ہوتی

مرغ دل باغ جہا مین تو نشیمن کرتا
دام کاکل سے اگر اوسکی رہائی ہوتی

کیون بہولاتا وہ ہمین کسی برا جانتا کیون
اپنی قسمت مین لکہی کچھہ جو بہلائی ہوتی

منتظر آمد جانان ہون ہمیشہ یارو
اوسکے آنیکی کبہی تو سنائی ہوتی

کیا لگین ٹانکے جہان ہی لگے ہین زخم یہ زخم
گر رفوگر کوئی ملتا تو سلائی ہوتی

تاب ہوتی رخ تابانکی نظارہ کی اگر
ہمنے بہی آنکہہ ستمگر سے لڑائی ہوتی

بت ہوا اوس بت عیار کے آگے ضامن
کچھہ تو بن آتی جو کچھہ بات بنائی ہوتی

ہمین مت مار وای قاتل ہم اپنے آپ ہی مرجائینگے
بن آئی جبکہ مرجائینگے تمہارا نام کرجائینگے

صنم کی قسمتین یارو نفع بہی ہے ضرر بہی ہے
بگڑ جائینگے اگر کتنے تو کتنے ہی سنور جائینگے

طرح جام دنیا کی کرونگا توڑ کر ٹکڑے
دلا محفل سے اوٹھہ کر کے وہ رشک قمر جائینگے

یہان محفلمین ہزارن ہیرے چہپا لیتی ہین لب لگ
ہمین جانے دو اے صاحب ہم اپنے خاص گہر جائینگے

نہین جینے کا یہ کشتہ تیری تیغ تغافل کا
جو آب زندگی لیکر وہان خواجہ خضر جائینگے

بنائی ہے تہہ رنگین مین لہو سے ان نگیا ہونگی
بہانہ کر کے مہندی کا وہ حیلہ کر مگر جائینگے

یہ کوئی عشق ہے ضامن یہ رشک باغ جنت ہے
تیرے کوچہ سے اے صابر کہان جائینگے کدہر جائینگے

مین کیا ہون کون ہون کیا میرا نام ہے
حیرت نے آلیا مجھے ہر صبح و شام ہے

حیرت ہے یا عدم ہے یا محو ہے نشہ مین
راہ فقر مین کیا ہے وہ عالی مقام ہے

ذات و صفات گم گئی پہر کہئے کیا رہا
ہو ہو ہے لامکان ہے الف ہے نہ لام ہے

لایا ہے جوش عشق کا اہل فنا کو یہان
ایسی خراب بستی مین کیا اپنا کام ہے

ہر دم شراب شوق سے ہم یار پی سکے
تنہا یہان تو ایک ہی جرعہ حرام ہے

مرنیسے پہلے جو کہ ملا ذات پا گئین
باقی رہے نہ کیون کہ وہ باقی مدام ہے

صابر شراب عشق سے مجھکو نہ ہو لنا

ضامن علی سے بت تمہارا غلام ہے
محفلمین جانا ہین وہ یوں سر کوئی جان [illegible]
[illegible] پروانہ کی جب وہ شمع رو جانے [illegible]
عاشق جانباز [illegible]
[illegible] پروانہ کی [illegible]
[illegible]
خاک و خون مین [illegible]
[illegible] میرا حال ابتر کر دیا
وقت جانا نے [illegible]

۵۹

[illegible] دیوانہ کہین مین [illegible]
اس شہید ناز کو دو [illegible] مجھے
اشک خون آلودہ [illegible] مجھے
[illegible] تم
ناتوان [illegible] مجھے
[illegible] مجھے
عشق کی آتش لگی ہے [illegible]
عشق مت کر [illegible] مجھے
[illegible]

مسی پہ رنگ پان کب فتنہ زا کی ہے
گویا شفق کے نیچے سیاہی گھٹا کی ہے

رخسار مصحفے پہ کاکل بلا کی ہے
حافظ قرآن سانپ ہون قدرت خدا کی ہے

ناز و ادا کی آنکھ غضب سرمہ سا کی ہے
دنبالہ سرمہ چشم تو برچھی قضا کی ہے

سرخ اور مسی کے نیچے وہ کاکل موی تار
آتش تلے دہوان ہے یہ قدرت خدا کی ہے

آنکھون مین ڈوری سرخ وہ چشم سیاہ کی
بجلی چمکتی ہے سیاہی گھٹا کی ہے

اچھا ہوا جو بٹ کی نہ آیا وہ مرگیا
تاثیر کوئے یار مین دار الشفا کی ہے

تیر نگاہ یار سے کیونکر کوئی بچے
مژگان چشم دیکھئے برچھی قضا کی ہے

فرہاد کیطرح لب شیرین کے بوسہ مین
بیجرم مارا جاؤن یہ مرضی خدا کی ہے

سجدہ کرون نہ کیونکہ نہ تیغ بت بھلا
آواز کان مین میری قالو بلیٰ کی ہے

بیخود نہو میان وہ مستی سے جا گزر
منزل بھی فنا کی ہے یہ بقا کی ہے

ضامن علی ہو جسکا اوسی خوف حشر تک
امداد ساتھ میرے تو مشکل کشا کی ہے

دلکو ہماری چاہ اوسے بیوفا کی ہے
دنرات جسکی چاہ مین خواہش قضا کی ہے

کسطرح چوم لو نہین کفپا سے ناز نین
پابوس کی طلب اوسے رنگ حنا کی ہے

ہر ہر قدم پہ اوسکے ہے اعجاز عیسوی
رفتار اوس پری کی یہ ناز و ادا کی ہے

کیا آرزوے وصل بت بیوفا کی ہو
عادت جسے ہمیشہ سے جور و جفا کی ہے

باب قبول انکو عزیزو ہوئی ہین بند
بازو شکستہ یا کہین مرغ دعا کی ہے

خانہ خدا مین سانپ نے آکر کیا ہے گھر
دلمین ہمارے یاد جو زلف دوتا کی ہے

مجھکو ہوا ہے شوق اوڑا لیچلے اودہر
دلمین ہوا بھری میری اوس دلربا کی ہے

گلشن مین سبز گو گیا وہ نو بہار حسن
لب پر ندا یہ غنچہ نکے صلّ علیٰ کی ہے

ہمکو خیال حور و پری بہی کبھی نتھا
اب چاہ مین تمکو یہ بہی تو قدرت خدا کی ہے

ناز و ادا کے صدقہ تیری بول چال کے
لوگا لیان دے ہم کہین رحمت خدا کی ہے

کچھ خوف حشر کا نہین ضامن کو یا علی
امید ہمکو ساقی روز جزا کی ہے

دل حیران کی تسکین کو خیال یار کافی ہے
بجای نگہت گلشن رخ دلدار کافی ہے

ہمارا پیرہن بنا ہو لی خاک صحرا ہے
تن عریان پہ عریانی قلندر وار کافی ہے
صلہ کو لن ترانی سے کہو عاشق کو کیا حاصل
شہید ابروی کو تیرا دیدار کافی ہے
ہویدا بر ملا دیکھون جمال مظہر جانان
زخم پر جوش وحشت سے مرا انکار کافی ہے
محبت کا نہین ملتا کریگا کیا مسلمانی
لگادی آگ سبحہ کو تجھے زنار کافی ہے
حجاب پردہ پوشی ہے خبردار و لنی کیا حاصل
کھلے بالون چلے آئے یہی اظہار کافی ہے

۵۸

[illegible] ہوئی ... چمن صبا ... بتنگ [illegible]
دل بیتاب [illegible] بیانی ہوئی
[illegible] ایسی ہوئی
[illegible] بیانی ہوئی
[illegible] ارتی ہوئی
[illegible] کالی ہوئی
[illegible] آتی ہوئی
[illegible] ادائی ہوئی
[illegible]

آتش الفت نے یہ ڈالے بدن مین آبلے
عشق کی آتش از بسکہ ساتہہ لی آئے ہین ہم
آہ ہی گرمی ہی شب فرقت کی دلمین جگر جلا
چرخ پر انجم نہ سمجہو عاشقون کی آہ نے
ہین ہوے شعلہ آگ کا شاید کہ بوسہ ہی مہر
جستجو ہی یا ہین پڑتی ہین عاشق کی ضرور
واہ واہ ہی گرمی سودا تیری جولانیان
کب بغلمین ہوا چہپائی شیشہ نی محتسب
رنگ ہی کا ٹوپین اور بہی پاؤنکی چہپائی ہی ہے
کہلکی کہانیکی میرے شہرت ہوئی ہی سب خلق مین

قبر مین ہم لیگئے پنہان کفن مین آبلے
اسلئے پڑتے تہی میری سلپے تن مین آبلے
آہ سوزان سی پڑے میری دہن مین آبلے
ہین یہ ڈالے جا بجا چرخ کہن مین آبلے
پڑ نہ جائین یار کی سیب ذقن مین آبلے
پاؤن مین مجنونکی دشت کوہ کن مین آبلے
بیٹہے بیٹہے پڑ گئے میری وطن مین آبلے
ہین دل دیوانہ آتش نگن مین آبلے
پہول نرگس کے کہلے ہین کیا ہی بن مین آبلے
کب چہپائی سی چہپے پیرہن مین آبلے

مثل پروانہ کی ضامن شمع رو کے سامنے
پہوڑ اپنے دل کی تو اوس کے لگن مین آبلے

ہی زبان خار صحرا کی دہن مین آبلے
حلق میرا خشک ہی اور اب غنچہ ہی زبان
راہ غربت مین تہکا سر پر اوٹہایا جب مجہے

آبلے پا لیگئے لیکر کے بن مین آبلے
کوئی کہتا ہی نہین اپنے دہن مین آبلے
تہے رفیق راہ یہ رنج و محن مین آبلے

پاؤن مین مجنون کے چہالی تہے پڑی ناقے کے ساتہہ
اب وہ ضامن تو نے باندہے ہین سخن مین آبلے

تیرے عشق مین بت بیوفا مری کیا ہے بے قدری رہی
ولے تو نے پوچہا نہ حال کچہہ تجہے ایسی بے خبری رہی
ہوا خشک اپنا ریاض تن نہ رہا وہ گل نہ رہا چمن
مگر ایک نرگس چشم نم تیرے دیکہنے کو ہری رہی
مجہے ساقیا وہ نشا پلا کہلے جس سے جلد فنا بقا
تو خیال دلمین ذرا نہ لا کہ پیالی مے کی بہری رہی
یہہ ظہور گل ہے سبہی تیرا تو خود آپ آیا ہے ای خدا
سو عجب طلسم دیا بنا تیری ذات سب سے بری رہی

جام مجنون فنا دیا
ہو کی جیسی اسیری سا قیا جنون [illegible] گری رہی
خیال آپ ہی جستی دل [illegible] جلوہ [illegible]
[illegible]
نظارہ [illegible] شعلہ [illegible]
[illegible]
ضامن سر کی [illegible] دیکہہ کے
[illegible] دیکہکے
[illegible]
تیری [illegible] دیکہکے

٥٧

ای طبیب وہان مسیحا ای کشتہ کو جلا
دل نے پایا تہا مسیحا مجہکو درد و درمان دیکہکے
کیجیو انصاف یہ جور و جفا اعدا نے ہو مہر و وفا
دیکہکر او سکو ملا اسے اہل ایمان دیکہکے
جلوہ حق ہمنے دیکہا روی کعبہ کبہی صل علی
عشق کو جنگل مین پہرتا ہون افشان دیکہکے
راہ بہولا ہون تا خضر بیابان دیکہکے
جب خیال آیا تری ضامن کی [illegible]
[illegible]

ناسور دل عزیز دکھاؤ نہین کیا تمہین
گلشن مین رشک گل تیری غیرتسی ہی سدا
اعدا کے گہر تو یار رہا اور ہمکو صبح تک
اے مرغ دل تو کو نچہ صیاد مین نجا
کچھ حال دل تو کہہ نہین سکتا ہون ہنسی ہائے
زاہد مین سن رہا ہون انا الحق کا قلقلہ

تیر مژہ کی بھال ہی اندر لگی ہوئی
مہر سکوت غنچونکے موہنہ پر لگی ہوئی
تارونکی ہوشمار تو شب بہر لگی ہوئی
زلف دو تا کمند ہی کافر لگی ہوئی
مہر سکوت ہی یہ دہن پر لگی ہوئی
می کی صراحی منہ سی ہی بہتر لگی ہوئی

ضامن یہ بس ہے اپنا وسیلہ نجات کا
دل مین ہمارے چاہ ہے مظہر لگی ہوئی

پہری ہی ڈہونڈتا مجنون گئی کدہر لیلی
یہی ہی دیتی مجنونکی بستر لیلی
سحر سی شام تک متین نے یہ کی فریاد
تجہی ہی چاہئے مجنون کی منزلت جالے
پسند عالم بالا ہی تیر رنگ ہوا
غضب ہی خاک مین ملجائے یہ تیرا مجنون
مثال نے کی ہی مجنون کی استخوان مین دم
جو سوز عشق مین ملجائے جان مجنون کی
یہ سیاہ رنگ مین راز صنعت خالق
پری ہو حور ہو یوسف ہو ماہ پارہ ہو
تمام دن تو یہ ناقہ کے ساتھہ دوڑا ہے
مین ایسی لیلی کا مجنون ہون آن لے او لیلی

کہ ابتک نہین آئی ہی میری گہر لیلی
کہ چند روز سے آئی نہین نظر لیلی
کہان گئی میری لیلی گئی کدہر لیلی
ہماری چاہ سی تیری ہوئی قدر لیلی
مدام رکہتا ہی آغوش مین قمر لیلی
اور اوسکی حال سی ہی بیخبر لیلی
جفا و جور ستم اسقدر نکر لیلی
مثال شمع یہ جانتا ہی جگر لیلی
کہ لگ جائے کسیکی تجہے نظر لیلی
نہین ہی مجنون سوا تیری غور کر لیلی
کہ رہا ہی شام سی مجنون ہوئی سحر لیلی
پہری ہی ڈہونڈتی ہمکو یہ دربدر لیلی

ہے جسے تو ڈہونڈہتی تہے صحرا و دشت مین ضامن
وہ میرے پاس ہے مدت سے جلوہ گر لیلی

ہکو تم جیسے کہ اہم صاحب سن بہول گئے
جیسے عاشق ہوئے اوس شاخ چمن پر ہمتو
کیا فدا ہو جیسے دل جانسے کسی بت پہ خدا

ہم بہی تمکو وہین ای عہد شکن بہول گئے
لالہ و گل و سنبل سمن و یاسمن بہول گئے
دو ہی دن مین ہم وہ کر کے وطن بہول گئے

اضطراب دل وحشی کو ہو لا یا ہی غزالان ختن
یار کچھ بھی نہین ہم سارے وطن بہول گئے
زلف و قامت مین تیری عمر بسر کو یار
وصل کی رات بہی شمع دہن بہول گئے
جب سنبل و ناف چین و گیسو معنبر
رشک سے قوت لب جو تیری دیکھہ لی
جوہری قیمت خوش لعل یمن بہول گئے
ہمکو خاک در جانان کی بہشت ہی
عیش فردوس تمنا عدن بہول گئے

ناخن کیا جو قتل سے مجھے مین دکھا دیا
آنکھین تیری وہ دزد دلاور مین راہزن
ناگہ ہوا جان قتل سے پہلے ہی ہائے یار
ذبح کیا ہے مجھکو تو جب آپ چاہئے
تیغ جفا سے اوسکی خطا وار بچ گئے
قاتل یہ یادگار ہے پیکان ہو ندمت

باب انفعال کا دہن فاعل نکال کے
لیجائین جان کو بر سر محفل نکال کے
حجت وہ پیش کرتا ہے مشکل نکال کے
بسمل کی جان تن سے تو قاتل نکال کے
چن چن کے مارتا ہے وہ گھائل نکال کے
دیگا نہین جگر سے یہ بسمل نکال کے

عنقا صفت وہ یار ہے مت ڈھونڈھیگا یہ ضامن خیال سے یہ باطل نکال کے

مجھے کیا کیا تو نے بتا تو پری میرا چین گیا میری نیند گئی
میرا ہوش گیا میری عقل گئی میرا چین گیا میری نیند گئی
نہین صبر و قرار ہے دلکو ذری تیری دیکھے بنا مجھے ایک گھڑی
جو دیکھا ہے وہ ناز عشوہ گری میرا چین گیا میری نیند گئی
تیرے ہجر و جفا سہی ہمنے سہی میری ہوش حواس بجا نہ رہی
مجھے گریہ تے ہجر مین چین دی میرا چین گیا میری نیند گئی
کبھی تمنے نہ مجھسے کہا کہ میان میرا نام ہے یہ میرا گھر ہے وہان
میری عمر تمام مین ساری گئی میرا چین گیا میری نیند گئی
میان ملنا ہے جو مجھسے تو آکے ملو نہین بہر خدا مجھے قتل کرو
ہوئے رنج و بلا سے جان میری میرا چین گیا میری نیند گئی
نہ تو زندہ رہون نہ [illegible] لی قضا تیری ہجر مین کیا نہ اٹھائی بلا
میرا دل لگا تجھسے یہ کیسی گھڑی میرا چین گیا میری نیند گئی
ہوا تجھپہ فدا دل و جان سے صنم مجھے تیری قسم جان کی قسم
تیرے ملنے کی یار ہوس ہی ہی میرا چین گیا میری نیند گئی
ہی چمن ہے یہ [illegible] کر رشک قمر تیری سبز لباس تو کہا لون [illegible]
گل رخ یہ نقاب ہی تیری ہرے میرا چین گیا میری نیند گئی
ہمی چاہے ہی جی کر وہ رشک پری کرے سامنے میرے جلوہ گری
کہا مان لے میرا تو سرو سہی میرا چین گیا میری نیند گئی

۵۵

[illegible]
آنکھون [illegible] کی تن کو بٹھا دیا
خط کا جواب لا دیگا [illegible]
تجکو ہوا ہے [illegible]
قاتل [illegible]
بسمل کو [illegible]

ہم ہین کافر عشق کی کافر ہمارا عشق ہے
عشق لایا تہا عدم سے ورنہ کیون آتے یہان
لی مع اللہ اب بولا اور انا الحق برملا
عشق کے دریا مین گرکر کون نکلا ہے میان
عشق ہی معشوق ہوا عشق کا ہے ظہور
کب فرشتونکی ہی طاقت لامکان پر جا سکین
بار الفت مین دیا یہانتک کہ اوٹہ سکتا نہین
ذکریا کیطرح مین تو صبر کر سکے ہمگیا
کہل نہین سکتا ہی عقدہ ناخن تدبیر سے
مقصد کونین حاصل عشق سی ہوتی ہین کل
عشق کی شیرینی و لذت کا بیان کیا کیا کرون

ہٹ جانا عشق ہی جلنے پیارا عشق ہے
پہر لئے جاتا ہے ہمکو وہان دوبارا عشق ہے
اور صدائے لن ترانی کہہ پکارا عشق ہے
جسکو کہتے ہین وہ دریا کنارا عشق ہے
عرش سے لی فرش تک بالکل یہ سارا عشق ہے
حضرت انسانکو وہان تک لے سدہارا عشق ہے
الصنم سینہ پہ مہر سنگ خارا عشق ہے
سر پہ میری دمبدم چلتا یہ آرا عشق ہے
اسطرح کا زخم سنگین ہی یارا عشق ہے
سعد اکبر نیک بختی کا ستارا عشق ہے
دودہ شیرا مصری و لڈو چہوہارا عشق ہے

حور جنت لیکے ضامن یار تجہہ بن کیا کرین
ہم ہین عاشق آپکے ہمکو تمہارا عشق ہے

آہ سوزانی ہماری پر خمالت برق ہی
مین ہوا ہون جسکی عاشق وہ ہوا ہے دیکہہ کے
حور پرو دنیا کے تیرے سامنے اید لہبا
غرق آب حسن مین ہے مہر چرخ دلبری

اب گرد بہ سی میری یا نہین ابتک غرق ہے
مجہمین اور مجنون مین اتنا ہی عزیز فرق ہے
ہین ستارے تو پیالے آفتاب شرق ہے
ہوئی تابان پر جسم کی اب جو آیا غرق ہی

عشق کے دفتر کی ضامن گر کوئی لکہے کتاب
قصۂ فرہاد مجنون اوسکا آدہا ورق ہے

چنپئی رنگ تیرا زرد دوپٹے والے
حسن دوبالا ہوا جبکہ ملا زرد سی رنگ
چشم نرگس کو ہوا رشک سی یرقان کا اثر
رنگ ہجران سی تیرے زرد گل سرشغف ہے
آملے معشوق ہین گو کہ بسنتی جوڑے
گل صد برگ نے گلشن مین گریبان پہاڑا

سب تیرے ساتہی ہین گرد دوپٹے والے
دیکہہ تجہکو ہوئی سب زرد دوپٹے والے
دیکہہ رخسار گل زرد دوپٹے والے
دلمین میرے ہی اوہ ہاے زرد دوپٹے والے
حسن تیرا ہے مگر فرد دوپٹے والے
دیکہہ تیری تیرین ملی پردہ دوپٹے والے

مثل گل رنگ سے تیرے ہو ضامن کو نصیب
اے مرد وردغ زرد دوپٹے والے

[illegible] جان بر ہجران نکلی گزری
عمر ساری کہو افسوس کو ملتی گزری
دیکہتے ہی گل رخ تابان کے تجلی [illegible]
[illegible] شمع کو جلتی گزری
زندہ عشق [illegible] کبہی اور [illegible]
[illegible] الفت کو خم دل لے [illegible] گزری
تجہکو ہی [illegible] صبا ہمکو [illegible] گزری

۵۴

[illegible]

جو یار کے قدمون کے ہوئے خاک ہین ضامن
وہ بار الم سر پر اوٹھایا نہین کرتے

دل ہم کسی دلبر سے لگایا نہ کرینگے
فرقت کے ستم رونا اوٹھایا نہ کرینگے

ہم راز شب وصل ہویدا نہ کرینگے
پر جور و جفا آپ کے اخفا نہ کرینگے

وہ تیغ بکف آتی ہین حرفا نہ کرینگے
پھر دلبرین ہم بھی کبھی وفا نہ کرینگے

ساقی مے وحدت کا اگر جام پلاوے
ہم ہوش مین اپنے کبھی آیا نہ کرینگے

کب چھوڑتی وحشت ہی گریبان کو کو
ہم چاک گریبان کو سلایا نہ کرینگے

مرجائینگے ہم کھاکے چھری ہاتھ سی اپنے
وہ چہرہ زیبا جو دکھایا نہ کرینگے

مشکل ہے علاج دل بیمار طبیبو
عیسیٰ بھی مری مرض کو اچھا نہ کرینگے

ترسائے ہی ہر دم ہمین وہ کافر ترسا
جب اوسکو سنچاہینگے تو ترسا نہ کرینگے

دل چھین لیا قتل کیا گھر سے نکالا
کیا کیا نہ کیا اور وہ کیا کیا نہ کرینگے

ہم عاشق جانباز ہین قاتل تہ خنجر
مر ہین گے نہ چلائینگے نالا نہ کرینگے

جو طفل زمین پر گرا کرتے ہو آنسو
ہر دم تمہین اے اشک سنبھالا نہ کرینگے

اب دم شمشیر سے گر حلق میرا اتر
ہم آب بقا کی بھی تمنا نہ کرینگے

گر بحر خجالت مین ہوئی جاتی ہو غرق
ہم آپ کے آگے کبھی رویا نہ کرینگے

قاصد جو گیا پھر کے وہ جیتا نہین آیا
آئندہ وہان خط کبھی بھیجا نہ کرینگے

ضامن دل پر درد سے تو آہ نہ کرنا
ان شعلون کو افلاک سنبھالا نہ کرینگے

مقتل مین شہیدونکو اب جانا ہی بہتر ہے
قدمون مین ستمگر کے مر جانا ہی بہتر ہے

مشہور ہوا مجنون دنیا مین تو کیا حاصل
اس عالم شہرت سے گم جانا ہی بہتر ہے

مانند شمع کہ کوئی جاتی ہے پیش نہ لگی
خاموش سر محفل جانا ہی بہتر ہے

ہر چند نمازون سے یہ عشق عبادت بہتر ہی
پر جوش محبت کا جمجانا ہی بہتر ہے

وحشت مجھے لے پہونچا کوچہ مین پری رو کی
دل سوزش الفت سے دیوانہ ہی بہتر ہے

[illegible] یار و [illegible] مشکل ہے
[illegible] بہتر ہے

۵۳

پیاسا نجائے کوئی تیری مے سے ساقیا
جوش جنون سجائیگا ہرگز یہ قصد ہے
عاشق کو تیری دولت فصل بہار حسن
قاتل تجھے قسم ہے ذبح کر تو یون مجھے
منزل مین عاشقو نکی نہین بوالہوس کو راہ
سب نے غرض ہمکو دیا ہے جواب صاف

یاری رہے یہ دور تیرا پر سبو رہے
باقی نہ گو کہ تن مین ہمارے لہو رہے
حاصل نہ ہو تو حشر تلک جستجو رہے
تسمہ لگا نہ باقی ذرا ایک مو رہے
جانان کو جان دے تو تری آبرو رہے
مونس ہمارا ایک یہی ہاؤ ہو رہے

اے غیرت دوئی تو ذرا دل مین آ تو دیکھ
ضامن ہون اور سکا ہین جو اگر وہ کہو رہے

دل عاشق مین وہ شور و شر ہے
مصیبت بیقراری سی مبری ہائے
جلا کر شمع کی مانند مجھے عشق
تکین ہین رات دن راہ تیری ہم
کلیجہ کھا لیا غم نے معہ دل
وصال یار حاصل ہو تو لیکن
نہ جیتا ہون نہ مرتا ہون عزیزو

زمین پر پاؤن ہین گردون پہ سر ہے
اے ظالم تجھے کچھ بھی خبر ہے
ملایا خاک مین کیون سر بسر ہے
ہماری شام ہے اور یہ سحر ہے
کدہر ہے دل کہان میرا جگر ہے
جدائی کا مجھے خوف و خطر ہے
بلائے ناگہانی کا اثر ہے

تیرے کوچے مین آ بیٹھا ہے ضامن
یہی مسکن ہے اپنا اور یہی گھر ہے

گرمی بازار الفت سی جو تو بیزار رہے
گوشہ کوئی وفا مین خاک پر ایسی پڑی
ادس بہار کا گجرا جو یاد آیا مجھے
اور رقیبو جب تو ہم جلتی تہی سوز عشق مین
دین و دنیا دے چکا ہون اور کیا باقی رہا
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیون نشاط دل تہا تجھکو یہ کیا آزار ہے
لیگئی کسے صبا کیا مٹی اپنی خوار ہے
پڑ گیا اپنے گلے مین آنسو کا ہار ہے
اب جلائینگی تمہین ہم اپنی اپنی بار ہے
جان عاشق ہی فقط یان لیجئے تیار ہے
دیکھ لو وی صنم کو قہقہہ دیوار ہے
[illegible]
[illegible]

جلوہ حسن ... گل غنچہ دہن ...
[illegible]
زنجیر کو پیر و سے ہلایا نہین کرتے
محفل مین تیری ... نہین کرتے
پروانہ کو ... شمع ... نہین کرتے

۵۲

[illegible]

کہیں رند شرب کہیں ہے وہ صوفی
ہزاروں ہوئی مست پیکر کے ساغر
شہید ازل اوسکے خنجر کا ہو نہیں
نزول اوسکی رحمت ہے ہمپر ہمیشہ

نہیں اوس سے خالی کوئی رنگ و بو ہے
پیاریکر مے کا دہن بہ سبو ہے
بہا جسکے کوچہ میں اپنا لہو ہے
جو ساقی نہیں اور می پر سبو ہے

سوا تیرے ضامن نہ دیکھے کسیکو
یہی ہے تمنا یہی آرزو ہے

ظاہر و باطن تو نظر آیا جو کچھ ہے سو توہی ہے
قاضی بنکر فتوا لگایا ملا ہوکر وعظ سنایا
وحدت کثرت ایک ہیں تیری ذات صفت سب تیری ہیں
موتی مچھلی برف اور آب ہو جیسے دریا میں حباب
باطن میں تو احد کہایا ظاہر میں احمد ہو آیا
وہ ہنسی یہاں کبھو آتے ہم ہیں نہیں کچھ ہے غم
عالم فاضل صوفی تو رند سبو کش عربدہ جو
نحن اقرب آپ کہی تو ملا رہے کچھ تپاندے
آپ ہی عکس اور آپ ہی سایہ آپ ہی خود معلم فرمایا
آپ ہی عاشق اور معشوق آپ ہی طالب اور مطلوب

اول و آخر توہی خدایا جو کچھ ہے سو توہی ہے
دیر میں جانا قوس بجایا جو کچھ ہے سو توہی ہے
کیا کیا جلوہ تو نے دکھایا جو کچھ ہے سو توہی ہے
اپنے اندر آپ سمایا جو کچھ ہے سو توہی ہے
تجھ بن کوئی نظر نہ آیا جو کچھ ہے سو توہی ہے
ملک عدم سے تو ہمیں لایا جو کچھ ہے سو توہی ہے
فوق تحت سب تو نے بنایا جو کچھ ہے سو توہی ہے
جال مکر کا تو نے بچھایا جو کچھ ہے سو توہی ہے
آپکو ڈھونڈا آپ نے پایا جو کچھ ہے سو توہی ہے
اپنے اوپر آپ لوبھایا جو کچھ ہے سو توہی ہے

اپنا عاشق آپ ہوا تو اپنا ہی خود آپ جفا جو
ضامن علی ہو دلکو جلایا جو کچھ ہے سو توہی ہے

جسم دیکھا تیرا جلوہ کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے
کہیں عاشق ہوا اپنا کہیں معشوق کہلایا
کہیں پروانہ سوزان کہیں وہ شمع سا گریان
وہ محبوب خدا پیارا محمد سرور عالم
مثال نرگس حیران گریبان چاک مثل گل
ہو الاول ہو الآخر ہو الباطن ہو الظاہر
کہیں وحدت ہی کثرت میں کہیں کثرت ہے وحدت میں

کہیں بندہ کہیں ہے الٰہی کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے
کہیں مجنوں کہیں لیلی کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے
وہ ہرجائی ہے البیلا کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے
کہیں ہے گل کہیں عیسی کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے
دہن میں ہے بلبل شیدا کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے
وہی دانا وہی بینا کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے
دکھا مونہہ پھر کیا پردہ کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے

ہاں کبھی ظاہر کبھی ضامن کبھی انتقال کا
چھپا پردہ میں ہے کیا کیا کہیں کچھ
باقی ہیں ہوں تیری آرزو
آرزو ہے ذات مقدس کو تو رہے
جانا ہمستان تعین کا
ذات خدا محیط مگر ہو ہو
عاشق ہو چلے گر
خون جگر کے

ہر دم ہے اپنا چاک گریبان بنا جنون
ضامن ہمیشہ اوسکو کہانتک سلا رکھے

قاتل ہزار خلق یہہ تیغ جفا رکھے
کیونکر مریض عشق نگرون کہار رکھے
اوس مہر مصحفے نے کیا نسخ دین نہ ہے
ناز و ادا کی غصہ مین لطف و فا بہی ہے
جسکو خیال زلف ہے مو ئے یار ہو
غنچو نہ اب بہار ہے گل گل ہے خزان
بلبل نے لگی غنچہ کا عقدہ نکچہہ کہلا
شیرین لبونکا بوسہ لیا جنے ایکبار

عاشق کو چاہئے کہ سر اپنا جہکا رکھے
تیغ جفائے یار تو آب شفا رکھے
واعظ سے کہدو اپنی کتابین اوٹہا رکھے
دانا کو چاہئے کہ وہ دفا ر سار سکھے
سو سو طرح کی ہمسر پہ اپنے بلا رکھے
بلبل کو کہدو کا ہین گل کی سنا رکھے
باد صبا چمن مین یہہ کیا گل کہلا رکھے
محشر تلک لبونپہ وہ اپنے مزار رکھے

مشکل ہے رہ عشق مین ثابت قدم رہے
ضامن علی رکہے ہے تجہے مشکل کشا رکھے

راحت ہے جہان مین ہے سبہی رنج و محن مجھے
جاتا ہو اوہ مارگیا راہزن مجھے
یہانتک کیا ہے چاک گریبان جنونی نے
تنکا سا موج بحر مین بہجا ئیگا یہ تن
فرقت سے ہے داغ دلمین ہوئے اسقدر میری
زنجیر پا مین اسدل وحشی کی مت کرو
پروانہ ایکبار اگر جل گیا تو کیا
شیرین لبونکے سامنے اوسرخ لب تیری
نکلے سنور کے یار تو جا نبر ہون کسطرح

ملجا ئی کاش کاہ جو رشک چمن مجھے
کہیچوا سے گلی مین عزیز و دفن مجھے
الفراق نہ لحد مین تار کفن مجھے
گریہ سے ایکدم نہین ہوتا امن مجھے
بالکل خزان ہے نظر مین ہر چمن مجھے
کافی ہے تار زلف کی اوسکے رسن مجھے
دن رات لیمپ نئی ہے یہہ زور جلن مجھے
ہنکر دکھائی دیتا ہے لعل یمن مجھے
مارے ہی ڈالی ہے یہ تیر اشارہ مین مجھے

فرقت مین تیرے مرگیا ضامن خدا سے ڈر
تو آکے اپنے ہاتھہ سے پہنا کفن مجھے

دلبر رعنا وہی ہے عاشق شیدا وہی
جب تو پنہان تہا وہ پیارا پردہ لاہوت مین
غمزدونکا دل وہی ہے راحت دلہا وہی
ابتو ظاہر ہو بہو جلوہ نما ہیگا وہی

قمری بلبل وہی ہے بہر لالہ و سرو چمن
غنچہ ہے سنبل وہی ہے نرگس شہلا وہی
رخ وہی ہے کاکل وہی ہے ابرو وہی ہے چشم سیاہ
آئینہ مین گل رخونکا چہرہ زیبا وہی
عرش سے فرش تک ہے جلوہ سب اوسکا ظہور
عالم سفلی وہی ہے عالم بالا وہی
کون ہے اوسکے سوا جب کہل گیا راز درون
پردہ لا مین وہی ہے معنی الا وہی
گوہر معنی وہی ہے موج زن دریا وہی
پردہ لا مین وہی ہے ضامن الا وہی

۵۰

[illegible]

تعشق تم کرو اہل مجاز ظاہر کا
کہا نیک تمہین ضامن غریب سمجھائے

کون و مکان جلوہ نما کسکا نور ہے
اس نور احمدی کا یہہ سارا ظہور ہے

ہر کوچہ و گلی ہے مدینہ کی حق نما
موسی کیواسطے فقط ایک کوہ طور ہے

ہم دیکھتے ہین نور محمدؐ کہ ہے محیط
نور بصر کی مثل ہر ایک جا وفور ہے

دریای غم کی موجھین مت نہ غرق ہو
لینا خبر جہازہ کی ابتو ضرور ہے

تابان ہے آفتاب جمال محمدی
دیکھے نہ چشم کور تو اپنا قصور ہے

عقل رسائی اہل کمالات راز مین
توصیف ذات پاک مین کسکو عبور ہے

اے وصل خواہ دیکھئے سنگ فراق سے
شیشہ ہمارے دلکا ہوا چور چور ہے

منکر جو ہین شفاعت احمد شفیع کے
ذات خدا سے ہوگیا بالکل وہ دور ہے

تو کھولکے آنکھ رسول نما سے دیکھ
کیسا یہ نور سامنے تیری حضور ہے

جبتک ہمارے عشق مین بالکل نہ ہو فنا
دعوی شرع اوسکا عزیزو نپہ زور ہے

ہمکو نہین ہے خوف قیامت کا سر بسر
ضامن ہمارا مالک یوم النشور ہے

چمن مین آکے کوئی دم جو تو صبا ٹہرے
نصیب بلبل شیدا خزان ہی کیا ٹہرے

مریض عشق کو دیدار کی شفا ٹہرے
تمہاری تیغ میری درد کی دوا ٹہرے

جنون نے چھوڑا نہ ایک تار پیرہن میرا
بدن پہ خاک فقیرونکی یہہ قبا ٹہرے

شراب اشک کباب دل برشتہ غم
ہمیشہ خون جگر کا میری غذا ٹہرے

خدا کے واسطے ابتو دکہا رخ زیبا
لبون پہ آکے میری جان مبتلا ٹہرے

جو قتل کرکے میری لاش کو کیا پامال
ہمارا خون ترے پاؤن کی حنا ٹہری

ملو تھے پیار محبت سے جسطرح پہلے
ہوئے ہو ہمسے خفا اب کہو یہ کیا ٹہری

ہزار دون عدم کے مسافر نے آکیا ہی مقام
حریم کعبہ دل بھی کوئی سرا ٹہرے

گیا نہ جیتا ہوا کوئی یار سے کوچے
گلی صنم کی عزیزو نپہ کربلا ٹہرے

تمام شب ہی بتری ہین شمار تارونکی
یہ کالی رات میری جان پر بلا ٹہرے

ہنسی مین قتل کیا ایک نظر سے او قاتل
تمہاری چشم سیہ یار فتنہ زا ٹہرے

[illegible]

عکس جمال [illegible]
ہر آئینہ ظہور مین جلوہ نما [illegible]
ہوتا ہے جسکو راز [illegible]
دار فنا مین [illegible]
منزلین عشق کی [illegible]
نقش نگین پہ جو [illegible]
ہمکے ایک [illegible]
کہدو صنم سے [illegible]
آباد مجکو ہی ایک [illegible]
آباد میکدہ کو [illegible]

حکمران کاف و نون تو شمع میں پروانہ ہوں
تو لن ترانی مت سنا میں رب ارنی کہہ رہا
ہے تو کہاں اور میں کہاں سب جلوۂ ذات خدا
ای نور ذات پنجتن روشن ہی تجھسے جان من
نام حق نام خدا ہر شان میں جلوہ گیا

الفت میں تیری دل جلا ضامن علی ضامن علی
اب روی روشن دی دیکھا ضامن علی ضامن علی
پردہ خود دیکا اٹھا دیکھا ضامن علی ضامن علی
تجھسی ہے عالم پر ضیا ضامن علی ضامن علی
ای گاہ بندہ گہ خدا ضامن علی ضامن علی

ظاہر ہوا نور ازل ہر شکل و شان جزو کل
میں کیا کہوں اسے سوا ضامن علی ضامن علی

الہی دولہا پہ پیارے دولہن عیش و عشرت کی بہار
کلاہ و دستار اور مقنع گل بہار کا تازہ سہرا
قمر کی مانند آج دولہا تو بزم انجم میں جلوہ گر ہی
نکاح سنت ہی انبیا کی قرآن ناطق ہی جانتو کا

شہانہ جوڑا گوہر کا سہرہ بنا ہمیشہ مبارک ہووے
قبا چھپا خانی رنگیں خدا کی رحمت مبارک ہووے
فلک ہی ہی اس زمین کو رفعت یہ رشک جنت مبارک ہووے
بحق رنگ فلیس بنے دام طاعت مبارک ہووے

مبارک ہو وی ہمیشہ شادی عزیز و احباب ہیں گی جتنے
دعای ضامن قبول ہووے مجیب دعوت قبول ہووے

ہر طرف جلوہ گر ہے جمال محمدی
ہر رنگ بوی گل میں ہی نور جمال پاک
عالم تمام مظہر نور حضور ہے
قربان جان و دل سی ہوں اس ذات پاک پر
طوبے الہی ایک شاخ ہی حضرت کی باغ کا
ہوتی رہے ہمیشہ وہ امت کیواسطے
اس سی سوا نہیں ہی کوئی وظیفہ بزرگ
باطن میں حق ہی جلوہ افروز کائنات

مشہور عین حق ہے کمال محمدی
منظور حق سدا ہے وصال محمدی
ظاہر ہے جا بجا خط و خال محمدی
ہے شمع بزم عشق جلال محمدی
لیکن علی ہیں خاص نہال محمدی
ہتا حق سی بہر عفو سوال محمدی
دل میں ہو یاد خاص خصال محمدی
ظاہر میں جا بجا ہی مثال محمدی

ضامن یہی ہے اپنا وسیلہ نجات کا
صلوات بر محمد و آل محمدی

آج کھیلی ہے پریزاد پیاری ہوری
فرحت رنگ فشاں ہی جو تمہاری ہوری

کیا ہی بھائی مجھے موسم میں بہاری ہوری
چشم خونبار نے دل سے ہمارے ہوری

[illegible]

[illegible]

بہین سن چکا ہو بہت فسانے خدا کی باتین ہی جانے
کہلا ہیرہ کا بھید یارو خدا ہی جانے کہ کل کو کیا ہے
کسیکے سر پہ ہے تاج شاہی کسیکی قسمت مین ہے گدائی
مثال نرگس کے چشم گردوہ ہمکو جانے ہتے ہین جادو
بہت نجومی نجوم والے کسینے قرعہ رمل کے ڈالے
جو قید مذہب کے ہین مقید ہوا ہی جنت مین ہین وہ چند
جو آگی پر رہتے تھی ہمسے اپنے حصول کرکے بہت قواعد
ہزار دانا ہزار عاقل ہزار عالم ہزار فاضل
کسیکو آب بقا پلائی کسیکو دیدی کہ دم جلائے
نہ فکر کر تون خوشی و غمکا خدا ہی اک ہی بہشت و کمکا
کہا جو ہوتی نے رب ارنی کہا خدا ہی لن ترانی
کہا ہی کو کر دیدہ اکہا یہ شیطان کو کر کے لعنت
کسی پہ رحمت کسی پہ ذلت کسی نعمت کسی پہ رحمت

یہ وعظ آیا ہی کیا سنانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
ہوئی ہین عاشق ہزار سون سا خدا کی باتین خدا ہی جانے
کوئی ہی صحرا مین خاک چھانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
آنکھین ہمسی لگی چرانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
کوئی نہ قدر اسکا بھید جانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
کہین ہین قصہ ہمی پرانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
وہ ہمکو آتی ہین آزمانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
جو کچھ کہ چاہا کیا خدا نے خدا کی باتین خدا ہی جانے
کسیکو آئی وہ سم کہلانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
ہمارا کہنا یہ کون مانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
دہن وہ جلوہ لگا دکھانے خدا کی باتین خدا ہی جانے
امید ہر نہ دنیا کسیکو آنے خدا کی باتین خدا ہی جانے
خدا کی حکمت خدا ہی جانے خدا کی باتین خدا ہی جانے

سمجھ لے دلمین یہ خوب ضامن سوا خدا کے نہین ہے ممکن
کہ ایک تنکا لگے ہلانے خدا کی باتین خدا ہی جانے

اوڑیگی حشر تلک میری یار بن مٹی
ہمارے لاشۂ مظلوم کے لیئے یارو
ہوا ہون تیری محبت میں وقت دفن فرا
نہین ملیگا یہ خاکسار عاشق کا
ہمارا گوہر دل کوئی یا رمین ہے گما
وہ خاک ہے تیری در کی کہ جو منہ سے ملی
مین صبر شیر ہین ہے اور اپنی خاکسار سے
نہ ہوا شیش محل کی ہوا ہے منہ پہ تو

بنین دیگی شہید ونکی فتنہ زن مٹی
کہ خاک کوچہ جاناں کی ہے کفن مٹی
ہماری لحد پہ آ کر ڈال جان من مٹی
ہوا ہے کوچہ جاناں مین جا بدن مٹی
اسی تلاش مین ابتک رہی ہے چمن مٹی
عبیر خلد ہے ہوگی یہ رشک زن مٹی
کرونگا اپنے رقیبوں کا پر دہن مٹی
کہ چار دن مین وہی قبر ہے وطن مٹی

بنالے دانۂ اشعار کے خیابانے
کہ لالہ زار ہے ضامن تیرا دہن مٹی

فکر فرقت غم ہی اب بتا نہین کھا
یار پر ضامن فدا اب ہو چکا دل جان
واعظ اور ناصح عبث آئی ہین سمجھانے
یا مصطفی یا مرتضیٰ ضامن علی ضامن
مشکلات حل علی ضامن علی ضامن
احمد محمد مصطفی خاتون جنت
حسنین جان مرتضیٰ
شاہ نجف شیر خدا
سلطان لا فتی ضامن علی ضامن علی

آکے اس دنیا مین یار و داغ حسرت لیچلے — داغ دل پر لیچلے کیا یار صحبت لیچلے
رنج و غم سوز جگر بیتابیٔ دل لیچلے — ہم بغلمین اپنے اک شور قیامت لیچلے
سر بکف جاتے ہین کوئی یار رہین ہمتو مگر — سر کو اپنے دوش پر جسمین ہو طاقت لیچلے
عشق عاشق ہوگیا ہے حضرت انسان پر — چہین کر ملکوت سے بار امانت لیچلے
کوئی جانا ہین جب آئی ہوگئے بیمار عشق — جاکے ہم دار الشفا مین رنج و زحمت لیچلے
رشک گلزار ارم تہا آپکے جلوہ سے گہر — کلبۂ احزان سے میری تم تو برکت لیچلے
تم رقیبونکو جو قاتل ساتھ اپنے لیچلے — تمکو وحشت لیچلی ہم ساتھ وحشت لیچلے
اوس صنم کو ساتھ اپنے اہل ہمت لیچلے — وای قسمت ہمتو اپنے دلمین حسرت لیچلے
ہم محبت کر چلے جان پر تو آفت لیچلے — دیکھ چلے دل تمکو ہر دم کی مصیبت لیچلے
دم نہ مارا ہمنے قاتل تیغ دو دم کی تلے — جان کو تسلیم کی ایمان سلامت لیچلے

کوچۂ جانا نہین ضامن جو گیا مارا گیا
شکر ہے تم جان کو حضرت سلامت لیچلے

تریاق زہر مار سیہ کا اوتار دے — ڈستی ہے زلف یار وہ کافر ہی بار دے
دل بہر کے دیکھ لون مین رہوں بچا یہ ہوش — اتنا الہی مجکو صبر سے تو قرار دے
تسمہ نہ چہوڑے خنجر ابروے یار جون — شمشیر اسطرح کی بنا کر لوہار دے
ترسا کی ہجر مین بت ترسا نہ مارنا — تلوار کہینچکر مجہے ایک بار مار دے
مٹی گندہی شراب محبت کی ہے بہری — پیالہ بنا کے خاک کا میری کمہار دے
تیری لبون مین آب بقا ہی مسیح دم — بوسہ لبونکا اور بہی لطف شعار دے
اولجہا ہی دل میرا تو پریشان زلف ہی — مشاطہ زلف یار کو کافر سنوار دے
سبزہ کی طرح دل میرا آویزہ گوش ہو — بالا بنا کے یار کو ایسا سنار دے
ابرو تمہارے خنجر برانکا کار دی — کیا دیر ہے شہید محبت کو مار دے
قدرت خدا کی ہمسے ملی وہ حجاب گر — جسکو کہ چاہے صانع قدرت سنوار دے
مدت سے التجا ہے تیری تیغ ناز سے — بار گران ہی دوش پہ یہ سر اوتار دے
مرے جلائے یار نے قم کی صدا سے چند — اپنے شہید کو ہی مسیحا پکار دے
یہ چند روز عمر ہے دار فنا نہین تو — ہر دم خدا کی یاد مین اسکو گذار دے

وہ سرو ناز وہ گل خندان کری جو ناز
حسن جمال یار دو چندان بہار دے
ضامن قمار بازی سودای عشق مین
بازی لگی ہے یار کے سر اپنا ہار دے

صابر علی سا عاشق جانا کوئی نہین رہے
پیر سے بغیر اپنا ٹھکانا کوئی نہین رہے
سلک ہے بن ڈہونڈا یار [illegible] کیا آبا [illegible]
جیسا کہ مین ہون ایسا دیوانہ کوئی نہین رہے
حال اپنا مین کسی سناؤن زخمی جگر ہی [illegible]
راز نہانکا واقف دانا کوئی نہین رہے

[illegible] لیا ہی [illegible]
چہوڑ دیا ہے اسنے تو ہمکو [illegible]
دنیا مین دیکھا اپنا بیگانہ کوئی نہین رہے
آگ لگی ہے جل ہی گیا [illegible] کوئی نہین رہے
جیسا جلا ہین [illegible] امانت [illegible]
عشق خدا ہی یار [illegible] اٹھانا کوئی نہین رہے
[illegible]
ضامن [illegible] تو خوب [illegible] اٹھانا کوئی نہین رہے
اپنے ہمارا [illegible] خدا کی [illegible]
عجب ہین [illegible] خدا کی [illegible]
دکھا [illegible]

لگا ہے جنجال میری جان کو مین سچ کہتا ہون مثل سنبل
کر قید کرنے کو مرغ دلکے تمہاری زلفون کا جال کیا ہے
تمہارے قدمون مین دل نکلجا یہی تمنا ہے غمزدون کی
جو بادشاہون کا وصل چاہے فقیر مسکین مجال کیا ہے
یہ دلمین حسرت ہے لے چلی ہم زمانہ اپنے یہ ہی شکایت
کبھی نہ پوچھا کہ تیرا ضامن ہماری فرقت مین حال کیا ہے
اُدہار نہ درسے تو اپنے ہمکو مین تیرا عاشق ہوجانسے گذرا
نہ چھوڑ جاؤنگا تیرے درکو تمہارے دل مین خیال کیا ہے
تمہارا رخسار حق نما ہے یہ آئینہ ہے جمال حق کا
کہ جسنے دیکھا ہے تمکو صاحب خدا کا ملنا محال کیا ہے
یہ میٹھی باتین ادا کی چیتون رسیلی آنکھون نے ہمکو مارا
جو تیغ بران سے ہمکو مارو تو آپ کا کچھ کمال کیا ہے
اسی توقع مین عمر گذری کہ یار ہمسے تو آ ملے گا
نہ ہمنے جانا کہ وصل کیا ہے نہ ہمنے دیکھا وصال کیا ہے
تمہارے بسمل کا حال دیکھا فلک پہ زہرہ کا حال بگڑا
تو ہاتھ مل کے بولے صوفی یہ وجد کیا ہے یہ حال کیا ہے
چکا مکان سے نکل کے اپنے وہ کبک رفتار نازنینے
کسیکی طاقت زبان پہ لائے یہ کیا کیا ہے مجال کیا ہے
یہ دلمین حسرت ہے لیچلی ہم زمانہ اپنی یہ ہے شکایت
کبھی نہ پوچھا کہ تیرا ضامن ہماری فرقت مین حال کیا ہے

اے دل نالان مجھے ہر دم ستانا چھوڑدی
کوچۂ جانان مین تو ہر روز جانا چھوڑدی
مین گیا غیر دلکے گھر جانا تو جانا چھوڑدی
طائر دل گر قفس مین آب و دانا چھوڑدی
کوچۂ قاتل مین اے عاشق تو جانا چھوڑدی

دمبدم پہلو مین میرے تلملانا چھوڑدی
اے دل نالان تو قد اپنی گھٹانا چھوڑدی
وہ لگا کہنے کہ جب تو یہان آنا چھوڑدی
ورنہ وہ صیاد تیرا خون بہانا چھوڑدی
گر گیا مجھسے وہان تو پھر کے آنا چھوڑدی

۵۸

خانہ دنیا یہ باطل کارخانہ ہی خراب
جو خدا کی یاد کرے یہ کارخانہ چھوڑدی
گو زر دل گم گیا ہے سکو جانا مین اگر
خاک من چھان دانا ایکم انا چھوڑدی
مولوی بھی مر ہوئے ظاہر بنا باطن خراب
ان دغاباز کے ملوکا بتانا چھوڑدی
[illegible]

حال تباہ میرا بیان اوسے کیجیو
سامان عیش کچھ نہ مہمان سرا ے مین

اسطرح نامہ بر کہ سخن مین گلا نہو
دنیا مین یار کوئی ہمیشہ رہا نہ ہو

الردیف

اوسکے سوا نہین ہے کوئی سازگار خلق
ضامن ہر ایک کار کا غیر از خدا نہو

الہای

چشم بیمار کا بیمار ہون واللہ باللہ
زلف پیچان کا گرفتار ہنو واللہ باللہ

ساقیا جام بقا ہمکو پلا بہر خدا
می حدت کا طلبگار ہمین واللہ باللہ

ہے عزیز وصفت عشق زلیخائی مین
اپنے یوسف کا خریدار ہون واللہ باللہ

نبض دیکھو طبیبو نہ شفا ہو دیگی
عشق کی مرض کا بیمار ہون واللہ باللہ

نکہت گل کی تمنا ہے نہ گلشن کی ہوس
دل پر داغ کا گلزار ہون واللہ باللہ

زلف ناگن کا قصو بعبد ہا ہی ہمکو
گویا جہانی پہ لٹے مار ہنو واللہ باللہ

مثل گل کہتے تجھے دل تہا تہہ مین ضامن کا کبہی
اب تو آنکھون مین ترے خار ہون واللہ باللہ

کیا بیان کیجیے بیقراری آہ
دم گیا اپنا آہ کے ہمراہ

عشق مین شاہ کے ہوا ہے گدا
نملا مجہہ فقیر سے وہ شاہ

نیم بسمل تڑپ رہا ہون مین
دل مین لگا ہے تیر نگاہ

عشق سے لامکان مین آپہونچا
ہم ہالی کے گھر سے عبداللہ

عشق رہبر ہے زاہد و اپنا
عشق کو جانے کیا کوئی گمراہ

عشق یارو کوئی بُری ہے بلا
خانمان جان و دل کری ہے تباہ

عشق مین تیرے مرگیا ضامن
تجھکو ڈہونڈون کہان میرے اللہ

نہ کیونکر نام لون ہر دم تمہارا یا رسول اللہ
خدا اپنے شوق سے تمکو پکارا یا رسول اللہ

خدا کے خوف سے اوسدن بنی بنیاد ہے زندگی
نہین ہوگا وہان تم بن سہارا یا رسول اللہ

خدا پوچہیگا جب اسدن تم اپنے امتی لاؤ
ہماری بھی طرف کرنا اشارا یا رسول اللہ

تمہارے نام کا تکیہ ہمین دونو جہان مین ہے
تمہاری ذات اقدس کا سہارا یا رسول اللہ

اندہیری گور مین روشن تمہارے نور کا
ہماری سامنے چمکے تارا یا رسول اللہ

فاتحہ حق نے دنیا و ما زاغ البصر واللہ
تمہاری صحف مین قرآن اوتارا یا رسول اللہ
ہمیشہ سے پہنچا ہون منزل تلک تمہین ہو وہ اگر
مین آیا دو نیچے منزل کا مارا یا رسول اللہ
قد رعنا رخ روشن سراپا نور محبوب ہے
خدا نے تمہہ پہ اپنے سنوارا یا رسول اللہ
مبارک ہے ہجر مین ضامن ہوا حیرت زدہ مجنون
نہ کیون دل سے اب تمہی پکارا یا رسول اللہ

الردیف الیای

دیکھا اوسے جسکو جمال اپنا مین جان یار
ہون پامال کیا ہے مسیح کیا ہے پیمبرون
پامال کیا ہے افسوس فلک اور زمین
سکان جبر و فتح قول فضل سے مقبول
اوسے کیا تمہی ہے سب مین فضل سے پاک ہون
تمہارے سب ابر دیکھ کہا
سہار کیا ہے

[illegible] مین بہی ہون واللہ باللہ

برق [illegible] لاپتا رہا ہون واللہ باللہ

مجھکو دیکھو تو مین گیا تن تنہا یا ہو
مطلع نور خدا ہون تن تنہا یا ہو

دردمن رتن من پر درد و ادوری
درد کی اپنی دوا ہون تن تنہا یا ہو

فنا کا کل کا عدم ہین تو تنہا ابلیکین
بستۂ زلف دوتا ہون تن تنہا یا ہو

مجھکو عاشق کہو معشوق کہو عشق کہو
جابجا جلوہ نما ہون تن تنہا یا ہو

مین ہی مسجود ملائک ہون بشکل آدم
مظہر خاص خدا ہون تن تنہا یا ہو

بال پر توڑ دیئے فرشتے جسیا ولنے پر
باغ قدسی کا ہما ہون تن تنہا یا ہو

لامکان اپنا مکان ہے سو تماشے کیلیے
مین تو پردہ مین چھپا ہون تن تنہا یا ہو

ہم ہی ادر ہم ہی انا الحق ہے یہ منزل اپنے
شمس عرفان سے ضیا ہون تن تنہا یا ہو

کسکو ڈھونڈو مین کسی پاؤ خبر بتاؤ جیا
آپ مین آپ چھپا ہون تن تنہا یا ہو

شیشۂ تن مین مقید ہون ہو پر بجلی مانند
نور احمد سے بنا ہون تن تنہا یا ہو

مجھکو تم غیر نہ سمجھو ہے مرا نام کفیل
مین کہان اوس سے جدا ہون تن تنہا یا ہو

دم شمشیر کی نیچے دلا ایکدم تو دم لیلو
تڑپ کی لوٹ کے ایکدم تو پھر راہ عدم لیلو

تمہو دیتا ہون مین دلکو یہ اسرار الہی ہے
یہ قبلہ ہے یہ کعبہ ہے یہی بیت الحرم لیلو

بہا لیجائیگا طوفان مرے گریہ کا اس ٹنکو
توقف تم کرو آنکھون تحمل چشم نم لیلو

بہا ہے لعل لب مین ہے مرا یکا فریب تنگین
متاع دین و ایمان کو مین دیتا ہون صنم لیلو

نہ سنگ آستان چھوڑو علاؤالدین احمد کا
یہ ضامن آپکا بردہ ہے اسکو بیدرم لیلو

بیا بیا لے پری پیکر چھپا نہ تم ذرا دیکھا کی ہمکو
بلجان و دل من امید وصلت لگا کی چھپیا ملا کی ہمکو

رہیم عشقش شہید گشتم نہ تاب ہجران قسم خدا سے
خراب و وحشی بنادی ساقی شراب وحدت پلا کے ہمکو

تو سرو آزاد نازنینی تمہاری قامت کا ہو نہ سایہ
بزیر پایت ہون فتادہ گرا نچندان اوٹھا کے ہمکو

بجز عشق آمدسون جانم تو شور برپا ہوا قیامت
جگایا تو نے جنون وحشت مزا مین ہمسی ہلا کی ہمکو

بچشم مستگون تو منیم خستہ ہم مین ابحیات اور ہم
حیات بخشد بلا کسا زد سلایا پھر بھی جگا کے ہمکو

تو باغبان انجہان گلشن عجب رنگت کی گل بنا کے
مرا چو شبنم منود گریان مثال گلکی ہنسا کے ہمکو

زہے ستمگر عجیب گلرو بہ کی مانند شعلہ زدہ ہے
گیا وہ محفلین چھوڑ تنہا مثال شمع جلا کی ہمکو

مستکین ہم الہی بیکا صفت سنا نہ ہو
خیال غیر سے سینہ صفا نہ ہو
نہ بندہ مین نور جمال خدا نہ ہو
اوس سے جلبی بیتر از وا نہ ہو
شمع کی طرح سر کو دوران اگر فدا نہ ہو

بچشم یار قتل کی بیکار روانہ ہو
ہم سبز ہون کہان ثمر و شاخ برگ گل
جل جلکے خاک بھی نہوا اور نہ جہانہ ہو
جیسا کہ مین جلا ایسا کوئی جلا نہ ہو
کیا جانے کوئی اگر یہ سوز ان شمع

نکہت لذر اوٹھی جسکی یہ سب ہی نازکی
غنچہ بغنچہ گل بگل رنگ برنگ بو بہ بو

پیار ز غنچہ نقاب اوٹھا غنچے گلی کو منہ کہا
تازہ بتازہ نو بہ نو غمزہ بغمزہ رو برو

حال اوسکے حسن پر اپنی طبیعت ہو تو ہو
عاشق جانباز کو کیا چاہئے ناموس و ننگ

مثل مجنون ہون جہان مین گو فضیحت ہو تو ہو
سخت بیرحمی ہے تجھکو او ستمگر بے خبر

عاشق بسمل شہید اکو تری گرچہ ذلت ہو تو ہو
جام وحدت کو پینے سے گر ہم کو غفلت ہو تو ہو

۴۲

[illegible] کسی کی نصیحت ہو تو ہو
[illegible] مقابل حقیقت [illegible]
روئے جانان [illegible] حقیقت ہو تو ہو
[illegible] لیلی ہے
[illegible] صنم مین [illegible] ہو تو ہو
[illegible] تیری بیعت ہو تو ہو
[illegible] آیا بکوہ و دشت کو
میری [illegible] فرقت ہو تو ہو
[illegible] ضامن [illegible]

خواب نابود مین آرام سی سوتے تھے پڑے
اوسکی خوابیدہ آنکھون نے عزیزو ہمکو
دفن کرنا مجھے یارو تہ دیوار صنم
استخوان ہیر ہین ٹھکرائی ہوئے دیسے
کیا خبر تھی غم فرقت کی عدم مین ہمکو
چھوڑ یوںت مجھے ای شہ شیر عشق صنم
جز خداوند نتہا غیر کا کچھ نام و نشان

سوزش عشق مگر تو نے جگایا ہمکو
آنکھ لگتی ہے تہہ خاک سلایا ہمکو
سایۂ عرش سے بہتر ہے وہ سایہ ہمکو
اب سگ کوچۂ جانا نے گرایا ہمکو
عشق تو ہی یہان کھینچکے لایا ہمکو
غم فرقت نے سراسر ہی کہ کھایا ہمکو
ہستی وہمی نے لاچار بہلایا ہمکو

ہے تمنا دل ضامن کی یہی از مرگ ہے
کوئی صورت نہین ہے یار جو پاؤن تجھکو
اپنے بیگانے سبھی ہمسے کنارہ کش ہین
چاک وحشت نے کیا جیب صبا کا دامن
مجھسے ملجائے جو وہ اختر برج خوبی
ہر کو زانو پہ میری سرے ہو رکھکر جانان
اوس مسیحا نے کبھی یہ نہ کہا صد افسوس
ہاتھ جوڑون تیری پاؤن پہ پڑون سر رکھکر
چشم اغیار نہ دیکھین تجھے اے کان حیا
اسکی خوابیدہ آنکھون نے اشارہ یہ ہے
گل کھلائے تیری شمشیر جفا نے کیا کیا

وصل حسنین میسر ہو خدایا ہمکو
حالت زار ستمگار دکھاؤن تجھکو
کسکو بھیجون مین تیرے پاس بلاؤن تجھکو
سوزن غمسے گریبان سلاؤن تجھکو
طالع خفتہ شب وصل جگاؤن تجھکو
صبح تک مین یہ بیزار اوٹھاؤن تجھکو
عاشق کشتہ بجا نیاز جلاؤن تجھکو
حسب مقدور دل آزردہ مناؤن تجھکو
حقہ دلمین گھر دار چھپاؤن تجھکو
آنکھ لگتی ہے تہہ خاک سلاؤن تجھکو
تو جو آوے ستمگار دکھاؤن تجھکو

بیچمین آتا ہے تیرے ضامن شیدا کے یہی
خوب رو کر کے میری جان ہنساؤن تجھکو

راز نہان ہی جلوہ گر سامنے میرے ہو بہو
جبکہ میری سمجھ مین گم گیا وہ ڈھونڈنے مجھکو لگا
آنکھ کھلی جو راز مین آیا نظر وہ مہ جبین
قطرہ ہے بحر واقعی ذرہ ہے مہر آب نے
کعبہ و دیر میکدہ مظہر یار جا بجا

چشم بچشم رخ برخ خندہ بخندہ خو بخو
خانہ بخانہ در بدر کوچہ بکوچہ کو بکو
جلوہ بجلوہ جا بجا ذرہ بذرہ مو بمو
قطرہ بقطرہ یم بیم نہر بنہر جو بجو
طرف بطرف سو بسو مہر بمہر رو برو

موج سے دریا کی ساحل ہون ہم زیر و زبر | ہین اگر دریا ہوون غم کا ہین کناری ہاتہ پاؤن

عمر ساری کٹ گئی ضامن کی راہ عشق مین
جیسے طفلی مین کہڑی ہو کر سنواری ہاتہ پاؤن

وہ آپ آکی ملا آج عید ہے ضامن
یہ ایک باغ ہی ہر رنگ کی کھلے ہین گل
ہزارون قتل کئی مجہسے بیگنہ قاتل
جو راز غیب کا چاہے کہ مجہہ پہ کہلجائے
کہان ہی یار خدا دیکہہ نحن اقرب کو
جو اوسنے لی ہی لیا دل تو جای فکر نہین
ہمارا پیر ہے ہادی ہے رہبر کامل
تمام عمر چلا طے ہوا نہ راہ فراق
اگر ہے شوق شہادت تو سر بکف جانا
جو ملک عشق مین پہونچا تو آہ و نالہ رسا

نصیب نیک ہی طالع سعید ہی ضامن
بچشم غور جو دیکہا تو دید ہے ضامن
تمہاری تیغ نگہہ کا شہید ہے ضامن
تو عشق گنج نہان کی کلید ہی ضامن
گواہ اوسکا تو حبل الورید ہے ضامن
یہ اوسکا عشق ہی محبت رسید ہی ضامن
خدا کا عشق ہی مرشد مرید ہی ضامن
مقام یار کا ابتک بعید ہے ضامن
صنم کے کوچہ بہ بر بد قطع ہے ضامن
ہر ایک جا ہی گفت و شنید ہی ضامن

خدا کیواسطے مجہکو نہ بہولنا صاحب
غلام آپکا بے زر خرید ہے ضامن

تیری عاشق کو صبر یجان اگر ہووی تو مین جانون
تیری مجنون سودائی کہین جنگلمین پہانکے خاک
تو ابہی کہو لکہ کا گل رخ تابان پر او پیارے
جلاوے آتش الفت لگاوے آگ تو ایسی
تیری تیغ تغافل سے یہ وہ بسمل ہے او قاتل
کلیجا کہا لیا غمنے تیری عاشق کا ایجانی

مثال برق یہان تیر اگند ہووے تو مین جانون
بسا بستی مین عاشق کا جو گہر ہووی تو مین جانون
کہٹا کالی سی مہتابان بدر ہووے تو مین جانون
برنگ شمع سرتا پا شرر ہووے تو مین جانون
ادہر ہووے تو مین جانون ادہر ہووی تو مین جانون
خدا تو دیکہلے اگر جگر ہووے تو مین جانون

تیرے احوال خستہ پر اگرچہ روتے ہین دشمن
پر اوسکے دل پہ ای ضامن اثر ہووی تو مین جانون

ناوک انداز ہین ای یار تمہاری آنکہین | تیر تلوار لگاتی ہین تمہاری آنکہین
شرم گین آنکہہ بلا خیز غزالان ختن | لیگئی چہین کی جان جب یہ سنواری آنکہین

تو وہ ہیا دیکہا ترا ہو گئی عکس [illegible] آنکہین
[illegible] ہین ترا بیمار ہین [illegible] آنکہین
رنج دل [illegible] ہین زیادہ ہین
[illegible] ہین یار کی آنکہین
نظر یار [illegible] آنکہین
شوق دل ہین [illegible] یار کی آنکہین
جیسی [illegible] اسرار خدا [illegible] آنکہین
[illegible] نظر کرتے ہی [illegible] ضامن
[illegible] عاشق [illegible] آنکہین

۲۱۰

فرقت یار کا ہار و نہین یارا ہمکو
ہجر کا فرنے تو اب جان سے مارا ہمکو
غم فرقت نے ستمگار کے مارا ہمکو
سخت مشکل ہے بغیر اوسکی گذارا ہمکو
ایسی حالت مین گیا ہو [illegible] پیارا ہمکو
جس تجلی سے جلا طور [illegible] ہمکو
یہی بیگانون کی نظرون سے گرایا ہمکو
ضامن [illegible] دیکہا وہ خدا یا ہمکو
عشق نے خاک مین کیا خوب ملایا ہمکو
ہر نشان اپنا جو ڈہونڈا تو نپایا ہمکو

گو عام خاص طالب حور و قصور ہیں

میں تجھ بن یار مرتا ہوں کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں

پھرا ہوں کوہ اور بن میں لگی آتش ہے تن میں

ہمارا عمر بیماری فراق یار میں گذرے

سراغ اسکا نہیں ملتا تمام عالم میں گرد ہو ڈھونڈا

مثال طائر عنقا نظر آتا نہیں پیارا

کہیں پاؤں اگر اوسکو تو لے آؤں میں گھر اوسکو

میں خاک کوئے جاناں کو کیا گلزار رشک گل

ہمیشہ بحر وحدت میں ہے غواص معنی کا

مئے وحدت کا پیاسا ہوں کہاں ہے ساقی مشفق

عجب گلشن ہے رنگا رنگ عجب ہے جلوہ گوناگون

وصال یار کی خاطر کیا کیا نہ کچھ ہمنے

وہ سر گلشن خوبی پس پردہ کہاں ہوگا

میرا خط نامہ بر لیجا وہی کہنا جو کچھ دیکھا

اگر عاشق ہے تو صادق اسی در میں لگا رہنا

نہیں کوئی رفیق اپنا نہ کوئی چارہ اگر اسکا

کروں منت پڑوں پیروں نہیں گر یار ملجائے

فراق یار میں ضامن عجب حالت ہے اس دلکی

طوطی نغمہ سرا شیرین دہن گلرخ من

رشک یاقوت ہیں لب حسرت گوہر دندان

مثل نے پر ہے گلو نغمۂ داودی سے

رقص طاؤس چمن کبک روش عیسی دم

دیکھتے ہی تجھے آئے محو تماشائے جہان

گلرخ سرو قد نرگس چشم جادو

مرگیا عاشق جانباز یہ ہے شرط وفا

ضامن حضور کا ہے طلبگار راتدن

ترا جلوہ ہے گوناگون کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں

میں ہاں وہ بن بن ہو گیا مجنون کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں

کف افسوس ملتا ہوں کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں

پڑا گردش گردوں کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں

چھپا پردہ میں ایسا کہ اوسکو کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں

کبھی اوسکو نہ جانا دوں کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں

میری خون ہی ہے دہ ہر جان کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں

نہ تھا آیا در مکنون کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں

پلا دے بادۂ گلگون کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں

کہاں ہے تو خدا بیچون کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں

ہزاروں پڑھے افسون کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں

کدھر کو نکلے وہ قد موزون کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں

یہی خط میں لکھا مضمون کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں

ہوا جس کا یہ گلیہ مفتون کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں

میں کس سے راز دل کہدوں کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں

دل و جان میں ان وا ابا دو کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں

برنگ لالہ پر خون کہاں جاؤں کدھر ڈھونڈوں

بلبل باغ ارم سرو چمن گلرخ من

آبحیوان ہے سخن مبہم دہن گلرخ من

شکر آمیز سخن شور نمکین گل رخ من

پائے چوبان چو غزالان ختن گلرخ من

ہو گئے سبکے دہن نشہ ہرن گلرخ من

زلف سنبل ہے دیا مشک ختن گلرخ من

آگئے بہنائی ہاتہوں سے کفن گلرخ من

میان مرنیکو سبھی مرتے ہین سفر عدم سبھی کرتے ہین
جو خودی سی اپنی گذرتے ہین کوئی ضامن ایسا بشر نہین

مین نہین جلوہ نما آپ ہی پیارا مجھہ مین
فرقت یار کا بارو نہین یارا مجھہ مین
یار کو ڈھونڈا تو پہر آپ مین پایا ہمنے
کوزہ گر لیکے بنا خاک کا تو جام الست
نام سی غیر کے غیرت ہے تو آ رہل ہی باری
راز مخفی کیا انسان مین ظاہر اوسنے
ظاہر اقطرہ ہون معنی مین ہون دریا قلزم
راز مین آنکھہ کھلی آپ کو دیکھا جامع
شمس اسرار حقیقت کا ہوا جب کہ طلوع
ہم کہان دار کہان ہی وہ حسین حلاج
اصل تو غیب سے آیا ہے شہادت مین وہ گل
منزل عشق مین لازم ہی رضا و تسلیم
عاشق زار مین اپنا ہون مین ڈھونڈون کسکو
عشق آئینہ ہے اسرار تجلے ہمہ جا

نقش فی الفکم جسنے سنوارا مجھہ مین
عشق نی شور مچایا ہے دوبارا مجھہ مین
نحن اقرب کا وہ کرتا ہے اشارا مجھہ مین
شوق نے گوندہ لیا عشق کا گارا مجھہ مین
ہجر کا تیرے نہین اب تو سہارا مجھہ مین
چارہ گر آپ ہی ڈھونڈی ہی وہ چارا مجھہ مین
بحر عرفان کا ہی گم گشتہ کنارا مجھہ مین
عرش سی فرش تلک جملہ ہی سارا مجھہ مین
چھپ گیا ہستی موہوم کا تارا مجھہ مین
آپ ہی یار انا الحق ہے پکارا مجھہ مین
یعنے جلوہ کا کرے اپنے نظارا مجھہ مین
ذکر یا مجھہ مین ہے اور پہر تا ہی آرا مجھہ مین
مین ہون پیارے مین منودار ہی پیارا مجھہ مین
دیکھہ لو جلوہ نما آپ ہے پیارا مجھہ مین

ملک دل ضامن کا لیا اے شہ عشق
آپکا گھر ہے میان رہیے خدارا مجھہ مین

ہین نہین یارو حنائی فتنہ گر کی ایڑیان
وقت ذبح گر رکھے وہ میری موہنہ پر پای ناز
محفل جانان مین جانا چاہتی ہی ابدل سجھے
آئینہ آنکھون سے بناؤن زیر پای پای ناز
کچھہ جواب خط نہ آیا اور نہ پیغام زبان
ہی وہ پود حسن کے گلشن کا سر سی پاؤن تک
اپنی آنکھون پر رکھون او رسر پر لون اپنی اٹھا

خون عاشق مین کف پا اور تر کی ایڑیان
چوم لون مین اس بہانہ سیمبر کی ایڑیان
کر کے پیشانی کی تلوار اور سر کی ایڑیان
برگ گل کے پان نہو اور ہون گہر کی ایڑیان
چلتے چلتے گھس گئی ہین نامہ بر کی ایڑیان
چشم نرگس چار نرگس ناز بر کی ایڑیان
غنچہ گل سی ہین نازک سیمبر کی ایڑیان

۳۹

مجنون کو تو اب خلق نے ایسا بہلا دیا
میرا ہی ہر گلی مین ہے تکرار رات دن
رخ مطلع البحر ہے شب تار زلف ہے
گویا ہم ہین یار وہ ہیں دو یار رات دن
دیکھا جو دلربا نے مجھے آپ مبتلا
سنگدلی سے کرتا ہے سنگسار رات دن
ہم دو جہان سے رشتہ الفت کو توڑ کر
زلفون کا ہو گیا ہون گرفتار رات دن
دار الشفا ہے یار مین جا کر کوئی کہدے
آہ و فغان مین ہم ہین بیمار رات دن

عشق تو نے کردیے ظاہر عیان — میری دل کے راز پنہان سینکڑون
اے ستمگر تیری بے رحمی سے ہائے — جابجا پہرتے ہین نالان سینکڑون
کسطرح جاؤن عزیزو اُسکے گہر — ہین کہڑے ہر در پہ دربان سینکڑون
کوئی خندان کوئی گریان در دے — ہین بہت حیران پریشان سینکڑون
کچہہ نہو چہا کیا ہوا اے سنگدل — ہو گئے گو تجہہ پہ قربان سینکڑون
ناقۂ لیلی نہین ملتا ہے قیس — جہان ڈالے ہین بیابان سینکڑون
تیرے شیدا کو نہین پروای خلد — گو وہان ہون حور غلمان سینکڑون

جسکے ہون ہر کام مین ضامن علی
مشکلین اوسکی ہون آسان سینکڑون

لامکان مین مکان رکھتے ہین — بے نشان کا نشان رکھتے ہین
بود و نابود سے نہین کچہہ کام — اس سے آگے دہیان رکھتے ہین
جب عدم سے وجود مین آئی — کل یوم کے شان رکھتے ہین
ذات واجب کو کردیا ممکن — عشق تجہہ پر گمان رکھتے ہین
راز ہو ہو ہے نغمۂ قدوس — صوت سرمد پہ کان رکھتے ہین
جان اپنی تو ہے فقط بیجان — اپنے جانان کی جان رکھتے ہین

کیا فنا نے مزا دیا ضامن
کہ بقا سے ہم آن رکھتے ہین

گوہر نایاب دندان ہین وہان یار مین — سرخی لعل بدخشان ہے زبان یار مین
ابرو خمدار اوسکے اور مژگان سنان — دشنۂ تیر قضا دیکہا کمان یار مین
آنیکی اوسکی خبر تہی آن سے آیا وہ یار — آن نکلی ہے عجائب آج آن یار مین
کل نوازا نو پر یہہ سر تہا آج یہ تبہ ملا — ٹہوکرین کہاتا ہے پہری آستان یار مین
روزن دیوار سے شاید وہ آ جہانکی کبہی — تاکتے رہین اسلئے ہم تا بدان یار مین
سب گلو دیکہا ہے معطر بو گلشن ہے دماغ — کیا نسیم آئی گذر تو بوستان یار مین

ڈہونڈلے ہستی کو ہم مین کچہہ نشان ملتا نہین
ہم مکان رکہتے ہین ضامن لامکان یار مین

آنکھون مین دم ہے ٹہیر آ رمل میری مسیحا ورنہ نکل ہی جائیگا یہہ دم شتاب تجہہ بن

تیری قسم ہے پیاری فرقت مین مر گئے ہم کیا خاک زندگی ہو اب کامیاب تجہہ بن

فرقت نے اوس پری کے بیتاب کر دیا ہے ہوتی نہین ہے بالکل ای یار تاب تجہہ بن

پہلو ہی میرے دلبر جب سے نہ دیکہا ہے آتا نہین ہے پیارے بستر پہ خواب تجہہ بن

بالین پہ گل ہمارے ہین نوک خار نشتر اور غش ہے ہمکو لایا عطر و گلاب تجہہ بن

قابل بیان نہین ہے حال خراب تجہہ بن
ضامن پہ جو کہ گذرا رنج و عذاب تجہہ بن

کسطرح دیکہون وہ مہوش تو نظر آتا نہین کیون رخ روشن کو آئینہ یار دکھلاتا نہین

وہ چھپا پردہ مین ایسا ہی کہ وہ پاتا نہین فتنہ گر اپنا پتا تو ہمکو بتلاتا نہین

تو خود بینی ابہی جبتک آپ اوٹہہ جاتا نہین راز مخفی کہ کبھی واللہ تو پاتا نہین

کو وہ دہن مین جسکو ڈہونڈہی وہ تیر پاس ہے سخن قرب کا سخن کیا یار فرماتا نہین

کسکو بہیجون کون لا دیوی خبر دلکی میری ای صبا تیری سوا وہان تک کوئی جاتا نہین

قہقہہ لیوا رہے اوسکی گلی یا ہے عدم کوئی جاتا مین تو جا کی پہر کوئی جاتا نہین

کشتۂ تیغ جفا کے لاشۂ مظلوم کو اشک خونین کی سوا کوئی تو نہلاتا نہین

جل گیا محفل مین لیکن شمع سا خاموش ہون برق کی مانند مضطر ہو کی جلاتا نہین

ہے وہ نظرون مین میری لیکن نظر آتا نہین مثل بو ہی گل ہی پنہان ضد دکھلاتا نہین

ہے سبب خفگی نہین کچہہ دشمنون نی کہدیا آپ بہی آتا نہین وہ ہمکو بلواتا نہین

جان بلب ضامن ہے آ رمل ای بت سنگین دل
ہائی قسمت وہ ستمگر کچہہ تو فرماتا نہین

حسن جمال یہ تو کیا جا بجا نہین پر کیا کرون کہ آنکھ میری حق نما نہین

دریای غم سے پار مین ہو جاؤن کسطرح طوفان مین ہی جہاز مگر ناخدا نہین

دشنام دیکے مردہ جلائی ہین یار نی عیسے کی لب مین دیکہا تو ایسی شفا نہین

فردوس ہی بہشت ہی عرش بریں ہے آیا جو کوئی یار مین پہر گیا نہین

جاؤن کدہر مین تیری سوا چہوڑ کر تجہی سمجہا جہان مین یار کوئی دوسرا نہین

عاشق اگرچہ مخزن رنج و بلا ہی پر مانند ہجر کے کوئی رنج و بلا نہین

[illegible]

۳۷

[illegible]

اے جنون ہاتھون سی تیری عشق میں
پہاڑ ڈالے ہین گریبان سینکڑون

ہین صنم گبر و مسلمان سینکڑون

گاہ افشان گاہ حیران سینکڑون

گردن پہ آپکی تو میرا خون ہو چکا | بیجرم قتل مجھکو کیا تمنے کیا نہین
مت رکھ خیال زلف سیہ ناگنی کا دل | افعی کو آستین مین کوئی پالتا نہین
شاید ہمارے خون کی مہندی لگاؤ گے | دست جفا پہ آپکی رنگ حنا نہین
کوچہ تمہارا فرض کیا کربلا نہین | پر قتل گاہ دہلی سے کم بھی ذرا نہین
مجھسے زیادہ تمپہ کوئی مبتلا نہین | گر مبتلا ہی ہے تو یہہ اسیر بلا نہین

ضامن اودہر کسے چلنے کی تدبیر کیجیئے
بن وصل یار جینے کا اپنے مزا نہین

عاشق کسی پہ کبھی نہ ہم دلربا کے ہین | ہمکو قسم خدا کی ہی طالب خدا کے ہین
تکمے کھلے جو آپکے جیب قبا کے ہین | رشک قمر ظہور یہہ نور خدا کے ہین
مہندی ہین آپنے کسی کافر بلا کے ہین | جیسے کہ قید یار کی زلف دوتا کی ہین
شمشیر کھینچکر نہ میرا خون کیجیئے | ہمتو شہید آپکے رنگ حنا کے ہین
ہم خاکسار ہین ہمین نام و نشان ہی کیا | آخر گئے وہ خاک ہین ہمکو ملا کے ہین
اتنا تو جور و ظلم نہ کر مجھپہ عفت پیر پر | بندہ خدا کے ہم بھی تو بندہ خدا کی ہین
ہمنے بجا کہا پر کہا تمنے جا بجا | بدنام کر چکے ہمین نوبت بجا کے ہین
آہ و فغان و نالہ و فریاد بلبلو | یہہ گل کھلائے باغمین باد صبا کے ہین
قربان تیری جنبش لب پر ہون لاکھ بار | مردہ جلائے یارنے گالی سنا کے ہین
ہمکو چھوڑ دیا غم فرقت سے ایکبار | احسانمند ہم تیرے تیغ جفا کے ہین
سجدہ اوسے ہی کرتے وجد و سماع مین | نغمہ ہمارے کانمین قالو بلی کے ہین
مدت سے ہوش مین نہین آیا مریض عشق | کہدو کوئی کہ یار کو لائی بلا کے ہین
عاشق کو کام کیا ہے شراب و کباب سے | ہم کھانیوالے خون جگر کی غذا کے ہین
غیبے کا حشر تک نہین احسان اٹھائینگے | مقتول ہمتو یار کے ناز و ادا کے ہین

دنیا کی بود و باش ضامن ہوا پہ ہے
دیکھا جو غور کرکے یہہ پتلے ہوا کے ہین

اے شمع رو ہی اپنا سینہ کباب تجھہ بن | اور ہجر زندگی ہے مثل حباب تجھہ بن
کل کل بگڑ رہی ہے کل کیا ہے اب یا | کچھہ دم نہ مارتی ہین چنگ و رباب تجھہ بن

بس بند ہو گئی ہے آہ و فغان تجھ بن بیٹھے ہین چپکی مارے
دو چراغ کشتہ الفت ہین وحشت کی تاب تجھہ بن
اور زندگی ہماری مثل حباب تجھہ بن
شعلہ بنا دیا ہے اور آتش محبت
جون برق جا بجا ہون لب لباب تجھہ بن
شیرازہ محبت اور عقل کی کتابین
سب منتشر ہین پیارے فصل ربا تجھہ بن
حاصل ہوا نہ ضامن بجز یاس و حسرت
برباد کر دیا ہے اپنا شباب تجھہ بن

ساقی کی جا [illegible] تجھہ بن
پیتے نہین ہین ساقی جام شراب تجھہ بن
اور جام مے صراحی سب ہین خراب تجھہ بن
کرتا ہون شکوہ تلک اے ماہتاب تجھہ بن
تاریک سے جہان ہے اور آفتاب تجھہ بن
ہین ہمسر جو اپنے ساقی [illegible]
آتش کا اب ہوا ہے [illegible] تجھہ بن
ہین چشم تر ہمارا [illegible]
[illegible] تجھہ بن

تیری فرقت مین او بتِ خود کام
کام اپنا ہوا تمام تمام

بت پرست آپ اور ہمارا نام
حضرت دل تمہین سلام سلام

تو زبان اپنی یار تہام نہ تہام
ہم سُنی جائینگے تیری دشنام

کیا ہی تازہ ہی بوی گل سی دماغ
رہے آباد باغ حسن مدام

لیکے دل اوس پہ بزادی یون
وحشیون مین کیا مجہے بدنام

ہمنے بہتیری بُت پرستی کی
نہوا رام پر وہ دل آرام

کربلا کوئی یار ہے ضامن
اور بلا او سکے ابروے صمصام

دم باز تہا جو ہمکو وہ دم دیگیا صنم
آرام لے گیا ہمین غم دیگیا صنم

امید وصل تہی ہمین فرقت ہوئی نصیب
عوض مین وصل کے ہمین سم دیگیا صنم

آہ و فغان نالہ و فریاد بیکلی
سوز و گداز و شور بہم دیگیا صنم

خون جگر غذا ہے طلبگار مرگ ہون
جانکو ہماری ہانے ستم دیگیا صنم

فوجین ہین غم کی آہ کی تو پونکی فبر ہے
درد جگر کے ہمکو الم دے گیا صنم

فرقت نی یار کے ہمین وحشی بنادیا
آہو کی مثل دشت مین دم دیگیا صنم

ہم راز دل زبان پہ نہ لائینگے دوستو
ضامن کو اپنے سر کی قسم دیگیا صنم

الردیف النون

بہا خون میرا جو سارا چمن مین
کہلا لالہ و گل ہزارا چمن مین

نہین تیرا بلبل گذارا چمن مین
یہ صیاد نے آپکارا چمن مین

تیری مثل گلرو کہان کوئی گل ہی
ذرا کر گلون کا نظارا چمن مین

جو ہنستی ہو کہل کہل جو پہول ہوا تنا
خزان کی خبر ہے دوبارا چمن مین

گلو نے جو پہاڑا ہے حسرت سے دامان
کہین آج دلبر سدہارا چمن مین

چڑہا پہول تربت پہ عاشق کی بلبل
کسی نے اسے جانسے مارا چمن مین

وہ رشک قمر سیر کرنیکو آیا
صبا نے گلونکو سوارا چمن مین

چہپا کونسی گل مین آہ رنگ بو اب
خدا کے لئے کر اشارا چمن مین

نقاہت سے بلبل کو دی باغبان نے
نہین کوئی اون کا سہارا چمن مین
نہین برگ جلیا چہ گلشن غنچہ و
تلکی ... ہے اس کا نظارا چمن مین
کیا اوسنے ... بہی منتظر ہین
صبا غنچہ و گل سے جلوہ آرا چمن مین
ذرا ہو ... اور صحرا مین ...
ویسی ہی مین یا ہو ... ہمارا چمن مین
نہین کوئی ... ہے سیر چمن کی
ضامن ... ہو گوارا چمن مین
... ہمکو ...
ہاں ہو ... اوسے

۳۵

ارض و سما مین وہ ... کہا ہمین
جلکر کے خاک بہی ہوا اور نہ کچھ کہا
جسطرح مین جلا کوئی ایسا جلا نہین
بلبل بہی مرگئی غم باغ و بہار مین
شاہد کہ اس چمن مین کوئی گل کہلا نہین
جو کچھ کہ مجھپر گذرا وہ قابل بیان نہین
راز درون پردہ کے پر کہلا نہین
دلمین ہی ...
پر کیا کرو ... ضامن

ہنین دل رہا ہے سجانیکو قابل
نگہہ تیر کا ہون نشانے کے قابل

میرا سر ہے قاتل کٹانیکے قابل
تیری تیغ ہے آزمانیکے قابل

اگر کوئی سر ہے کٹانیکے قابل
وہی اس گلی مین ہے آنیکو قابل

ہنسایا کسیکو دیا ہمکو گریہ
فقط ایک مین تہا رولانیکے قابل

شہید ستم کو نہ دو پانی غسل
یہہ لاشہ ہے خونسے نہانیکو قابل

مہ عید قربان دکہاتے ہے ہمکو
گلے سی ہے خنجر لگانیکے قابل

مین نقش کف پائے جانانہون ایغم
ہنین ہے یہہ نقشہ مٹانیکے قابل

میرا عشق اور جور تیرا ستمگر
یہہ نادر ہین دونو فسانیکو قابل

مین وہ ناتوان ہون میرا دم ہی اندہی
ہوا باد غم کے اوڑانیکے قابل

موا ہون کسی گل کی الفت مین بلبل
میری قبر ہے گل چڑہانیکے قابل

اگر ہو ہلاہل تو پی جاؤن اسکو
نہین زہر فرقت کا کہانیکو قابل

ہوا مار گیسو یہ عاشق میرا دل
یہہ سانپو نسے اب ہی کٹانیکو قابل

تیرا دم نہ تہا یاد لیلی سے خالی
یہ مجنون جرس ہی بجانیکو قابل

نہو عشق اگر شعر خوانی سی باطل
نہین ہین یہ افوا لگانیکو قابل

خفا ہو نہ طوفان گریہ سی میرے
یہ دریائی خون ہی بہانیکے قابل

قدردان عاشق ہے دلجوئے ضامن
یہہ معشوق ہے دل لگانیکے قابل

الردیف المیم

ضبط سی آہ کی جون شمع یہ جل جائیگا دم
آہ گر کیجے تو صاف نکل جائیگا دم

ایکدم مین تیرے خیمہ کو جلادونگا فلک
آہ سوزان سی اگر کوئی نکل جائیگا دم

مجہکو بیکل نہ کرین آپ سجا یئن گل کو
ہم کاب آپکے بیجان یہہ نکل جائیگا دم

منتظر ہون ہین کسیکا میرے آنکہو مین ہے دم
اوسکو بہانا تک کوئی لائی تو سنبہل جائیگا دم

ذبح کرتا ہنین کیون صید کو اپنے قاتل
کیا تیری تیغ کا ای یار بدل جائیگا دم

راہ پیمای عدم ہے یہ میرا دم ہمدم
اوسکی آنیکی سنونگا تو نکل جائیگا دم

دم مین آیا نہ کبہی عیسی دم اے ضامن
جان و دل دیجیے محبوب پکا جل جائیگا دم

بہت جہان مین ڈہونڈا اپنا یا ہمنے رفیق
سوا خدا کی نہین وقت پر ہی کوئی شفیق

خیال چشم تبان مین یہ رہتا ہون سرشار
کہ جیسے مست کوئی ہو کے پیوی جام رحیق

ہر ایک موج کو کہتے ہین اسکی موج فنا
سنا ہی عشق کا دریا بہت بڑا ہے عمیق

مقام عشق مین شاہ و گدا برابر ہین
یہہ بات عشق زلیخا سے ہو گئی تصدیق

یہہ کار خیر ہے جلدی ضرور ہی اسمین
ہمارے قتل مین کرتے ہو کسلئے تعویق

ہوا خجل دُر دندان سے تیرے دُر یتیم
لبون کے آگے ہی شرمندہ تیری رنگ عقیق

عدو سے ہوگیا لے شہہ ہمکو وصل نصیب
تیرے نسیم ہیجا سے ہو گیا تحقیق

میرا تو ہادی ہے مولی ہے احمد مختار
دو کو نین نہین جز او سکے بنا کوئی رفیق

ہماری کشتی کا ہے ناخدا خدا ضامن
از بسکہ قلزم رحمت مین ہم ہوئے ہین غریق

الردیف الکاف

بشر یہہ کیا کرے اوصاف صاحب لولاک
ہو اسکی مدح مین سرگرم خود خدائی پاک

نظیر اوسکا بنانا نہ حق کو تہا منظور
نہ میرا سایہ ہی تہا اس سبب سی جسم پاک

ہر ایک قدم پہ فدا ہوئے فتنہ محشر
خرام ناز دکھائے جو وہ بت چالاک

جہان مین دیکھی کس کس کا خون ہوتا ہی
یہین کی بیٹھا ہی وہ سرخ آج پہر پوشاک

سوائے خون جگر ہمکو کچہہ نہین بہاتا
مین عشق طعمہ ازل ہون غم ہی میری خوراک

وہ اپنے علم کا عالم ہی خود خدا و رسول
دیا ہی حق نے انہین جتنا ہی اوتنا ہی ادراک

ظہور نور محمد ہوا زمین پر سے
اسی سبب سے فزون عرش سے ہی رتبہ خاک

وہ یاد کرتے ہین جب ہچکیان خبر دین ہین
بہتا رکہی ہی یہہ سینہ مین ہمنے اپنی خاک

چمن مین دیدۂ مخمور کے تصور مین
ہماری تاک لگی رہتی ہی بجانب تاک

کرو نگا نذر مین حضرت کی خلد مین جا کر
مین شاخ طوبی سے لایا بنا کے ہون مسواک

خدا قبول کرے یہہ دعائے ضامن علی
کہ ہون جہان سے غارت وہابئے ناپاک

الردیف اللام

محشر نما ہے آج کسی دل جلیکا دل
کیا کیا دکھائے گا یہہ مزا باد لیکا دل

۳۳

دل چھوڑتا نہین مجھی لیجائے کوئی
اب ہو گیا یہہ یار ہمارے گلی کا دل

دلمین جو آئی یار کی لو ...
عزت طلب ہے ناز طلب لاڈلے کا دل

خوشبو کا ... ہو کرین کس ... کا دل
شمع کی طرح جل ہی گیا دل ...

پیدا کیا ہی ... کس حوصلے کا دل
... کا دل

وحدت کے میکدہ مین نہ زاہد کا ہو گذر
ضامن وہان تو جبہ و دستار ہے منع

الردیف الغین

کافی ہین ہر پوشش تن قیس ہے داغ
رکھتا ہون شکل ماہی دریا قبای داغ

چھاتی ہی کیون نہ کھینچ کر کیون لگائی داغ
ہیں داغ داغ کی واسطے دل ہی پہ داغ

ہر چند ہمنے غم سے جو اپنے چھپائی داغ
چھپتے ہین کب چھپایہ ہے جو ہمنے کہائی داغ

دیکھے جو میرے سینہ پر داغ کی بہار
بلبل نے آکے آنکھون سے میری لگائی داغ

مین سوز عشق جلتا ہون خورشید کی طرح
رکھتا ہون سینہ مین لسوزان بجائی داغ

سو بار ہمکو ڈالا ہے نار جحیم مین
فرقت کا پر خدا نہ کسیکو دکھائی داغ

عریانیکا جنون مین ہمین ہے ہمین خیال
پہنائی ہین جنون نے ہمین بھی قبائی داغ

دکھلایا ہمنے جوش تن گل خوردہ باغ مین
طاؤس نے بھی شرم سے اپنے چھپائی داغ

چھلا دیا عدو کو نشانی کا شوخ نے
کیا کیا نہ ہمنے رشک سے ہین لیہ کھائی داغ

لالہ کیطرح داغ ازل دلمین لائے ہین
کیا صانع قضا نے یہہ میری بنائے داغ

لالہ کے دلمین داغ ہے اک میرے دلمین سو
زخم الم ہین سینہ پہ میرے سوا داغ

کرتا ہے اپنا چاک گریبان جو گل مدام
شاید کہ اسکے عشق مین اسنے بھی کھائے داغ

روشن چراغ قبر مین سینہ پہ ہین میرے
ضامن فراق یار مین تمنے جو کھائے داغ

ملتا نہین ہے یار نکچھ یار کا سراغ
ڈھونڈا جہان مین پایا نہ دلدار کا سراغ

ایک تھا رفیق پہلو مین وہ بھی گیا ہے چھوٹ
ہمکو ملا نہ کچھہ دل بیمار کا سراغ

کچھہ کام ایسا کیجئے جس سے ملے کہ وہ
ہمکو بتا دو دوستو اوس یار کا سراغ

مشکل تو یہہ ہے جبکہ وہ ملتا ہے نازمین
ملتا نہین ہے طالب دیدار کا سراغ

گم گشتگان وادئی حیرت کو ڈھونڈتے
ہاتھہ آئیگا نہ صاحب اسرار کا سراغ

ڈھونڈا اوسے تو آپکو جب ہمنے پالیا
ہاتھہ آگیا ہمین تو یہہ بیکار کا سراغ

دلمین مقام یار ہے جون بوے مثل گل
ضامن ملا ہے ہمکو یہہ اب یار کا سراغ

الردیف الفا

خدا نے بخشی ہین وہ تیری ذات مین اوصاف
نظر پڑا نہین ہے زمین سے تا قاف
یہ ہمنے مانا کہ یوسف ہے خوبصورت سے
مگر زلیخا اوسے دیکھکر کرے انصاف
وہ شمع طور کے جلنے کو کرتا ہے ظاہر
پڑا ہے حجرہ مین اوسکے وہ نقرہ موباف
محبت ہوگئی ہے ہمکو اوس پری وش سے
پڑیگی دیکھنی ہمکو بھی اب زمین صاف
جفا و جور و ستم جتنے چاہے اب کر لے
خدا کے سامنے ہوگا میرے ترا انصاف

۳۲

کسی کی نگہ بھی نہین ہے تو ... جواب
... قاصد کا ہے تو قصہ معاف
... کسی ... مین ... بلغی
روا نہین ... عدل اور انصاف
پسند خاطر ... فصل بہار گلشن مین
... دیکھی ... الاف
... ایک گل ... صاف مین
فروغ حسن ... ہین ... صاف
... ستم ... مشکل ... صاف

الردیف القاف

ٹانکے لگا زخم پہ مرہم لگائیے | بسمل کو یار کے نہین طومار سے غرض
بڑھ جاے مرض عشق دوا ایسی دی طبیب | رکھتا ہے یار بھی دل بیمار سے غرض

آب بقا سے کام نہ عیسےٰ و خضر سے
ضامن کو یار ہے تیری دیدار سے غرض

الردیف الطای حطی

جسکو سمجھے تھی صحیح ہم اسکو اب پایا غلط | خبر تلی یار کے دیکھا نظر آیا غلط
دفتر ہو ہم ہستی کا سبق ہمپر کھلا | خود غلط مضمون غلط انشا غلط املا غلط
پہلی ہم کب تھے کہان ہوئینگے پہر ہم چند روز | ہم خودی اپنی ہین آکر کھا گئے دھوکا غلط
جسنے دیکھا برملا روے جمال نازنین | ہو گیا سودا مجازی زلف کا سارا غلط
پھر بتای مولوی کس وہم نے گھیرا تجھے | عشقمین جو رونکی سمجھا عشق مولا کا غلط
آنکھہ حق بین کھولدی اور آنکھہ خود بین بند کر | دیکھ لو اب کیا صحیح ہے اور ہی کیا کیا غلط

مصحف روے جمال یار ضامن ہی صحیح
وہی مازاغ البصر ہے اور سب جھگڑا غلط

الردیف الظای

کمند یار کی زلفون سے ہو دلا محفوظ | بلای آفت جانسے خدا رکھے محفوظ
صبا کھلاوے چمن مین تو غنچۂ دل کو | خزانکے صدمے سی بلبل کا دل ہوا محفوظ
جو اوسے تیغ کو کھینچا تو سر جھکا اپنا | کہ مرگ ہجر کی آفت سے ہو گیا محفوظ
جو قتل گاہ مین آئی ہو کھینچ لو دامن | ہمارے خونسے تو تیری رہی قبا محفوظ
ہزارون شاہ نے آکر دیا ہے سر اپنا | تمہاری ذبح سے کیونکر رہے گلا محفوظ
وہ آج تیغ دو ابرو سے کر رہی قتل | بچا رہیگا کہان تک تو اے دلا محفوظ
تمہارے کاکل مشکین کو دیکھکے زاہد | رہے نہ قید سے کوئی بھی پارسا محفوظ
نگاہ تیر سے بسمل گئے بہت مارے | سنان تمہارے سے کوئی نہین رہا محفوظ

بتون کا عشق ہے ضامن یہ ناگہانی بلا
کہ اونکے جور سے ہمکو خدا رکھے محفوظ

الردیف العین

اوس گلبدن گلچمن آنکھون مین ہے سب خار و خس
سب خار و خس سب خار و خس اللہ بس باقی ہوس

یہ جب ہی دنیا عبث کب تک کیگا پانچ دس
کیا پانچ دس کیا پانچ دس اللہ بس باقی ہوس

کل شیء ہالک فانی ہے سب مور و مگس
مور و مگس مور و مگس اللہ بس باقی ہوس

ای طائر جان در قفس فریاد مت کر صبر کر
ای در قفس ای در قفس اللہ بس باقی ہوس

مجنون سا بن مین پھر رہا تم چھوڑ دو دامن میرا
ای خار و خس ای خار و خس اللہ بس باقی ہوس

ای مونس غم ہمنفس تو بھی گریزان ہو چلا
ای ہمنفس ای ہمنفس اللہ بس باقی ہوس

فریاد ہے مستی میری لے دادرس صابر علی
ای دادرس ای دادرس اللہ بس باقی ہوس

بس کام ہی آئیگا کر یاد حق ای ہمنفس
ای ہمنفس ای ہمنفس اللہ بس باقی ہوس

ضامن علی ہین دادرس مخدوم ہین فریادرس
فریادرس فریادرس اللہ بس باقی ہوس

آتے ہین تیری عاشق شیدا کو غشیہ غش
مجنون کیطرح کشتہ لیلی کو غشیہ غش

مت کھول فصد خون کی عیوض ہین آئینگے
مجھ ناتوان والی شیدا کو غش پہ غش

کچھ بھی خبر ہے آج ستمگر کہ کیا ہوا
تیری گلی مین عاشق شیدا کو غشیہ غش

اوس ہجنجہ طبیب نے سکتہ بنا دیا
فرقت مین آئے حیرت افزا کو غشیہ غش

اپنی خودی مٹا کے تو ایسا ہو بیخبر
جسطرح آئے طالب مولے کو غشیہ غش

اے خواب فتنہ خیز وہ یوسف کدھر گیا
کھلتی ہے آنکھ آئی زلیخا کو غشیہ غش

کیونکر بچے گا عاشق بیمار ہجر مین
ہر دم جب آئینگے ضامن تنہا کو غشیہ غش

الردیف الصاد معجمہ

روے تابان دکھائے مخلص
میرے گھر مین تو آئے مخلص

دل کی حسرت نکال لو صاحب
تیغ بران لگائے مخلص

گالیان دو نکال دو گھر سے
زہر فرقت پلائے مخلص

زخم پر زخم اور بھی تو لگا..
خون میرا بہائے مخلص

اپنے ضامن کو جان کر مخلص

آج محفل مین تری دیکھے ہین دلبر خاص خاص
مخصوص ہین جنا مخلص
ماہ تابان گرد تیری ہین یا اختر خاص خاص
ہم نور لامکان تہا جو شب معراج مین
تھے غلامی مین محمد کے پیغمبر خاص خاص
عشق کی منزل مین یا بو الہوس کا کام کیا
پہونچے ہین واہان اللہ اکبر خاص خاص
عام کے پیغام مین مقبول ہین ضامن حق
رتبہ عالی کو پہونچے خاص کر خاص خاص

۳۰

عشق کے دریا مین ڈالین لگا لنگر خاص خاص
ایمان و لبر کا تو ہی حور بہ بر خاص خاص
ضامن شان ہر خاص خاص
زندگی دنیوی ضامن اپنا بستر خاص خاص
جادہ فانی یہ کہین عیار ہے غرض
غرض
غرض
غرض

چشم تو ہوئے صید افگن نے
گیا پہلو سے برق کی مانند
نہ بچا تیرے دام سے صیاد
کہہ چکا تھک گیا تو بیٹھ رہا
ہمرکاب اوسکے پیادہ پا پچلے
کل سفر پیش ادر دما دم کوچ

اب چھوڑا شکار سو سو کوس
دل میرا بیقرار سو سو کوس
مرغ دل ہوشیار سو سو کوس
رب ارنی پکار سو سو کوس
جون نظر جا سوار سو سو کوس
بجتے ہیں بے شمار سو سو کوس

ضامن اوسکا پتہ کہیں نہ ملا
ہمنے ڈھونڈا ودیار سو سو کوس

جو صید کش کو ہوئی دام اور قفس کی ہوس
کسیکو ناقۂ لیلی کی ہے جرس کی ہوس
مثال عاشق پروانہ شمع رو پر جبس
ہمیں ہے پاس تعشق جمال یار کا شوق
جو عشق باز ہے صادق تو جان دیں پہلے
بنی ولی تو یہ کھتی تھے ما عرفناک
تمہارے عاشق شیدا کو وہ جنون ہوا
ہوا ہے تخت سلیمان خاک کا میرے
وہ شان حسن کھاتا نہیں جمال کبھی
کلس ہے گنبد گردون پہ مہر و ماہ کا کیون
کہاں ہے تخت سلیمان سکندر و دارا
ہمیں تو ایک فقط آپکی ہے یار غرض

تو مرغ دلکو میری ہے تمہارے بس کی ہوس
ہمیں ہے یار کے انداز خوش نفس کی ہوس
نہ بیچا صفت طیر رکھ مگس کی ہوس
نجس کو ہوتی ہے دلدار ہی نجس کی ہوس
مقام عشق میں باطل ہے بوالہوس کی ہوس
یہ پوری دیکھی کسیکی ہے دسترس کی ہوس
ہوتی ہے چنے کی اب اوسکو نار وخس کی ہوس
نہ ہمکو قتل کی خواہش نہ کچھ فرس کی ہوس
جو شوق لاکھ برس کا ہو سو برس کی ہوس
تمہارے محل زیبا کی ہے کلس کی ہوس
مقام فانی ہے دنیا مگر عبس کی ہوس
نہ سو ہزار کا مطلب پانچ سو کی ہوس

تمہارے قدموں پہ ضامن کی جان نکلجائے
ہے پلٹے ناز کی آنکھوں سے ہمکو بس کی ہوس

کر یا تنگ ہو دسترس ما اللہ بس باقی ہوس
کچھ یہ چل نہیں سکتی کا بس ٹوٹیگا جب ہمنے نفس
تھا قیس لیلی پہ فدا آخر لنا لیلی کم کہا

کافی ہے بس لیے بوالہوس اللہ بس باقی ہوس
یہ طائر جانکا قفس اللہ بس باقی ہوس
اور رہتی ہے بانگ جرس اللہ بس باقی ہوس

۲۹

دولت وحسن کمالات یہ فانی سب ہین
تو غرور اتنا نکر عمر روان ہے ہرگز

ضامن اسرار ولایت کا بیان کیجے کیا
وہ تو موقوف نہین شرح بیان پر ہرگز

کیا سبب ہے کہ وہ آیا نہین گلفام ہنوز
وعدہ کرتا ہے ولے ہر صبح و شام ہنوز

الفت یار مین جب تک نہو بدنام کوئی
عشق اوسکا سجدا خام ہے بس خام ہنوز

مرغ دل بند کئی سینکڑون صیاد نے پر
زلف پیچان کا پٹیا نہین ہے دام ہنوز

کیون گل لالہ مزار دلسوزانپہ دھرے
کیا تہ خاک بھی دیتی نہین آرام ہنوز

گر جو بیٹھا کہین دعوی تیری ہمچشمین کا
اسلئی سنگ سے کٹتا ہے یہ بادام ہنوز

دل پھٹا اور عناصر کا قلعہ ٹوٹ گیا
آہ دلبر نظر آیا نہ لب بام ہنوز

رات دن یار تیرے حسن کی سرکار سے چرخ
بھیک مانگی ہے مہ و خور کیلئے جام ہنوز

آجکل کے تیرے عاشق تو اوڑائین لذت
ہائے حسرت دل ضامن رہے ناکام ہنوز

گر ہے خیال اور تو ہمراز رکھ پرہیز
ہمراز ہو نہین آپکا تو باز رکھ پرہیز

پرہیزگار آپ مین معلوم ہے ہمین
اے شیوۂ فریب ندم باز رکھ پرہیز

بیجرم مت قتل کر کسیکو خدا سے ڈر
جور و ستم سے اوبت طناز رکھ پرہیز

مردہ جلائی آپنے تھے ای عیسی زبان
کشتے سے تو نہ صاحب اعجاز رکھ پرہیز

وعدہ کیا وفا نکیا شب گذر گئی
دم دیکے ہمکو اوبت دم باز رکھ پرہیز

وہ بیوفا کسیکا ہوا آشنا نہین
اوس بیوفا سے اہل نا ساز رکھ پرہیز

اے اشک اے چشم راز نہ ضامن کا فاش کر
اب برملا تو گریہ اعجاز رکھ پرہیز

الردیف السین مہملہ

نجا تو یار کسی اور بوالہوس کے پاس
برنگ بلبل وگل بیٹھ خوش نفس کے پاس

نہال بوسہ گل تر کہان گیا نہ ملا
ہمارے پہلو سے دلبند روز رس کے پاس

ہمارے قرب سے پرہیز گلبدن ہے کیون
کہ گل بھی رہتا ہے گلفام خار وخس کے پاس

لبو نپہ آہ ہے بیان دلمین بس ہے نالہ و شوق
جرس بجی ہے دمادم یہ ایک جرس کے پاس

کل تو غیر سے لے یار ہمین پا ہم کل
بن کے دیکھا نہ پروانہ خوش گلشن کے پاس
برنگ بلبل شیدا فدا ہون او سپہر ہین
اگر وہ گلرخ زیبا جو بیٹھے ہین کے پاس
یہ ہم ہمہ قید سے کہا وہ نے ہمین کر قید
قفس بھی کہتا نہین صید کا قفس کے پاس
قفس نیم طائر جانکا جو لوٹے جا بیٹھون
تمام گنبد پر نور کے کلس کے پاس
مراد ضامن مسکین کی یا علی لیجا
اب آ کے پہونچی ہے فریاد دادرس کے پاس

[illegible]

طاقت نہین بازو نہین یا کُند ہوئی دہار
یا حلق میرا ہو گیا پتھر تہہ خنجر

خون ہو کے میرا دل صفتِ مژگان مین ہی پڑا
اوس دل کا ہوا ہو وہ ہے بستر تہہ خنجر

ہر زخم یہ کہتا ہون کہ رحمت ہی خدا کی
ہمسا ہے یہان کون دلاور تہہ خنجر

کیا لطف مزا پاتے ہین عاشق تیری قاتل
گردن جو کٹا لیتے ہین اکثر تہہ خنجر

بسمل کو تڑپنے نہین دیتا ہے وہ قاتل
کیا کیا نہین کرتا ہے ستمگر تہہ خنجر

ڈرتا ہون پگھل کر کے نہ بہجائی یہ آہن
ہے آتش الفت میرے اندر تہہ خنجر

فرقت کی مصیبت سی چھوڑا نہی مجھے قتل
ہو جائے ادا شکر ہے بہتر تہہ خنجر

تڑپے ہی کوئی لوٹے ہی بیتاب کوئی ہی
جانباز ہین اکثر ترے در پر تہہ خنجر

مین اف نہین کرتا ہون کٹا لیتا ہون سر کو
قاتل وہ میرا کون ہے ہمسر تہہ خنجر

گر قتل کی ٹہری تو دکھا دے رُخ زیبا
ضامن یہ پڑا تڑپے ہی کافر تہہ خنجر

جو نظر آتا نہین تہا اب وہی آیا نظر
چشم حق بین بعد مدت تونے حق پایا نظر

آفتاب نور حق گو ہے عیان ہی پر نہان
اوس رخ روشن کا ہمکو آ رہا سایہ نظر

غیر حق مت دیکھنا ای چشم حق بین دیکھنا
ہمنے کیا کیا کسطرح سی تمکو سمجھایا نظر

باغ دنیا مین کسی گل کا نہین ہی کچھ قیام
جسکو دیکھا آ رہا ہمکو وہ کملایا نظر

خاک نے پایا وہ رستہ خاکساری سے یہان
فرش سے آتا ہے ضامن عرش کا پایا نظر

ہمکو مقتل گاہ مین جانا ہی جانا ہی ضرور
تیغ سی اوس دلربا کے سر کٹانا ہے ضرور

مین کیا کرتا ہون سجدہ سنگ دہلی پر تیری
کیونکہ خانہ خدا کا آستانہ ہے ضرور

سبز رنگت پر تمہارے دل میرا مائل ہوا
اب ہلاہل مجھکو پینا زہر کھانا ہے ضرور

دل لٹے جاتا ہی کھنچے کوئے جانا کی طرف
جذبۂ حسن بتان اب ہمنے مانا ہے ضرور

جان دون ان پر دل ہی دون منت کرون اور پاؤن پڑون
آج دلبر کو مجھی گھر اپنے لانا ہے ضرور

ذبح تم کرتے نہین اور قید کر چھوڑا مجھی
کوئی دم کا اور اپنا اب و دانا ہے ضرور

گم ہوا ہے گوہر دل کوئی جانا نہین اگر
جہانئی مٹی کو وہان کی اوسکو پانا ہے ضرور

ہمکو کیا مطلب کسی سے ہم دیوانہ ہین تیرے
گو بُری خلقت ہی اور اُلٹا زمانہ ہے ضرور

جان و دل ایمان سب ہارا وہ دین تیری کاکل کی سر کہے
ضامن مسکین کو اتنا ہو موئی لگا نا غم

الردیف الزای المعجمہ

وصل ہووے نہ رقیبونکا جہان پر ہرگز
دل ہووے نہ غیرونکا زبان پر ہرگز

نام ترا آوے نہ نکلی لب ہی کچھ بھی نشان
کُل کو میری ہوئی کیسی نہ کہہ لفظ زبان پر ہرگز

بے نشانی کا نشان اس کا بتاتا ہے نہان
شکل معلوم نہین تیرا پتا ہی ہرگز

وہم و دریکا نہین یار وہان تیر اثر ہرگز
دل ہاتف جلوہ دیدار جو ہین خاص خدا

۲۷

دل لگاتے نہین وہ حور جنان پر ہرگز
جو کہ ہین خاک نشین تارک دنیا العین

پاؤن رکھتے نہین ہی تخت شہان پر ہرگز
ہو گیا سینہ بیشک ہدف تیر نگاہ

دیکھو کھینچا نہ ابہی تیر کمان پر ہرگز
صنعت خاص خدا ہی یہ طلسمات جہان

عیب جوئی نکرو نا زبتان پر ہرگز
واہ واہ جذبۂ الفت یہ بنایا وحشی

یعنی چھوڑا نہ کبھی ہمکو مکان پر ہرگز

ہر ایک حرف میرے خط کا دام الفت ہی
جدا جدا اوسے قاصد سنائے کاغذ

جو تیرے خط کو سنائے سے نامہ بر ہو رنج
کسی جلے کو بلا کر پڑہائے کاغذ

غم فراق کو یارو جو اپنے کیجیے رقم
ہزاروں دفتر غم کے بنائے کاغذ

گنہ کی سیاہی سے اعمال نامہ میری ہیں سیاہ
تو اپنے فضل سے یارب چہپائے کاغذ

ہوا ہی خط میری اشکوں سے تر بوقت رقم
دلا یہ دفتر غم ہے بہائے عاشق

لکہا گیا نقش کوئی ہیں کا مشک و گلاب
صنم کو شیر و عسل میں پلائے کاغذ

لکہے وہ کونسے خط میں تمہیں شکایت کی
ابہی منگا کے ہمیں وہ دکہائے کاغذ

کسیکے ہاتہ نہ آجاوے راز دل ضامن
حریف بد کی نظر سے بچائے کاغذ

الردیف الرای مہملہ

یوں لشکر غم نے دل پر رنج کے اوپر
جوں پیل اسپ پیادہ ہو شطرنج کی اوپر

ہیں عارض سیمیں پہ تیرے کاکل پر خم
یا بیٹھے ہیں دو مار سیہ گنج کے اوپر

یوں رنج نمایاں ہی تیرا سبز دو شالہ
گویا کہ ہرے برگ ہیں نارنج کے اوپر

تعریف تیری آوے نہ میزان بیان میں
مشکل ہے یہ مضمون سخن سنج کے اوپر

اس عمر عجائب در نایاب کو ضامن
کیوں کہوئی دنیا کے ششش و پنج کی اوپر

نیم بسمل وہ گئے عاشق بیمار کو چہوڑ
شور محشر کے لئے غم میں گرفتار کو چہوڑ

ہمیں کونین سی مطلب نہیں کچہہ تیری سوا
بیٹھے کوچہ میں تیری تسبیح و زنار کو چہوڑ

نیم جان تڑپے ہی کشتہ تیرا او اہل ستم
ہاتہہ سی اپنے نہ قاتل ابہی تلوار کو چہوڑ

دیکہہ مخمور تیری چشم سیہ مستان کو
محتسب بیخبر نکلیں گئے دستار کو چہوڑ

وعدۂ وصل وفا کونسے دن ہوگا ہائے
عمر گذری ہی میری اب تو اس انکار کو چہوڑ

کوئی جاناتو ہوا ہی مجہے فردوس سی خوش
اب کہیں جاؤں ہو میں کوچۂ دلدار کو چہوڑ

ہاتہہ پاؤں ہیں جدا سر بہی کسیکا ہی جدا
نیم جان کر گئے وہ قاتل کیا دو چار کو چہوڑ

تم بہی اب کہاؤ ہوا جاؤ یہاں سے اڑ جاؤ
گل گیا باغ سی اے بلبلو اب خار کو چہوڑ

تیری الفت میں تو ضامن کو جہان نے چہوڑ

تو نہ اہل وفا نہ وفادار کو چہوڑ
شکر ادا خوب خنجر
آرام ملا کشتۂ خنجر کو خنجر سے
چمکا کے دزامت ہمیں شمشیر سے قاتل
ہم دیکہتے ہیں جلوۂ خنجر کو خنجر
مدت سے گئی پیاس مئی نوش عدم کی
قسمت سے ملا بادۂ خنجر کو خنجر
ہم [illegible] ابرو [illegible] خدا [illegible] مارا
قاتل کو لرزہ [illegible] ہم دیکہ دعا ہیں

[illegible] خنجر
لیتے ہیں [illegible] خنجر [illegible] نہیں
[illegible] خنجر
[illegible] خنجر
جانے ہی وہی [illegible] ضامن
[illegible] وہی دعوی خنجر [illegible] خنجر
[illegible] خنجر

نہیں ہے جو نخچیر مین بلبل کے شاخ سنبل کی
ہے اوسکے دل سے اوٹھا آہ کا دھوان صیاد

پہر کسکو توڑ لئے مرغ دل نے بال و پر
نہ ایکدم بھی ہوا اوسکا پاسبان صیاد

نکل رہا ہے لہو بہت گلے پہ چہرے
ہوا ہے رنگ میرا رنگ زعفران صیاد

نگاہ تیری نے بس کر دیا ہے کام تمام
اوٹھا نہ ہاتھ مین اپنی یہ تو کمان صیاد

شب وصال مین مرغ سحر کا کہٹکا ہے
الٰہی کاٹ لے اوسکی کوئی زبان صیاد

ہمارا طائر دل کر کے دام زلفمین قید
لٹی پہریگا ہمیشہ کہان کہان صیاد

قفس مین بند نہ کر ذبح کر مہیری قاتل
چھوڑاوے قید سے ہستی کی مہربان صیاد

وصال یار میسر ہو کسطرح ضامن
ہمیشہ گھات مین رہتا ہے آسمان صیاد

احد ہی کون بن آیا ہی احمد محمد ہی محمد ہی محمد
تحیات و درود رحمت حق سلام اللہ بر روح محمد
مقدس مرات نور الٰہی عجب محبوب ذات بارگاہی
مشرف حبیب لولاک ہے وہ بسیط نور کل افلاک ہی وہ
بروز حشر لرزان سب ہے مین کن بچہا و نہ گروہ ہی ہون
تو مسجود ملائک شکل آدم ہمان نور محمد بود در آدم
یہہ تک دو جہان ہے اوسپہ قربان و دل اپنا خاتم محبوب سمجھا
یہ رنگ و بوئے ہر شکل و ہر گل ہیہ اوسکی نور کا جلوہ ہی نکلا
مسجود و معظم گشتہ کہ دیطوف او شرف گشتہ قبلہ
ہزارون معجزہ نادر دکھائے محمد نے بہت مردہ جلائے
وہی ہے ملک ملک الٰہی حقیقتمین ہے وہی قبلہ گاہ ہے
کتنبد برخ مصحف جو گیسو دل مشتاق اپنا بستہ ہر مو
کہا جبرئیل کو مسجد مین اکدن بسر عقرب وقت کون سا ہے
کہا جبرئیل آگے ہی وہ مجہکو سر فرازی تجہسی ہے پایا
کہا جب عائشہ نے مسکرا کر رسول اللہ تمکو مین کہون کیا
کہا حضرت نے خوش ہو عائشہ سی میرا ہی نام احمد بلا میم

بشکل بشر ہی آن نور سرمد محمد ہی محمد ہی محمد
ازل سے تا ابد بر آل امجد محمد ہی محمد ہے محمد
وہ جانان خدا جان محمد محمد ہے محمد ہے محمد
وہ موصوف ثنا حق مجید محمد ہی محمد ہے محمد
بتائید شفاعت ہو مؤید محمد ہے محمد ہے محمد
ہمین تو رہبر ہی شرب آمد محمد ہی محمد ہے محمد
خدا خواند ضیای او مخلد محمد ہے محمد ہی محمد
ہویدا ہے یہہ کسکا خال و خد محمد ہی محمد ہی محمد
یہ بوسہ دہ معز سنگ اسود محمد ہی محمد ہے محمد
یہہ کسنی کردئیے بین بین رتب محمد ہی محمد ہی محمد
شفیع امت عاصی آمد محمد ہی محمد ہے محمد
کدام انگشت کرد او رد وابن شد محمد ہی محمد ہی محمد
ہوئے ہین ہو واحد اور بیان نے احمد محمد ہی محمد ہی محمد
ہوئے ذات اقدس آنکہ باشد محمد ہی محمد ہی محمد
خدا تمکو کہو نگے با محمد محمد ہے محمد ہی محمد
عزیزو اسکو تم جانو مؤکد محمد ہے محمد ہے محمد

کاکل بلدار پر ہین پیچ کہاکے رہگیا
پینچ پر جون پینچ کہاکر خشک ہوا ہوکی شاخ

کہینچ لایا آج اپنا جذبہ دل شوخ کو
دشمنونکے منہ پہ صدہا تف ہزارون آج آخ

کب کسیکی بات یہہ سنتے ہین دل کے کان نے
یار کی باتونسے پُر ہین اپنے کانونکا صماخ

ردیف دال مہملہ

دفتر وحدت ہے ضامن صفحۂ خاطر تیرا
لوح دل سے ہوگیا حرف دوئی کا انتساخ

گیا گیا نہین مجہپہ کرتے بیداد
اللہ سے ہے بتونکی فریاد

قدکو تیرے قامت قیامت
شمشاد کہون کہ سرو آزاد

ہین سامنے تیرے دست بستہ
خوبانکا مگر توہی ہے استاد

آنکہونمین جو ہے نور تیری دم ہی
ہے خانۂ دل تجہہ سے آزاد

تو غمزہ لوار فتنہ زا ہے
ہے ناز و ادا کی توہی بنیاد

یہہ چرخ کہن ہے پیر دیرین
صدہا اسی داؤ گہات ہین یاد

اے ظلم شعار آفت جان
اس فن ہین تیرا ہی کون استاد

شیرین تیری غم ہین کہائی تیشہ
ادنے تیرا کوہ کن ہے فرہاد

وہ سخت ہے سنگدل تیرا دل
ہے سامنے جسکے موم فولاد

در چرخ بخیل مردم آزار
کیا کیا تیرے داؤ گہات ہین یاد

کیا حور قصور کس کی جنت
تم بن میرا دل کبہی ہو شاد

قدمونسے نہین اوٹہاؤنگا سر
جو چاہیئے کیجئے گا ارشاد

رگ رگ ہین جنون ہے دشتونکی
کیا فصد سے فائدہ ہے فصاد

جینا ہو محال ایک دم بہی
چہوڑے مجہی دام سے جو صیاد

کعبہ ہین بتون کو یون بٹہائی
واہ حضرت دل تمہاری ایجاد

اشعار خوب سنائے تم کو
ضامن کے سخن کی دیجئے داد

دلمین لگا ہوا ہے وہ تیر نگاہ سرد
یون مرہے خود بخود میرے سینے آہ سرد

ان مہر دہر یونمین تمہارے تو اہنو
کردی خدا نے دل سے میری جب جاہ سرد

کیا گرم جوش ہو نہین ہے طبع رسا میری
مضمون ہی دلسے نکلے گہر گرم گاہ سرد

پلکون تو زن مجہے اے یار دیکہے
تازہ ہے مدام تمہارا یہہ چاہ سرد
خالی نہین ہے [illegible] ایک سانس [illegible]
گو وقت ہے آہ گرم نکلتی ہے خواہ سرد
[illegible] زندہ ہین زندہ دل
ضامن کی یہہ دعا ہے طفیل علی نبی
[illegible]

۲۴

[illegible] صیاد

ایسے انداز سے اور ناز سے مت پیراو ٹہا
دل ملی جائینگے چند آپکی رفتار سے آج

جذبۂ عشق اوسے پردہ سے باہر لایا
جا کھو یار کسی طالب دیدار کو آج

کشتۂ تیغ جفا اوبت کافر ہون مین
کان عیسیٰ نے ہی پکڑا تیری بیمار سی آج

دانۂ دلکو تیری زلف سی ہے رشتۂ وصل
ربط پیدا یہہ ہوا سبحۂ زنار سی آج

وصلکے دن مجھی کیون چین نہین اے ضامن
جاکے پوچھین گے کسی صاحب اسرار سے آج

ہم نہ آئینگے اگر آنے سے ہے یار کو رنج
گو کہ فرقت مین رہے مجھکو دل افگار کو رنج

جلگیا طور ہوئی موسیٰ و ہارون بیہوش
یعنے ہوتا ہی سدا طالب دیدار کو رنج

مار ڈالے وہ ہمین ذبح کری تیغ سی گر
ہو نہ اوس یار کے بازو طرحدار کو رنج

رنج و غم ہجر مین جو مجھپہ گذرتا ہے سدا
کب گذرتا ہے عزیز و وہ کسی یار کو رنج

خط لکھی ہمنے بہت پر نہ لکھا اونے جواب
رہ نوردی سے ہوا ایک سبکسار کو رنج

رنج لاکھون ہی سہے ہو گو تپہ کرورون صدمے
یا خدا ہو نہ مگر اوس بت عیار کو رنج

کوہ کن کے جو لگا سر مین وہین تیشہ کا
خون عاشق سے ہوا وہین کہسار کو رنج

معدن رنج ہون ایسا کہ میری رنج سی ہائی
دشت غربت مین بہی ہی پاؤنسی ہر خار کو رنج

کیون عبث کیجیے اوس یار کا شکوہ ضامن
عشق مین ہوتا ہی ہی عاشق غمخوار کو رنج

جو گنج ہاتہہ نہ آئی تو کچہہ نہ لائے رنج
سو گنج رنج کا ہے گنج صد بلائے رنج

دولت کی گنج کو دیکھو تو رنج ہوتا ہی
قسم خدا کی ہے کیا کیا نہ یہہ دکھائی رنج

خوشی کی باتین کرو اور خوشی رہو بیرنج
عزیز و جانو اوسے دل سے جو ہٹائے رنج

یہہ رنج شغل قضا ہے کہ مار ڈالی ہے
زمین کے نیچے شجاعونکو یہہ تو لائے رنج

ترنج اسلئے ہی ترش اسمین بہی ہی رنج
برنج جو رہبی تہے ہین مبتلائے رنج

ذرا سی بات مین رنجیدہ جو کہ ہو جاوے
تم اوس سے بہا گو کہ وہ ہی ایک بلائی رنج

مٹا دے دفتر دل سے تو رنج کو ضامن
بہت سے دنیا مین تو تو نے آہ اٹہائی رنج

الردیف الحا حطی

۲۲

الردیف الخا

اقرار تو کیا تہا شب وصل مین تمنے
چاہے حسبی ملجائے وہ خود کام ستمگر
موسی کیطرح گر گئے بیہوش ہوئی سب
آزار نئے چال نئی ناز نئے ہین
سب حال بیان اونسے کرو اپنا عزیز و
رہتا ہی غم و رنج مین کیون عاشق بیدل

ظاہر نہوا ہمکو پر انکار کا باعث
موجب ہو نمانہ تسبیح نہ زنار کا باعث
اے یار رو یہہ ہے جلوہ دیدار کا باعث
یہہ سب ہین میان حسن کی اظہار کا باعث
بے پرواہ اگر ہو کوئی گفتار کا باعث
کچہہ ہمکو بھی معلوم ہی بیمار کا باعث

معشوق کا کہنا جو نہ مانے کوئی ضامن
ہے یہہ بھی تو ایک خفگی دلدار کا باعث

تو جو مجہسے خفا ہے کیا باعث
میرے کہنے کو دوستو وہ شوخ
با ہمہ چند جور و ظلم و ستم
کاہش غم سے اب میرا سینہ
دام کاکل مین تیرے او صیاد
یار اغیار کا ہے مونس غیر

سچ بتا اسمین کیا ہی کیا باعث
کیون نہین مانا کیا باعث
دل تمہین چاہتا ہے کیا باعث
شق ہوا یا خدا کیا باعث
مرغ دل جا پہنسا ہے کیا باعث
پہر تو ہمسے جدا ہے کیا باعث

عین لنفری و تحیش ہین ضامن
ہوگیا پارسا ہے کیا باعث

کوچہ جانا مین یارو اب تو جانا ہے عبث
صبر کر اے دل نہ گہبرا دیکہہ تو انجام صبر
مثل گل دنیا مین غم آلی اگی جون مثل گل
قید مین صیاد کی ہم آ پہنسے افسوس ہے
زلف سنبل یار کو ہر دم سنوارے ہی صبا
جو کہ کشتہ ہین تیری تیغ تغافل کے صنم
چاہئے عاشق کو خاک کوی جانا ہو رہے
اسپ دریائی کیطرح اشک دوین ہین روان
جل گیا ای شمع تجہہ پر شوق دل سی جان نثار

عشق مین اوسنے وفا کی غم ہی کہانا ہی عبث
یار رلجائیگا از خود غل مچانا ہے عبث
دولت دنیا کا بالکل کارخانہ ہے عبث
مرغ دل قید ستم مین آب و دانہ ہی عبث
کاکل مشکین کو ای مشاطہ شانا ہی عبث
اونکو جینا ہی عبث اور زہر کہانا ہی عبث
جو گیا کوچہ مین اوسکی پہر کے آنا ہی عبث
آہ کا اوسکو عزیزو نا زیانا ہی عبث
ماتم پروانہ پہ آنسو بہانا نے عبث

بجا ہے گر ہو نظر جانا نہین قیدو ہین
چاہئے جانا وہین ہمکو سنانا ہی عبث
لوٹ آیا اپنے کشتہ کے جنازہ پر کبھی
بعد مدت اسکی مرقد پر ہی آنا ہے عبث
مرقد عاشق کو تیرے سایہ گیسو عبث
روضہ و گنبذ کلس اور شامیانہ ہی عبث
طائر جان اوڑ گیا قید دو عالم چہوڑ کر
مرغ لاموتی کو ضامن آب و دانہ ہی عبث

ردیف جیم

آنکہہ اوس بت کی لڑی اور من تشنہ دار ہی آج

۲۲

مرغ دل اونکی زلف کا [illegible] ہی آج
[illegible] کافر
دل میرا قید ہوا زلفین [illegible] ہی آج
[illegible] زنار [illegible]
[illegible] کو ہوا [illegible] ہین
[illegible] ہی آج
[illegible]

پر گوہر و مرجان سے کیا کرتے ہین دامن
دیکھو یہ میرے دیدۂ خونبار کی ہمت

دیکھین نہ کبھی حور کو جنت مین ہی سجان
یہانتک ہی تیرے طالب دیدار کی ہمت

بے پیری بلائے مرے گھر آپ وہ آئی
عالی ہے یہ اوس عالی مقدار کی ہمت

عالم کو کیا مست خرابات سے ناز
مصروف ہی یہ ساقی سرشار کی ہمت

ہر دلمین تمنا کہ بیان کیجئے کچھ حال
قاصر ہے وہان دوستو گفتار کی ہمت

وہ کشتہ مسیحا کے تئین دم مین جلاتے
ہی رشک مسیحا تیری رفتار کی ہمت

صحرا مین ہے مجنون کے پالون کو آئے
اے آبلہ پا دیکھئے طلبگار کی ہمت

عاشق کو غم ہجر سے اکدم مین چھڑایا
کیا کہئے کہ کیا ہے تیری تلوار کی ہمت

دائر ہے یہان عشق کے نقطے کو سب عالم
جاذب ہی تیرے نقطۂ پرکار کی ہمت

ہر زخم جگر پر میرے زنگار چھڑک دو
اے یار و اگر ہے تمہین کچھ پیار کی ہمت

اب سینہ و دلمین میرے باز و کمر مین
ہو جائے خدا حیدر کرار کی ہمت

ضامن رخ دلبر تیرے پردہ ہے خود دیکھا
اوٹھ جائے اگر صرف ہو اوس یار کی ہمت

یا خدا اوس قد موزون پہ مبارک ہو بسنت
ساقیا بادہ گلگون پہ مبارک ہو بسنت

چنپئی رنگ خط سبز بسنتی جوڑے
یا الٰہی ہندوون پہ مبارک ہو بسنت

سرو قد سیمبر و غنچہ دہن سیب ذقن
موج حسن دو رنگون پہ مبارک ہو بسنت

جامہ سرخ قبا سبز گلابی دستار
زرد شالو تیرے شالون پہ مبارک ہو بسنت

آج لیلیٰ نے تو پہنا ہے بسنتی جوڑا
وادی نجد مین مجنون پہ مبارک ہو بسنت

سرو شمشاد پہ قمری پہ یہ بلبل پہ بہار
اور دل لالہ پہ خون پہ مبارک ہو بسنت

اے میرے حضرت مخدوم علی احمد
اس تیرے ضامن محزون پہ مبارک ہو بسنت

اہو مشی چھوڑ دی تو ایدل بیمار مست
تیری مستی سے ہوا ہو نہین قلندر دار مست

مستی بادہ انا الحق جوش زن ہے اسقدر
خاک مست و باد مست و آب مست و نار مست

مست چشم یار کی ہم پر پڑی جب سے نگاہ
خوار پھرتا ہون جہانمین دربدر مین خوار مست

مستی وحدت کی مے سے اور شراب عشق سے
خاک باد و آب آتش ہو گئی ہر چار مست

[illegible]
اوسکی جلوہ ... صنم مین بیخود ... بازار مست
شوق دیدار ... ہون باخبر ... ہون ... [illegible]
... باطن کی ... مین ہون ... مست
[illegible]
اک نقطہ مین ... [illegible] ... شبلی و عطار مست
شمس ... [illegible]

دل کبھی پامال کرتے اور مردہ جی اوٹھے
اے مسیحا ہی عجب تیری تو یہ رفتار مست

جب سے ساقی نے پلایا جام وحدت کا ہمیں
حشر تک ضامن رہیگا بیخود و سرشار مست

ردیف ث ثائے مثلثہ

معلوم نہین خفگی دلدار کا باعث
بے جرم و خطا تیغ قضا کار کا باعث

جاؤں نہ کبھی کوچہ دلدار مین ہرگز
سمجھا ہے ہر عشق دل زار کا باعث

ہی نہین و لیکن ہے مجھے کشف و کرامت کی طلب
دیکھ لون مین قد رعنا و جمال روشن
نور آنکھونمین ہو پیدا رخ روشن سے تیری
ناخدا کشتی امت پہ ہے طوفان بلا،
عشق نے آپکی معشوق بنایا ہمکو
میری آنکھونپہ کف پای مبارک رکھ دو
تاج شاہی سے تو بہتر ہے تمہاری نعلین
آپکے شوق محبت مین نکلجائے یہ دم
ہم گدائی در احمد مین نہین کچھ پروا

ہے مگر مجھکو مدینہ کے زیارت کی طلب
پھر نہو مجھکو کسی کشف و کرامت کی طلب
چشم خورشید کرے مجھسے بصارت کی طلب
لو خبر جلد کہ ہے تمسے حفاظت کی طلب
آتش عشق کو ہر دم ہے زیارت کی طلب
قرۃ العین ہو حاصل ہے عنایت کی طلب
سر پہ رکھون تو کرون بار امانت کی طلب
دیجئے پھر خدا مجھکو ہدایت کی طلب
چاہ دنیا کی ہمین اور نہ ریاست کی طلب

پنجتن پاک کی الفت مین فدا ہو جانا
تجھکو ضامن ہے اگر خاص شہادت کی طلب

رہے خانہ جان مین ہمیشہ صنم کبھی ملنیکا اسکے نہو اسبب
چھپے پردہ مین ایسا وہ غیرت حور کہ نہوی خبر یہ ستم ہے غضب
تمہین ڈھونڈتے پھرتے ہین شمس و قمر نہین ثانی تمہارا کوئی بشر
ترے صدقے ہین سارے یہ جن و بشر تیری مثل صنم پری ہو سکی کب
تجھے کہتے ہین جلوہ رشک قمر تجھے کہتے کتان ہین دریدہ جگر
تجھے سرو روان کہین سارے بشر مجھے کہتے ہین قمری طوق لقب
تیری شوق وصال مین چھوٹا وطن ترے کوچہ مین آئے تو پہنا کفن
تجھے چاہا تو کب ہوا چین دہن ترا کشتہ بنا ہو زندہ یہ کب
ترا عاشق زار تو اہل جفا غم ہجر مین ہے وہ مر ہی گیا
لب ناز سے سنکے وہ قم کی صدا وہین جی اوٹھیگا دم عیسے لب
کرون جور کا کیونکہ ترے گلہ کبھی پردہ اوٹھا کے نہ ہمسے ملا
اسی غم مین تو کام تمام ہوا کہون کس سے فراق کا رنج و تعب
ترے آنے سے آئی لب عیسے دم تبھی کشتہ ناز کا ٹھہرگا دم
ترے جانبسے عدم یہ عدم کو چلا تیری جانبسے اوٹھ گیا حسن و طرب

کوئی کہتا ہے ... لیلی کوئی
... ہی مارے ہین جل ہی گیا
... کوچہ مین ...
مین ناز شور و شغب ... ساکنت اہل جہان ہی
ترے جلوہ ناز کا کشتہ ہون
سیاہ کار رفتہ ہو ... مین
... فراق کی ہین ... تو جان ... کشتہ ہو ... تاب
تجھے کہتے ہین گلرخ و ... یاسمن ... تن
بلبل ... زار ہون نعرہ زن

۲۰

تجھے کہتے ہین ... شیرین ... سب
مین کہتا ہون ... جام ... فیض ... تو
تجھے ... شوق کا ...
آپ ... علی ...
تیرے ... ضامن ... عرب

ردیف تای فوقانی

...

رندی و مے پرستی مذہب ہوا ہے اپنا
یہہ ذکر جا بجا ہے خاص و نہین عام اپنا

ہم قید دو جہان سے آزاد ہو گئے ہین
اسلام کفر سے ہے آگے مقام اپنا

ہم جان دلسے گذرے وہ جو رہے گذرا
ایسے صنم کو ضامن صاحب سلام اپنا

غزل دیگر

عالم مین گو ہوا ہے مشہور نام اپنا
حاصل ہوا نہین ہے افسوس کام اپنا

محفلمین تیری ساقی بے بادہ کشی ہے
رہنے دے میکدہ مین مے کا یہہ جام اپنا

زنار ہمنے باندھا الفت مین اوس صنم کی
ہرگز ہوا نہ ابتک کافر وہ رام اپنا

اے عشق تو نے ہمکو سب سے چھوڑا دیا ہے
ہادی و پیشوا ہے تو ہی امام اپنا

وہ شاہ نازنین ہے ضامن قسم خدا کی
کرتا ہے جسکو چاہے صابر غلام اپنا

ساقی تیری دورہ مین وہ دلدار ندیکھا
اور بادۂ گلگون کا خریدار ندیکھا

عالم مین تو ہمنے کوئی بیکار ندیکھا
ہر کار مین پر یار سا مکار ندیکھا

شائد نہی مے تیری خمخانہ مین ساقی
بدمست مے عشق کا سرشار ندیکھا

ہم دیکھنے ہر عیش جہان ہی ولیکن
برباد ہے سب عیش اگر یار ندیکھا

گر عمر ترے نام کی نیچے ہوئی آخر
اے بخت سیہ روزن دیوار ندیکھا

جیتا رہے اور نہ مرجائے یہہ بیمار
مانند ترے عشق کے آزار ندیکھا

گو محل سرا تک تری جا پہونچا ہے عاشق
افسوس کبھی آپکا دیدار ندیکھا

جون شمع وہ ہے پردہ فانوس مین روشن
بے پردہ کبھی یار کا دیدار ندیکھا

طالب ہے جہان اوسکی ملاقات کا لیکن
جان پہلے جو دے ایسا طلبگار ندیکھا

بیہوش ہے ہشیار ہے اوس راز نہانکا
بیہوش کی مانند تو ہشیار ندیکھا

اے دست جنون چاک کیا ایسا گریبان
وحشی کی بدن پر تو کوئی تار ندیکھا

معلوم ہوا میکدہ مین آج گرد گئے
واعظ یہہ قبا جبہ و دستار ندیکھا

بکتا ہے یہہ ازمصر کے بازار مین یوسف
یوسف کو مین اپنے سربازار ندیکھا

مختار محمد ہین ہر ایک کار کے ضامن
محبوب خدا سا کوئی مختار ندیکھا

[illegible]

19

شاہد کمند زلف مین دلبرا جا پہنسے
صیاد دے نگاہ لبے کیے دام بے سبب

حاضر ہیون جان و دل دیکھ مجھ عذر کچھ نہین
پہر کیون خفا ہے ہمسے وہ خود کام بے سبب

امید وصل یار ہے حق ہے حشر تلک
خالق نے کردئے ہین بہت کام بے سبب

جب تک کہ جان نذر ہو نگا ضامن دیدار کو
ہوتا ہے کب و رام دل آرام بے سبب

پہرتی ہے دلمین سر کی زیارت کی طلب
مصحف رو محمد کے تلاوت کی طلب

تیرے عاشق کو ٹہکانا نہ ملا جبکہ کہین
چڑ گیا آپ سے دل اپنا پریشان ہوا
طائر جان ہمین بچنے کا نگہ سے تیرے
بات کی بات ہے پی لینا ہلاہل کا مجہے
استخوان غم سے ہوئین خشک منیتا نکا بن
ایک بوسہ کی عوض اس لب شیرین تیرے
کچہہ تو حسرت ہے جو بہاری ہے جنازہ میرا

تیرے کوچہ مین فقط اپنا ٹہکانا جانا
جبکہ زلفون مین کیا منہ وہ شانا جانا
تیری آنکھون نے کیا ہے نشانا جانا
زہر فرقت کا تیری سخت ہے کہانا جانا
آہ کی دم کا ہے ہرنے مین ترانا جانا
خون بہا مین میرے کیا خون بہانا جانا
ہاتہہ بے رحم ذرا تو بھی لگانا جانا

آجکل کے تیرے عاشق تو مزا لوٹ گئے
پر یہہ ضامن رہا محروم پرانا جانا

جبکہ وہ خورشید رو آکر دوبارہ پہر گیا
اب ہماری طرف سے جو دل تمہارا پہر گیا
کوئی تڑپتا ہے پڑا محفل مین کوئی مر گیا
عاشق صادق کو لازم ہے رضاے دلربا

تیرہ بختی سے میری قسمت کا تارا پہر گیا
پہرتے ہی تیری زمانہ ہمسے سارا پہر گیا
تیغ ابرو کا جو قاتل کے اشارہ پہر گیا
ذکریا نے دم نہ مارا سر پہ آرا پہر گیا

پیجئے جام صبوحی ضامن آپکے اور بھی
بادۂ الفت کا آنکھون مین طرارہ پہر گیا

غزل بطور سہرا

نازنین نور فشان ہے یہ سجن کا سہرا
رشک افزا گل تر لعل یمن کا سہرا
مجمر مہر مین ڈالا ہے ستارونکا سپند
کہکشان نے ہی کیا گوہر انجم کو نثار

بارک اللہ مبارک ہو ہمیں نکا سہرا
جلوہ گر حسن ہوا غنچہ دہن کا سہرا
ماہ نے دیکھا جو دلہن کا سہرا
ہے گل نازنبوت کی جبین کا سہرا

ہو مبارک میرے احباب کو ہر روز خوشی
کیا ہے ضامن نے کہا ہے یہہ حسن کا سہرا

نباد و طبیبو کہ مین بیمار ہون کس کا
ارنی کی صدا لب پہ ہے اور دیدۂ خونبار
آتی ہے نظر ہمکو تو ہون مین بھی تجلے

جو پائے شفا شربت دیدار ہون کسکا
موسیٰ کی صفت طالب دیدار ہون کسکا
در پردہ وہ عزیز و مین طلبگار ہوا کسکا

عدم سے مین صورت گل آنکھ مین بلبل کی سمایا
سما سکا ہو اور کبھو خار ہون کس کا
اسطرح گرا ناک پہ ہون اور نہ ہمین سکا
پامال روش نازک رفتار ہون کس کا
اے عشق شہنشاہ خداوند دو عالم
جز آپ کے مین بندہ سرکار ہون کس کا
اب دیدۂ حق بین سے حقیقت ہو نمایان
دیکھو تو مین مظہر اسرار ہون کس کا
بکتا ہون مجہے لو کوئی یہہ مفت ہے سودا
پردہ ہو بکا مین سر بازار ہون کس کا

پہلو مین ... اوقات بسر مین
مین اب ہدف تیر نظر ... وار ہون کسکا
پہلو مین ... ہون کسکا
مین ... دیوار ہون کسکا
... عالم مین نشان ... ہون
وہ کون ہے ضامن ... کام ... اپنا
اے عشق ... مین مجنون ... نام ...
... لا مکانی
... وام اپنا

جسنے کونین مین سمجها تهین ثبت پناه
اوسکو دارین کی آفت سے بچایا ہوگا
چاه یوسف کی رہی ہوگی نہ یوسف کی طلب
جسکی آنکهون مین ترا حسن سمایا ہوگا

خلق نے جبکہ گرایا تجهے دل سے ضامن
حضرت شاه نے الفت سے اٹهایا ہوگا

دل ہوا مشتاق جب سے اُس بت نادان کا
سب بهلا بیٹها ہون قصہ دین اور ایمان کا
اے ستمگر کیا سبب کیا مدعا کیا واسطہ
ہو گیا ایسا جو دشمن تو ہماری جان کا
خواہش لعل و گہر اصلاً نہین ہمکو رہی
جب سے دلمین دهیان ہے تیرے لب و دندان کا
مجهسے فرماؤ تو جاماتے ہو نمین سرخرو
ملتجی کیون غیر سے ہی ایک برگ پان کا
ناصحا مجهکو نصیحت کیا کرے ہے دیکھ تو
اور ہی مشرب سدا سے ہے یہان رندان کا
مہر و مہ روشن ہوئے اور نور ہی چار و طرف
کسقدر چهایا ہے جلوه اوس رخ تابان کا

طرفہ تر یہ ماجرا ضامن تیری گریہ کا ہے
ایک قطره ہے سمندر دیدۂ گریان کا

عشق میرا تو یہ شہرۂ آفاق ہوا
شکر اللہ کہ مجهے رتبۂ عشاق ہوا
صبر و آرام خور و خواب یہ سب جاتی رہے
کس ستمگر کا دلا ہائے تو مشتاق ہوا
تهی مگر نکبهی ایسی طبیعت تیرے
اب خفا مجهسے تو کیون صاحب اطلاق ہوا
تیره بختی دل ناشاد کی اب کیا کہیے
گاه گاه ملنا بهی اوس سے ہمین اب شاق ہوا

مار کا کل نے ڈسا جسکا کلیجہ ضامن
شربت وصل کا اوسکے لئے تریاق ہوا

جلوۂ خاص صنم کا دیکھو عالم مین کیا عام ہوا
دیر و مساجد کفر کہین اور آپ کہین اسلام ہوا
آپ ہی بلبل آپ ہی قمری آپ ہی طوطی اور شمشاد
سیر چمن کو آپ گیا وه کیا کیا اوسکا نام ہوا
آپ ہی کہوے آپ ہی ہووے آپ ہی قادر ہر شے پر
آپ ہی کشمش آپ ہی پستہ آپ ہی وه بادام ہوا
ملک عدم سے آپ ہی آیا اپنے اندر آپ سمایا
آپکو ڈهونڈا آپ نے پایا اسکا یہ انجام ہوا

آپ ہی اللہ آپ محمد آپ ہی عاشق او معشوق
اپنا نام رکها ہے ضامن آپ ہی وه بدنام ہوا

ہمنے جانا تمکو تمہین دلبر جانا نجانا
لیکن اُو وہ جانے ہے دشمن ہمین جانا جانا

١٧

ہم سے کل لب کیلئے [illegible] اون کا لعل ہرے
برگ تنبول بنا کر کے رکھا تا جانا
[illegible]

رخ نور جلوہ مصطفےٰ وہ خدا کا نور جمال تھا
جو تمام خلق مین ہے عیان کمال اونمین کمال تھا

قفس حیات کو توڑ کے گیا مرغ دل جو عدم کو ہی
مہر یجان پھر پر و بال بھی بخدا لیہ سخت وبال تھا

گئی پیاس پھر حلق مین کچہ دم ذبح اذیت یار نیز
تیری آب تیغ کا او صنم کہو نکیا کہ آب زلال تھا

نہ تو ہار ہی مجہی کہ دون تجہے تو امیر ہے مین فقیر ہون
دل و جان تھا سو تجہی دیا یہی ایک مجہمین کمال تھا

لب بام پر جو وہ آگیا تو وہ اپنا جلوہ دکھا گیا
وہ قمر تھا ہای وہ چہپ گیا وہ پری تہا کہ خصال تھا

جو خودی کا پردہ اٹہا دیا تو وصال یار کا ڈہب بنا
وہ ہماری سامنی آگیا کہ شہود جسکا محال تھا

دل و جان عشق نے کہو دیا میری پاس رنج نہ کچہ رہا
مگر ایک ضامن علی یہ آجو رفیق یار و ملال تھا

رشک قمر جو تونے رخ سے نقاب اولٹا
ساقی تہ لنے محو ہو کے جام شراب اولٹا

تشنہ تو جان بلب ہین سیراب پی رہے ہین
محفل کا تیرے دیکہا ہمنے یہہ داب اولٹا

مجہکو تو پیا ہین وہ ہی محشر تلک نہ کم ہو
میری دہن مین ساقی مینا شراب اولٹا

واللہ وصل جانان اسبات مین نہین ہے
تا عمر مولوی نے ورق کتاب اولٹا

دریا نمنے دیکہے لاکہون حباب اولٹے
دریا بہا رہا ہے چشم حباب اولٹا

یوسف سی اے عزیزو آخر ملے زلیخا
کیون ہم یہہ دیکہتی ہین یارب یہہ خواب اولٹا

افسوس گہر مین آکے محبوب جبکہ پہر جائے
تیرے نصیب ضامن خانہ خراب اولٹا

تمنے گر قتل کیا ہمکو بہت خوب کیا
بخدا خوب کیا خوب ہی اسلوب کیا

تہا مناسب کہ جو واعظ کے لئے پہر خدا
ساقیا دختر رز کی تئین منسوب کیا

قتل قاصد کو کیا خط کو میری پہونکدیا
جبکہ او سطرف روانہ کبہی مکتوب کیا

تبہی سودائے محبت نے ستمگر کیا کیا
ہمکو دیوانہ کیا وحشی و مجذوب کیا

جو کیا تمنے کیا مفت مین ضامن بدنام
آپ طالب ہوئے خود آپ کو مطلوب کیا

اچہا ہے وہ خود اچہا ہی یار بہلا اچہا
ہے اپنا نصیب اچہا دلدار ملا اچہا

کاکل نے تیری ہمکو اب مار لیا اچہا
اس مار سیہ گون نے یہہ کار کیا اچہا

فرقت مین تیرے کبتک یار جیا اچہا
آ پہر خدا ابتو اے یار ذرا اچہا

١٦

شمع سان جل ہی گیا آتش ہجر ادل تیرے
واہ واہ دیدۂ تر تمسے بجہایا نگیا

شورش عشق مین تن اپنا ہوا کان نمک
گریۂ چشم گہر تمسے بہایا نگیا

مثل گل ہم نہ ہنسے گلشن دنیا مین کبہی
غنچۂ دلکو صبا تجہسے کہلایا نگیا

غیر پیتے ہین مجہی پیاس اوا ایسی ہی
ساقیا ساغر مئی ہمکو پلایا نگیا

اے عزیزو کہو کسطور تسلی ہو وے
تمسے پنہان تک ہت کافر کو بلایا نگیا

ڈہونڈہتی پہرتی ہے کوہ و بیابان مین اسے
یار تہا پاس ہی پہ ہمسے بلایا نگیا

بیخودی ہمپہ یہ چہائی کہ ہوئی ہوش خطا
ہم وہان پہونچی کہ پہر ہمسے تو آیا گیا

دشت وحشت لی کیا چاک گریبان میا
سوزن عقلسے پہر اوسکو سلایا نہ گیا

وصل دلدار میسر نہ ہوا آگاہ ہمین
بار ہجران بہی تو پہر ہمسے اٹہایا نگیا

کیا کہون طالع بدخواہ کی نامی کا
ایکدن یار کو ضامن سے منایا نگیا

خنجر ابرو کا جب تمنے اشارہ کر دیا
رازِ پنہان زخم دلکا آشکارا کر دیا

غرق ہی طوفان گریہ مین سفینہ چشم کا
ہجر نے دریائے غم کو بے کنارا کر دیا

رشک گلزار آدم ہے عندلیبو دیکہہ لو
کوئی جانا اپنے خون سے ہمنے سارا کر دیا

عاشقون نے آہ سے گردون اوکہاڑا تہا ولے
مین عصا لی آہ سے اوسکا سہارا کر دیا

فکر مت کر قتل کرنے کا مرے بیجرم تو
تیرے فرقت نے ہمین تو غم کا مارا کر دیا

یار کو کر کے جدا ہمسے فلک حیران جگر
ہمنے بہی تجہپر روان آہونکا آرا کر دیا

ناتوان ہون جان بلب ہے نبض خون پر سواب
دیکہلو یہ حال اب تمنے ہمارا کر دیا

ہی حساب ہند سہ منظور تیرے تیغ کو
لوح دسینہ کو ہمیری ستمگر ہی سارا کر دیا

دین و ایمان جان ہی اور تمکو جانا کر دیا
کیون خفا ہو ہمنے کیا نقصان تمہارا کر دیا

حسن کا طالب ہی ضامن اور نگاہ پیار کا
رازِ پنہان تیرا اپنا آشکارا کر دیا

پا بزنجیر دنا زلف دوتا کا دیکہا
عشق بازونکو گرفتار بلا کا دیکہا

رخ تیرا جلوہ نما حسن ازلکا ہی صنم
ہمنے دیکہا تجہے دیدار خدا کا دیکہا

مثل سایہ کی پڑی رہتے ہین پائین تیری
ہمنے سایہ کو تیرے سایہ ہما کا دیکہا

۱۵

جنکے ہاتہونپہ ترے رنگ حنا کا دیکہا

دہوکا مجنون کا ہوا

میری تصویر کا جب

لیگیا پہلو سے دل آنکہ لڑاتے ہی صنم

ظاہر الطف جتا کر مجہے مارا تو نے

حسن اخلاق ترا یار دغا کا دیکہا

ہو گئے پہلے فنا

شیوہ اہل رضا اہل فنا کا دیکہا

وہی ہے کعبہ وہی بت ہے بت شکن ہے وہی
من رانی حقاً فقد رأ الحق
جو اپنے آپ کو سمجھا نہ یار کو سمجھا

قسم ہے اوسکی حقیقت مین جو کہ تہا سمجھا
یہ راز خاص ہے اوسکو تو مصطفےٰ سمجھا
سمجھ یہ خاک پڑے اوسکے وہ برا سمجھا

سمجھ نہ آپکو ضامن مٹادے اپنی خودی
ہزار بار بجنے تو یہی دیا سمجھا

خدا کو سمجھا کہ جو راز انما سمجھا
خبر نہ رکھ تو کسیکی خبر ہو جبکہ تجھے
خدا کو سمجھا نہ سمجھا جو آپ کو سمجھا
وہ یار پاس ہے شہ رگ سے بھی بہت نزدیک
مین ڈھونڈتا پہرا اوسکو کوہ و دمن ہر پس
ہمیشہ زندہ ہوا تیغ یار کا کشتہ
مثال شمع کی محفل مین جل گیا ضامن

قسم نہ وجہ کی معنونکے برملا سمجھا
دل حریص خودیکو یہ دے ذرا سمجھا
نہ سمجھے غیر کسیکو تو وہ خدا سمجھا
علاوہ اس سے کہ جسنے اوسے ملا سمجھا
وہ پاس تہا مہری اوسکو مین اور جا سمجھا
کہ کوچے یار کو جو دشت کربلا سمجھا
کوئی نہ راز میرے دل کا آشنا سمجھا

بیخطا یار نے ہمین مارا
مار ڈالا کسیکی چاہت نے
جائین ہم کیا طواف کعبہ کو
مار ڈالئے ہمارتے ہو جی
دام کاکل کی قید سے نہ چہٹی
بن قضا کے کبہی نہ مرتے ہم
حاصل اپنا نہ کچھ ہوا مطلب
اوسکی ٹہوکر سے دل ہوا پامال
تیر مژگان کمان ابرو سے
شادی مرگ ہم اوسی سمجھے
مثل موسیٰ کی لن ترانی نے

لو دل زار نے ہمین مارا
الفت یار نے ہمین مارا
بت عیار نے ہمین مارا
چشم خونخوار نے ہمین مارا
زلف بلدار نے ہمین مارا
اوس جفاکار نے ہمین مارا
عشق بیکار نے ہمین مارا
کبک رفتار نے ہمین مارا
اوس کماندار نے ہمین مارا
مہربان یار نے ہمین مارا
شوق دیدار نے ہمین مارا

جسنے مارا ہے اپنے ضامن کو
اوس ستمگار نے ہمین مارا

نظر جو رخ پہ ہم اپنے کبھی ماہی اوتارتا
رخ و قد کو فلک پہ ... سے وارتا
ہو سکے جو دیکھتا ہے ... ارتا
کیون تاز کن ترانی ہمیشہ پکارتا
زلفونکا دہیان دل مین ہون جب سمہارتا
شیشہ مین دیکھ ہون جسم گذارتا
شیرین لبون سے آپکے دیکھون مین پریکو اوتارتا
عیسے ہمارے سامنے یحیے العظام من
ہر دم مین جلوہ گر ہو پری دم نہ مارتا
شیطان سجدہ کرتا جو انوار احمدی
تو بلندی نہ مارتا

۱۴

دیکھتا ہون مین زلف معنبر کو اب
کر دیا اوسے کہ ... سنوارتا
زلف نکلے شانہ سے ... ہون
... آرزو کرو ... اپنے دل و جانکو وارتا
... اون ... الا ...
... سمان ... پکارتا
... علی ... مین ... علی
... ضامن ... پکارتا
... مین ... جب
... جلا ...

شمع صفت مین سارے رات در پہ تیرے خاموش جلا
صبح ہوئی جون شعلہ طور گہر سی جو نکلا ہون گمد یا

فرقت سی تیری دن اور رات حسرت سی ملتا ہون ہاتہہ
نکلے ہی دم آہ کیسا تہہ اوبت کا فرلے پڑا

وصل نہین منظور اگر ہہر خدا اتنا تو کر
تیغ سی میرا کاٹ دی سر رنج و الم دوطرفکا جا

رو رو کی مین اشک رنگین ڈالے گہر کی ہار
چشم رہے بس زار و نزار دلبر چہای غمکی گہٹا

سرو روان رخسارہ گل سنبل زلف ہی نرگس چشم
چینی رنگت ہی بوی سمن غنچہ دہن ای وصل علی

دم مین جی گہبری ہے بن تیری کب گذری ہے
اتنو ہمکو آنے دو پہلا جہگڑا ہو ٹے چکا

تیری گلی مین شجرہ طور یار یقین ہی کری ظہور
خاکمین تیری کوچہ کی دانہ دلکو بوہی دیا

عشق مین تیری اوعیار جا لنسی گذرا عاشق زار
جب بہی نہ تونی رحم کیا عاشق مسکین ہلہ دیا

ضامن تونے جور و جفا عشق مین اوسکی کیا نہ سہا
راز نہان پر چہپا ہی رہا صابر کہون مین کس سے جا

اے شہید ناز ہے بہتر تڑپنا لوٹنا
ہو مبارک کشتہ خنجر تڑپنا لوٹنا

اوسکو بہاتا ہی میرا اکثر تڑپنا لوٹنا
چاہیے تجہکو دل مضطر تڑپنا لوٹنا

حشر تک مین درد سی یون ہی لوٹونگا مرا
دیگیا ہے مجہکو وہ دلبر تڑپنا لوٹنا

خاک و خون مین ایسا بہتیا لیہی تڑپنا ہوگا ہی
ہو گیا ہے جلوہ محشر تڑپنا لوٹنا

آتش الفت مین جلتا ہون و ہر دم مبتلا ہو رہا ہون مین
دمبدم جون ذرہ اخگر تڑپنا لوٹنا

یار بن محفل مین حال اپنا ہی ایسا دوستو
وجد صوفی سے زیادہ تر تڑپنا لوٹنا

زلف مشکین کے تصور مین پریشانی ہی یہہ
شکل کاکل یار کے رخ پر تڑپنا لوٹنا

مار ڈالا ہی تیری جلوہ نی ہمکو شمع رو
مثل پروانہ کی ہے شب بہر تڑپنا لوٹنا

یار ملجائیگا ضامن بیقراری کیا ضرور
برق کی مانند تو مت کر تڑپنا لوٹنا

تم میری پاس اگر آج بہی ہوتے جانا
میری رونے پہ وہین آپ بہی رو دیتے جانا

رشتہ مہر وفا آپکا ہوتا گنگنا
گوہر دل جو میرا اوسمین پرو دیتے جانا

بخت بیدار تو جب اپنا سمجہتا یارب
سکونا تو پہ میری رکہکے جو سوتے جانا

بیوفائی تیری معلوم اگر ہوتی ہمین
تیری الفت مین کبہی دلکو نکہوتے جانا

باغ مقتل مین اگر سبزہ کوئی ہو صنم
کشتہ ناز کی تربت پہ بہی ہوتے جانا

١٣

اے مدعی زتیب تو کیا جانے لطف ہجر
بیت الحرم تھا کعبۂ دل خانۂ خدا
جیسا کہ مین بنا ہون تو ایسا نہ بنگیا
یاد بتان ہند مین تبخانہ بن گیا

ضامن فراق یار کی تحریر کیا ضرور
عالم مین تیرے عشق کا افسانہ بنگیا

قتل کرکے تو ہوا دل تیرا قاتل ٹھنڈا
پر نہ ہوگا کبھی ہرگز تیرا بسمل ٹھنڈا

مطلع ثانی

قتل کرکے بھی نہوی دل قاتل ٹھنڈا
پاؤن سے لاش کو مل جب یہہ ہو بسمل ٹھنڈا

عاشق زار تو زندہ ہے مگر غشمین ہے
ہاتھہ کا جوڑا نکر چور شمائل ٹھنڈا

زخمی تیر نگاہ آہ جدائی مین تیرے
دم حسرت زدہ پھرتا ہے یہہ گھائل ٹھنڈا

ہاتھہ پاؤن سکی ابھی کاٹ نہ قاتل صیاد
جبتلک صید تیرا ہووے نہ کامل ٹھنڈا

اُٹھ گئے ہم شب مہتاب مین محفلسے تیرے
لے ہوا اب تو تیرا دل مہ کامل ٹھنڈا

وقت پیری مین نہین داغ محبت کا مزا
بس چراغ سحری کرتے ہین عاقل ٹھنڈا

عشق ازل کے تیرے عاشق کو ہوا سوز تپ
جھلمین بھی نہوا پروانہ بیدل ٹھنڈا

مار ڈالا ہمین خاموشی نے تیرے قاتل
منہ دھری ہے تیری زہر ہلاہل ٹھنڈا

دیکھ لون بھر کے نظر اوسگل خندانکو اگر
جان و دل آنکھ تلک آنکھ کا ہو دل ٹھنڈا

عید کا دن ہی مہیر سینہ سے لگ جا پیارے
دلسوزان میرا ہو جائیگا ململ ٹھنڈا

آتشی شیشے کی مانند نہان دلمین ہی آگ
ہونگے وان اوسکو جو ہو میرے مقابل ٹھنڈا

قتل ضامن سے نہ سنگ جو تجھے ہو جائے چین
کرلے دل اپنا ابھی تیغ حمائل ٹھنڈا

دکھلا دے جمال اپنا طلبگار ہون تیرا
موسیٰ کیطرح طالب دیدار ہون تیرا

کچھہ حور کی خواہش ہے نہ جنت کی طلب ہے
مدت سے میری جان گرفتار ہون تیرا

دنیا مین زلیخا کی صفت ای مہر یوسف
بازار محبت مین خریدار ہون تیرا

بیہوش کیا ہی مجھے جلوے نے تمہاری
اتنی تو خبر ہے کہ خبردار ہون تیرا

بلبل کیطرح شور فغان کرتی مین بخواہ
مین خار نہین یار مین گلزار ہون تیرا

مین بادہ پیا غم وحدت کا ہمت ساقی
دی جام محبت مجھے میخوار ہون تیرا

۱۲

دیوان گلدستۂ معرفت

تمہاری ذات ہی ابر کرم اے بحر بخشایش
اگر گرد و کرم اکدم میں یا دشت شامل ہو

نگاہ فیض گر ڈالو کسی پر چشم عرفان سے
اگر ہو جاہل و اجہل وہ کامل ہو مکمل ہو

تمہارا سلسلہ اکیقربت حق کا وسیلہ ہے
جو ہو اسمین مسلسل رحمت حق اوسپہ نازل ہو

حصول مدعا حاصل وصال حق نہین حاصل
جو کوئی متسی ہو واصل وہ بیشک حق سے واصل ہو

جو کوئی آپکا عارف وہ بیشک عارف حق ہے
اگر ہو آپسے غافل وہ غافل حق سے غافل ہو

عطا حقنے کیا تمکو وہ فیض صابری حضرت
پڑی جسپر نگاہ مہر کیا کیا اسکو حاصل ہو

کرو تم دستگیری جسکے جو بیعت کرے تمسے
جو صافی ہو تو صوفی ہو جو عالم ہو تو عامل ہو

ولی ہو غوث ہو مخدوم ہو صاحب ولایت ہو
کھلے ضرب فرائض دم مین طے قرب نوافل ہو

رہی تمپر ہمیشہ خواجگان چشت کا سایہ
طفیل اونکی ہمارے سر پہ دایم آپکا ظل ہو

وہ خاصان خدا ہین عاشقان ذات اقدس ہین
کہ ہم اونکا ہمیشہ زمان عقدانا مل ہو

تصدق خاندان پاک کا اے حضرت ضامن
برای مدعای دل کرم تم میرے متکفل ہو

غزل ردیف الف

چشم حق بین سے غور کر دیکھا
یار آیا نظر جدھر دیکھا

کعبہ و دیر و میکدہ مسجد
اُس سے خالی نہ کوئی گھر دیکھا

جسنے مرنے سے پہلے مر دیکھا
لطف جینے کا سر بسر دیکھا

شیشۂ آنکھ مین پری ہے بند
نور احمد کا یہہ اثر دیکھا

راز مخفی کو جب کیا ظاہر
سر منصور دار پر دیکھا

جب وہ آیا تو گم گئے بس ہم
اوسکے جلوہ مین یہہ اثر دیکھا

کہین ہنستا ہے مثل گل کی وہ
کہین بلبل سا نالہ در دیکھا

کہین پردہ مین غیب کی وہ چھپا
کر کے جسنے نہ آنکھ بھر دیکھا

کہین احمد بنا احد پیارا
کہین جبرئیل نامہ بر دیکھا

کھولدین مشکلین سبھی پلمین
اوسکو صابر سا شیر نر دیکھا

شکل لیلی ہو گیا دل قیس
مثل شیرین کے فتنہ گر دیکھا

ظاہر و باطن و اول و آخر
جا بجا اوسکو جلوہ گر دیکھا

[illegible]

١١

اسکو لو کسکی یاد مین دیوانہ بنیگا
دور شوق روے شمع مین پروانہ بنیگا
گھبرا کے جو خیال گریزان ہو ہم دل
پہلو مین اک رنسبق بتا بیگانہ بنیگا
یاد جمال لحظہ بتان رنگ چمن مین
پہلو ہمارا کیا ہے پری خانہ بنیگا
وحشی خراب حال پریشان و درمند
وقت مین یار کے تو مین کیا کیا نہ بنیگا
[illegible]

درویشان بلکہ خاکپائی ایشان ست نجدمت شہسواران مضمار سخن و یکتا تازان عرصۂ
این فن کہ بہرہ ازین ذائقۂ روحانی حدیث ان من الشعر الحکمۃ حظے وافی وجیلی ازین
مذاق عرفانی مخیلر اشعار تلامیذ الرحمان بفیض کافی داشتہ باشند التماس مینماید خصوصًا
بسوی برادران دینی واخوان یقینی خود بہتر ابد چونکہ از مدت مدید وعرصۂ بعید غزلیات
معرفت ایات حضرتنا مولانا ومرشدنا وہادینا سیاح دریاے شریعت وسیاح
صحرای طریقت واقف رمزہائے حقیقت کاشف مدعای معرفت مسند نشین سجادہ
اولیائی جاگزین جادہ صفیای عالم العلمای ورحمۃ الانبیای عامل سنت خیر الوریٰ علی
سیدے سندے وسیلۂ یومی وعدی محرم اسرار خفی وجلی مولانا بالفعل واولیٰنا شاہ صاحب
صاحب صابر چشتی دام فیوضہ علی قلوب محبین ومدظلہ علی روس الطالبین فہو شبلی الوقت
وجنید الزمان ابقاہ اللہ مع الوجود والاحسان کہ گاہ گاہ از زبان فیض ترجمان در آتش فراق
حضرت مرشد وعلی کیفیۃ الحال سوز میشدند وگاہ گاہ از خاطر دریا مقاطر بجہر ہدایت
سالکان این مسلک خدادانے علی حیثیۃ المقال صادر میگشتند بسعی تمام کمر ہمت بستہ
باجتماع آن میکوشم وپارہ ہای دل ولخت جگر را بخریدار انش میفرستم مثنوی

این متاعیست ہر نہجا نے	کاشفِ رازہمے ربانے
استعارات ظاہری مپسند	ای برادر ما گر تو میخوانے
بنگراز دیدہ حقیقت بین	معنیش را رموز سبحانے
بد مپسند اربد مگو کس را	گر تو اسرار حق نمیدانے
طرفہ دیوان پر از معانی عشق	مینویسیم کہ ہست لاثانے

قطعہ تاریخ تالیف دیوان لطیف از فقیر عبد الغفور گنگوہی الجلال آبادی عفی اللہ عنہ
صابری متخلص بصوفی دفتادی قطعہ تاریخ

دیوان انتخاب مقامات معرفت	ترتیب یافتہ ز کرامات معرفت
صوفی سر دوش غیب بتاریخ سال او	گفت از زبان خویش کمالات معرفت

یکہزار دو صد ہشتاد ودو ہجری

قصیدہ موسومہ از طرف مولف بجناب حضرت مصنف مدظلہ تعالیٰ الی دوام الصباح واللیالی

رخ گردون پر ہمیشہ ستاہ سحر کی محفل ہو　　خدا چاہے یہ دیوان قوت روح راحت دل ہو

[illegible]

چاره سازی کی مسیحا دم	تم پہ سو سو طرح سے مر دیکھا
واہ واہ بارگاہ حضرت عشق	تیرے کوچہ مین شور و غوغا دیکھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خامہ میگوید باواز صریر | مے کنم مرغان معنی را صفیر

گلدستۂ معرفت نثار برذاتیکہ اسمش نضارت بخش گلزار معنی ست و گلشن عرفان اصدق برنامی کہ ذاتش وحدہٗ لاشریک لہ شان اوست انا اللہ واحد فرمان اوست رموز عارفان معرفت کیش نکتہ ایست از سراج دیوان عرفانش و نکات مضامین خوش آئین شاعران دقایق اندیش رمزیست از قانون دیوانش دوادین حیثیت مضامین پیش ادراک کنہ ذات او پارہ پارہ بسے آوارہ و مثنویات رنگین نکات بمقابلہ دریافت صفات او ناکارہ مطلع ازلش از مقطع مبرا و مقطع ابدش از مطلع منزہ اوراق قصائد خواطر عشاق درنقش پریشان واقلام کتابت از ارقام حروف معرفتش سرگردان پائے غزالان حقیقت جولان غزلیات شعرای افصح البیان در صحرای بے نہایتش از خارے لنگ و قدم آہوان تیز جست اذہان نیستان بلاغت نشان در وادی عظمت آبادابداعش از جولانی تنگ مخمسات حواس خمسہ و رباعیات اربعہ عناصر ہر حین و بشر در معنی قطعات قدرتش متحیر و منتشر و مسدسات جہات ستہ در ہمین شش و پنج متردد و متفکر کہنہ او غیر او نداند حقیقتش سوائے او نشناسد لا احصی ثنا علیک شاہد این مقال ست و ما عرفناک حق معرفتک

عاید این حال لا ملجا ولا منجا الا الیہ نظم

قدرت اوہست ہویدا ازو	گشت جہان جملہ چو پیدا ازو
لالہ و گل یافتہ زو رنگ و بو	نالہ ہر بلبل شیدا ازو
تیرگی لیل و بیاض صبح	زلف و رخ و خال ہویدا ازو

سبحانہ تعالی شانہ کہ ذات خویش را از زبان قدسیان بتسبیح سبوح قدوس ستوده وسبحان الذی اسرٰی بعبدہ لیلا در ذکر معراج حبیب خود از لسان خود فرمود حبیبیکہ حسن محبوبان جہان یک خرمن حسن سمتش نبند اختر پر جبرئیل از برتو اش سوخت حبیبیکہ لب لباب جملہ نبی آدم است و ملت غائی خلقت عالم رسولیکہ خالق او بخطابش وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین

نعت و منقبت [illegible] خورشیدان [illegible] والطیبین [illegible]

[illegible]

نعیم نام پاک ہجر تو
عموم جہان فکارست و فصل تو
برای امانت تریاق بمہر تو
شکست دل شده و نالش بعشق تو
خویش چالاک بد اما بعد فقیر حقیر نحیف
وبد عاصی بندہ ذو المنن محمد ابو الحسن
ابن محمد قاسم علی عثمانی پانی پتی الم
کرکی از نبیرہ حضرت جلال الدین پانی
پتی باسان درویشان نکلو خاکپای
دردبشان

جب خیال یار آتا ہے تو وہ ملتا نہیں
اس سبب مایوس ہو کر مجھکو غش آنی لگا

ای کمان ابرو نگاہ تیر سے دل چھن گیا
زلف کا چلا جو دیکھا جب مین چلانی لگا

نو بہار سبزۂ حسن پر پروے سے جدا
ہوتی ہی فرقت کیمیرے تو دیکھو سم کہانی لگا

مجھمین او رغم مین ہمیشہ ربط و ضبط ہی بیار
یا تو غم کہاتا تہا مین یا مجکو غم کہانی لگا

شرم مین شرہی شرارت ہی اوٹہاوی اب حجاب
غیر جب جاتا رہا تو جب بھی شرمانی لگا

برق کی مانند آچمکا ہی عشق نازنین
خرمن ہستی تیرا ضامن جو جلجانے لگا

دل شہید کو تیغ جفانے مار لیا
کسیکی غمزہ و ناز و ادانے مار لیا

بچارۂ سازی چلی عشق مین طبیبونکے
مریض عشق کو کامل دوانے مار لیا

مسیح دم کبہی مرتا نہین قضا سی بہی
تمہاری چشم سیہ سرمہ سانے مار لیا

ازلسی ساہتہ تھے اوس شاہ نازنین کی ہم
صدائے نغمۂ قالوا بلانے مار لیا

تمہارے بانکی ہی سرخی نی کر لیا ہی شہید
ہمین تو سرخی رنگ حنانے مار لیا

جمال حسن کا پردہ کبہی نہین اوٹہا
ہمین تو آپ کی شرم و حیانے مار لیا

کسی سے کیا ہو تمنا کسی سی کیا ہو امید
دغا سے مل کے ہمین آشنانے مار لیا

تمہاری خفگی ہی وجہ سی لبو نپہ ہی جان
بلائی غصہ و جور و جفانے مار لیا

ڈسا ہی جسکا جگر مر گیا وہی ضامن
وہ اسکی ناگنی زلف دوتانے مار لیا

اوسکے ملنے کا کوئی ہمکو نہ انجام ملا
رشک ہمرہ گروہ ملا بہی تو لب بام ملا

واہ بیتابی دل تو نے رفاقت وہ کی
بعد مردن بہی تہ خاک نہ آرام ملا

جستجو ہمنے بہت کی تو ملی آپ ہی ہم
پہر خدا ہمسے ملا اور نہ کہین رام ملا

وعدۂ وصل شب و روزی ہوئی اسکی خلاف
وہ کبہی صبح ملا اور نہ کبہی شام ملا

خون ٹپکتا ہی میری چشم بریان دل کا
تو کباب دل سوزان بہی ہمین خام ملا

زلف کا فرخ مصحف پہ ہوا ہون عاشق
عشق مین کفر ملا کفر مین اسلام ملا

کوہ و بن مین اوسے ڈہونڈا نہ ملا ہمکو کہین
آپ سی آپ وہ آ کر بت خود کام ملا

واہ ناکامی قسمت کی دکہاتی ہین یون
گر ملا ہمکو تو یہ عاشق بدنام ملا

عاشق زاری و تپش نالۂ و آہ ملا
دن ماہ سے [illegible] گریبان
داغ لگ جاتی ہین چہرے نکو کارونکی
بہت نامون سے اگر عاشق بدنام ملا
فیض پہونچا ہمیں ساقی ازل سے ضامن
بادۂ شوق محبت کا ہمین جام ملا

۸

تیری آنکھوں میں وہ اثر دیکھا
[illegible]

رشک سے داغ پڑے ہین رخ مہتاب مین سیاہ
سر بکف اسلئے مقتل کیطرف جاتا ہون
بت کو گر سجدہ کیا ہمنے تو کیا ظلم کیا

چاند نے آپکو جب تیرے مقابل دیکھا
[illegible] مین تیغ برہنہ لئے قاتل دیکھا
نور حق نور خدا اوسمین ہی شمائل دیکھا

ضامن اوس یار کو ڈہونڈے ہے کہان آپ مین دیکھ
رازِ فی انفسکم ہے سب تجھے غافل دیکھا

دل بھی گیا اگر بھی گیا عشق آ رہا
چیتے کیطرح چاٹ گیا عشق نے مجھے
دل قید زلف یار سے جبتک رہا رہا
آیا نہ پاس سب [illegible] مین اوسکو بلا رہا
مدت تلک وہ یار تو ہمسے خفا رہا
مژدہ سناوے کوئی سر خار دشت کو

باقی جو کچھ رہا تہا غم ہجر کھا رہا
کہا نیکو استخوان غم دل ہمارا رہا
سودای ناگہان سے سراسر بچا رہا
اک غم ہماری جان پہ نازل بلا رہا
خفگی مین اوسکے مین ہی قضا کی ملا رہا
جوش جنون ہے اب مجھے وحشی بنا رہا

ضامن بقا نہین ہے یہ دہوکا ہے زندگی
دنیا مین آکے کوئی بھی اہل فنا رہا

وہ لامکان کو چھوڑ کر مکان مین جم آ رہا
آنکھون مین نور تیرا سمایا ہے اسقدر
اپنی خودی مٹا کے تو بالکل ہوا نشان
وہ تیرے پاس ہے اوسے ڈہونڈے تو ہے کہان
معنی نحن و به کو فہمید چاہئے
وہ جان میری جان مین ایسا ہوا محیط

اوسکی گلی مین عاشق شیدا ہی جا رہا
ارض و سما مین تیرا ہی جلوہ سما رہا
خود آپ گم گیا تو خدا ہی خدا رہا
اپنی خودی مین آپ تو اوسکو چھپا رہا
ہر طرف جلوہ گر ہے وہ جلوہ دکھا رہا
دو لمین ہمارے کوئی نہ اوسکے سوا رہا

ضامن تو راز فی انفسکم عین جانئے دیکھ
[illegible] نفس کو آپ وہ تجھہ مین بلا رہا

اے پری تو نے مجھے کیا کیا کر دیا
مست بیکل ناتوان بیجان و دل
قیس نے آخر آنا لیلی کہا
دیکھ لو حالت میری اے دوستو

بے خبر مجنون و شیدا کر دیا
عشق نے ہمکو یہ کیا کیا کر دیا
عشق نے ادنے سے اعلی کر دیا
الفت جانان نے ایسا کر دیا

۵

کوچہ جانان کو مین اپنے خون سے
لالہ زار سا گلزار سا کر دیا
ہمکو بتہ وہ طلائے [illegible] خاک
خاکسار سے [illegible] خلیفہ کر دیا
گریہ طوفان رحمت نے [illegible]
ایک قطرہ تہا جو دریا کر دیا
[illegible] وحدت کے [illegible]
ہستی و ہمی [illegible]
میری چاہت نے [illegible] خود [illegible]

فراق جانان مین مرچکا هون فغان و چند نعم حالی
جو مجھسے ملجائے وہ نگر دو نعت دوجہا بلمس قدم
فدا ہی ہون اوسپہ یونکہ ہر دم خوا حو لک گستا کہ

مین اب لی پکارتا ہون بر ب لی ندی ہو سے
لگا ہے کس سے تجھے تعشق با ہوشی تحب تہو سے
طواف کرتا ہون گرد اوسکی وان جبی ایک اور ہے

جو وصل ضامن ہے لمبین ٹھانا فانت واللہ بل ذلک
جو قتل کرتا ہے خوب جانا فاین ملجا و کیف ماوا ے

حبیب وارم سیر صحرا دوید مجنون بشوق لیلی
ہلاک گشتم چو در فراقت اگر نہ بینم جبات یابم
اگر ببینیم من آن حبیبی بیا کے بوسی بہفتیم از سر
چرا نسازم فدای جانرا اگر دیاری کرا وست قبلہ

جلا کے دلکو لگا کے آتش صنم کے ملنیکی ہے تمنا
مین اب لی پکارتا ہون یہ بیقراری نے مجھکو مارا
لگا ہے کس سے تجھے تعشق جوابسا دسی مجھے بہلایا
طواف کرتا ہون گرد اوسکی مجھے تعشق ہے اوس صنمکا

اگر تو خواہی بوصل ضامن قسم خدا را کہ ممکن از تو
جو قتل کرتا ہے خوف جانان کہو مبرا کہان ٹھکانا

حبیب ورم سیر صحرا پھری تنہا مجنون جہان اکیلا
ہلاک گشتم چو در فراقت جو وصل ہووے تو جی اٹھو مین
اگر نہ بینیم من آن حبیبی اسی پوچھو نہین پاؤن پڑ کر
چرا نسازم فدای جانرا وہی ہے قبلہ وہی ہے کعبہ

زنار عشقش چہ دل بسوزم صنم کے ملنے کی ہے تمنا
باضطرابی دل چہ خوانم یہ بیقراری نے مجھکو مارا
کہ چند غافل ز حال مسکین جو ایسا دسی مجھے بہلایا
ز حال و دل مبتلای آنم مجھے تعشق ہے اوس صنمکا

اگر تو خواہی بوصل ضامن تو مین ہی حاضر ہون میرے جانا
جو قتل سازی من گدا را تو کہئے میرا کہان ٹھکانا

چشم خدا بین ہے دیکھ تجھکو ہے گر دیکھنا
لذت خنجر کو تو جانی ہے کیا اے رقیب
گر یہی حالت رہی وہ دیدۂ خونبار کی
وصل کی شب ہو چکی کھ نسکا راز دل
باز و سے تقوے اور زہد لیکر اوڑی بار ایک
اچھا ہوا اے مسیح تمسے یہ بیمار سحر
خانۂ چشم مین یار جہانکو ہے بیٹھا ہوا
کعبہ دیر و حرم کون و مکان جان و دل

جلوۂ حق جا بجا پیش نظر دیکھنا
تیغ و ستم کے تلے میرا ہے سر دیکھنا
یارو یہ بہجائینگے لخت جگر دیکھنا
بانگ نہ دینا ابھی مرغ سحر دیکھنا
شمع سے پروانے کے جل گئے پر دیکھنا
چرخ چہارم سے یہان تم بھی اتر دیکھنا
پردہ دری دیکھنا روزن در دیکھنا
اوسکے بغیر از کوئی خلق نہ گھر دیکھنا

وہی ضامن کبھی ... ہے عاشق پیارا
ہمکو دیکھے جو کبھی وہ گہری مر دیکھا
تیغ بر ان کے تلے ہمین بسمل دیکھا
عشقبازی کو بلا لک سے نہ مشکل دیکھا
اس لگر ابار کا انسان کوی حاصل دیکھا
موج زن عشق کے دریا مین پڑے ڈوبے
بحر الفت کا کسی نے ہمین ساحل دیکھا
شمع گل چاک کیا ... گریبان اپنا
حجاب ... پردہ نشین کہہ محفل دیکھا

۴

[illegible]

حبیب ریم سیر صحرا دوید مجنون بشوق لیلی
ہلاک گشتم چو در فراقت اگر نبینم حیات یابم
اگر نبینم ہمہ زمان حبیبی بیای بوسی بفتیم از سر
چرا نسازم فدای جانا اگر دیاری کرا و ست قبلہ

وقدت قلبی بنار عشق فمنہ ارجو وصال جمرا
فلیتن ادعوا باضطراب برب ارنی لہا ارموسی
اقول عجز ابرفق قولی بای شئی تحب تہوی
فان عشقی علیک انسب وان جبی الیک اولے

اگر تو خواہی بوصل ضامن قسم خدارا اگر ممکن از تو
فان تفرج بقتل نفسی فاین ملجا وکیف ماوی

احب شوقا بسیر وا و رایت قیسا یسیر فیہا
وسائر حالی علی فراق فان وجدناک بغم حالی
اذا لقینا حبیب قلبی وقعت وجہا بلمس قدم
فدیت نفسی علیک جبا طوف حولک مثل کعبہ

جلا کے دلکو لگا گی آتش صنم کے ملنے کی ہے تمنا
ہین رب ارنی پکارتا ہون یہ بیقراری نے مجکو مارا
نگاہ ہے کس سے تجہ عشق جو ایسا دلسی مجبے بہلایا
طواف کرتا ہون گرد اوسکی مجہے تعشق ہے اوس صنم کا

فان تمنی اہل ضامن فانت واللہ اہل فی ذکر
جو قتل کرتا ہے خوب جانا تو کہئے میرا کہان ٹہکانا

مین دشت گردان ہوا ہون لیسے پہرتا تہا جیسا مجنون ا
فراق جانا نمین مرچکا ہون جو وصل ہووے تو جی اٹہون مین
جو مجبسی ملجا وہ ستمگر تو اوس سے پوچہو نہین یا پیر کر
فدا ہون آپ کیونکہ ہردم وہی ہے قبلہ وہی ہے کعبہ

وقدت قلبی بنار عشق فمنہ ارجو وصال ضمنا
فحین ادعوا باضطراب بلفظ ارنی صدائے موسی
اقول عجز ابرفق قول بای شئی تحب تہوی
فان عشقی علیک انسب وان جبی الیک اولے

جو وصل ضامن ہے دلمین ٹہانا تو مین بھی حاضر ہون میرے جانا
وان تفرح بقتل نفسی فاین ملجا وکیف ماوا

احب شوقا بسیر وا و دید مجنون بشوق لیلے
وسائر حالی علی فراق اگر نبینم حیات یابم
اذا لقینا حبیب قلبی بپای بوسی بفتم از سر
فدیت نفسی علیک حبا اگر دیاری کرا و ست قبلہ

اقدت قلبی بنار عشق بوصل جانا مرا تمنا
فحین ادعوا باضطراب بلفظ ارنی صدائے موسے
اقول عجز ابرفق قول بعشق انکس بگو خدارا
فان عشقی علیک انسب محبت من بسوش اولے

فان تمنی بوصل ضامن قسم خدارا اگر ممکن از تو
وان تفرح بقتل نفسی کجاست ملجا وچیست ماوا

حبیب ریم سیر صحرا رایت قیسا یسیر فیہا
زنار عشقش چہ دل بسوزم فمنہ ارجو وصال ضمنا

بعد حمد و نعت کہ دریں ایام فرخندہ فرجام گلدستہ معرفت
بفرمائش محمد عبداللہ المعروف ملک ہیرا تاجر کتب لاہور بازار کشمیری در مطبع
نامی گرامی مجتبائی واقع لاہور طبع شد
قیمت مجلد